الدولة المكية بالمادة الغيبية

مصنفہ امام اہلِ سنت مجددِ ملت

اعلیٰحضرت الشاہ احمد رضا خان صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام

مولانا حامد رضا خان صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان
www.waseemziyai.com

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ
آرام باغ، گاڑی کھاتہ، کراچی

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی وتجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم وبیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

الدولۃ المکیۃ
بالمادۃ الغیبیۃ

مصنفہ امام اہل سنت مجدد ملت

اعلحضرت الشاہ **احمد رضا خاں صاحب** قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خانصاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیہ لمحب الدولۃ المکیۃ

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

مکتبہ رضویہ آرام باغ - گاڑی کھاتہ - کراچی

باہتمام: دار العلوم امجدیہ، کراچی

جملہ حقوق کتاب وطباعت مکتبہ رضویہ کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب ---------- الدولۃ المکیہ

مصنف ---------- اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری بریلوی

صفحات ---------- 240

تعداد ---------- 1000

تاریخ اشاعت بار ششم ---------- رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مارچ 2019ء

ناشر ---------- دار العلوم امجدیہ، مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی

نگران طباعت ---------- محمد امجد رضا اعظمی، محمود اختر راز

قیمت ---------- 300

پیشکش

نبیرہ صدر الشریعہ

حافظ قاری مصطفیٰ سرور اعظمی

ملنے کا پتہ

کتب خانہ امام احمد رضا۔ دربار مارکیٹ لاہور
0313-8222336

مکتبہ غوثیہ کراچی 0314-2993197

مکتبہ برکات المدینہ کراچی 0321-3531922

عظیم اینڈ سنز لاہور 0423-7231806

www.waseemziyai.com

عرضِ ناشر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ نادر کتاب "الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ" ایک عرصے سے ناپید تھی۔ حالات نے اس کے طبع کرانے کی اجازت نہیں دی۔ بہرحال ہر چیز کے لئے قسّامِ ازل نے ایک وقت مقرر فرمادیا ہے کلّ امر مرھون باوقاتہ مشہور ہے۔

یہ نادر کتاب اسلام کے ایک نہایت ہی اہم اور دشوار موضوع علمِ غیب اور اس کی حقیقت و ماہیت پر مشتمل ہے اور اس پر ہر کس و ناکس قلم اٹھانے کی ہمّت نہیں رکھتا۔ "ہر کارے و ہر مردے" کے مصداق امام اہلسنت اعلیحضرت فاضل بریلوی جیسے بلندپایہ جلیل القدر عالم ہی اس اہم موضوع پر قلم اٹھا سکتے تھے۔ چنانچہ زیرِ نظر کتاب میں اعلیٰ حضرت نے نہایت عالمانہ اور فاضلانہ انداز میں اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے۔

کتاب کو آسان اور عام فہم بنانے اور اس کی افادیت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے عربی متن کے مقابل اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے شروع میں فہرست کا اضافہ بھی کردیا گیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قارئین کے عقائد و اعمال کی اس کتاب سے اصلاح اور تصحیح فرمائے۔

رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیو میمن مسجد،
کراچی ۲

نگرانِ طباعت
مصطفیٰ اسود اعظمی
عالم، حافظ، قاری

www.waseemziyai.com

چار ایسے عظیم رہنماؤں کے نام!

"جواب ہم میں نہیں ہیں"

صدر الشریعہ حضرت مولانا محمد امجد علی ... فقیہ اعظم

صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین ... مفسر اعظم

مخدوم الملت حضرت مولانا سید محمد اشرفی جیلانی ... محدث اعظم

شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علیخاں ... مناظر اعظم

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سوگوارِ غم ـــــــــــ

● رضاء المصطفیٰ اعظمی
خطیب نیومیمن مسجد۔ بندر روڈ۔ کراچی ۲
فون: ۲۲۱۶۳۶۴
فون: ۲۶۲۷۸۹۷

www.waseemziyai.com

فہرست مضامین، کتاب "الدولۃ المکیۃ"

مضمون	صفحہ
• تمہید	۷
• علم غیب کی تشریح	۱۳
• علم کی قسمیں	۱۷
• اللہ تعالیٰ کی معلومات غیر متناہی ہیں	۱۹
• مخلوق کے تمام علوم کو بھی اللہ تعالیٰ کے علوم سے کوئی نسبت نہیں	۲۹
• سید ابوالحسن بکری کا قول کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے تمام علوم کو جانتے تھے۔	۳۳
• غیب کا مطلق علم ہر مسلمان کو حاصل ہے	۳۹
• جو یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوں کا بالکل علم نہیں وہ کافر ہے۔	۴۱
• خالق اور مخلوق کے علم میں کئی حیثیتوں سے فرق ہے۔	۴۵
• کتاب "حفظ الایمان" پر کڑی تنقید	۵۵
• وہابیوں کے فاسد عقیدے	۷۱
• وہابی مشرکوں سے زیادہ جاہل ہیں۔	۷۵
• علم "ماکان وما یکون" ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کا ایک حصہ ہے۔	۷۵
• قرآنی آیات اور احادیث سے دلائل	۸۱
• نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات وممات میں کچھ فرق نہیں۔	۸۶
• مکہ معظمہ کے علماء کے رشید احمد اور خلیل احمد پر کفر کے فتوے	۱۱۳
• براہینِ قاطعہ کی خرافات	۱۱۵
• علوم خمسہ اور ان کی تشریح	۱۱۹
• مغیبات اور ان کی اقسام	۱۲۹
• کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کے معانی اور اُن کی تشریح	۱۳۵
• شفاعت اور استغاثہ کی بابت وہابیوں پر اعتراض	۱۳۷
• آیت "وعندہٗ مفاتیح الغیب" کی تفسیر	۱۴۵
• آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علوم پنجگانہ کا ثبوت	۱۴۹
• مافی الارحام کا علم	۱۵۳
• آئندہ کل کا علم	۱۵۷
• موت کا مقام اور وقت کا علم	۱۶۳
• قیامت کا علم	۱۸۵
• رسالہ "اعلام الاذکیاء" اور اس کا جواب	۱۹۱
• شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح کا قول کہ آیہ "ھوالاول والآخر والظاھر والباطن" کے مصداق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں متکلمین کی اصطلاح میں علم کا مفہوم۔	۲۰۹

www.waseemziyai.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

الحمد للّٰہ علام الغیوب، غفار الذنوب، ستار العیوب المظھر من ارتضی من رسول علی السر المحجوب، و افضل الصلاۃ واکمل السلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب۔ سیّد المطلعین علی الغیوب، الذی علمہ ربہ تعلیما وکان فضل اللّٰہ علیہ عظیما، فھو علی کل غائب امین وما ھو علی الغیب بضنین ولا ھو بنعمۃ ربہ بمجنون، مستور عنہ ما کان او یکون فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت ما زاغ البصر وما طغی افتمرونہ علی ما یری نزل علیہ القراٰن تبیانا لکل شئ فاحاط بعلوم الاولین والاخرین وبعلوم لا تخص بحد وینحسر دونھا الحد ولا یعلمھا احد من العلمین فعلوم ادم وعلوم العالم وعلوم اللوح و علوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لان علومہ وما یدریک ما علومہ علیہ صلوات اللّٰہ تعالٰی وتسلیمہ ھی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا۔ پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[1]۔ اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا، اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک در ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے ان پر قرآن اُتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور وا ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہنچنے سے تھک رہے اور تمام جہان میں ان کو کوئی نہیں جانتا۔ تو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم۔ اور تمام عالم کے علم اور لوح وقلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک بوند ہیں۔ اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ذات وصفات ربانیہ کو محیط ہیں اور تو نے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کے

---

[1] مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں جب علیٰ آئے تو اُس کے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دیدینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح ۱۲ حامد رضا غفرلہ

www.waseemziyai.com

من ذلك البحر الخير المتناهى اعنى العلم الازلى الالهى فهو يستمد من ربه والخلق يستمدون منه فما عندهم من العلوم انما هى له وبه ومنه وعنه ؎

وكلهم من رسول الله ملتمس ... غرفا من البحر او رشفا من الديم
وواقفون لديه عند حدهم ... من نقطة العلم او من شكلة الحكم

صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى اله وصحبه وبارك وكرم۔ امين۔

وبعد فقد اتانى انا حل بالبلد الحرام۔ سؤال من بعض الهنود فى علم سيد الانام۔ عليه وعلى اله وصحبه افضل الصلاة والسلام۔ وقت العصر يوم الاثنين لخمس بقين من ذى الحجة۔ عام الف وثلاثمائة وثلث وعشرين من هجرة (من اتم الحجة واوضح المحجة عليه من الصلوات اكملها ومن التسليمات افضلها) واظنه ناشئا من بعض الوهابية الذين قد سبّوا الله ورسوله جل وعلا وصلى الله تعالى عليه وسلم سبّا واشاعوا بذلك فى الهند كتبا۔ وذلك لان السُّنّى ان احتاج ههنا ان يسأل علما۔ فهذا بلد الله الامين ممتلئ بحمد الله عِلما وعُلماء فمن كان عند البحار الزواخر۔ فما مضيه الى نهر فى الاخر على ان ساداتنا علماء مكة المكرمة حفظهم الله تعالى قد شرحوا مسئلة علمه صلى الله تعالى عليه وسلم وسائر المسائل التى يخالف فيها الوهابى الاظلم لا مرة ولا

درودوسلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں اُس غیر متناہی سمندر یعنی علم
الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہاں حضور سے مدد لیتا ہے
تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب
ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کئے گئے ہے

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا — تیرے دریا سے چلو یا تیرے باراں سے اک چھینٹا
ترے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے — کوئی نقطہ ہی پر ٹھہرا کوئی اعراب پڑھکا

اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام بھیجے اور ان کے آل واصحاب پر اور برکتیں اور اعزاز
نازل فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر۔ حمد ونعت کے بعد کہ اس اثنا میں کہ میں مکہ معظمہ میں مقیم تھا
میرے پاس علم سرور عالم علیہ وآلہ وصحبہ افضل الصلاۃ والسلام کے بارے میں بعض
ہندیوں کی طرف سے پیر کے دن عصر کے وقت پچیس ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو ان کی ہجرت
سے جنھوں نے حجت تمام فرمائی اور راہ حق روشن کر دی ان پر سب سے کامل تر درود ہیں
اور سب سے افضل تر سلام) ایک سوال آیا اور میرے گمان میں ان بعض وہابیہ کا
اٹھایا ہوا ہے جنھوں نے دل کھول کر اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو گالی دی اور ہندوستان میں اس کی کتابیں شائع کیں۔ یہ اس لئے کہ یہاں اگر کسی
سنی کو کسی مسئلہ کی حاجت ہو علما سے دریافت کرنے کی تو یہ اللہ کا امان والا شہر ہے
بحمد اللہ تعالیٰ علم وعلما سے بھرا ہوا ہے۔ جو چھلکتے دریاؤں کے پاس ہو ایک پس ماندہ
نہر کے پاس اُس کا کیا جانا۔ علاوہ بریں ہمارے سرداروں علمائے مکہ مکرمہ نے
(اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ اور باقی جتنے
مسائل میں ستمگار وہابی خلاف کرتا ہے ایک دو بار نہیں بارہا مشرح بیان فرمایا ہے
اور زنگ چھوڑا دی اور زینت بخشی اور عیب مٹا دیا اور وہابیہ پر موت قائم فرمادی۔
اور یہ بندۂ ضعیف اپنے قوی ولطیف رب کے فضل سے باپ دادا سے چمکتی

مرتين۔ وقد كشفوا الرين۔ وافادوا الزين۔ وابادوا الشين۔ واقاموا على الوهابية الحين۔ وهذا العبد الضعيف بفضل ربه القوى اللطيف۔ ابأعن جدٍ فى خدمة السنة الزاهراء۔ مقيم على الوهابية الطامة الكبرى۔ صنف كتبا تزيد على مائتينؔ۔ ودعا كبراء هم الى المناظرة لاكرة ولا كرتين فما احار احد منهم جوابا۔ وبهت الذين كانوا يسبون نبينا سبابا۔ وكانوا ينسبون الى ربنا كذبا كذابا فهربوا وتهددوا۔ وماتوا۔ وخمدوا۔ ومن بقى منهم فسترون ان شاء الله تعالىٰ ان يموت۔ حائرا بائرا او هو اخرس مبهوت۔ فهذا ما يغيظهم وقد علموا انى بمكة منقطع عن كتبى مشتغل بزيارة بيت ربى۔ مستعجل الى بلد مولاى وحبيبى۔ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاثاروا هذا السؤال۔ طمعا منهم ان يمنعنى الاستعجال۔ وشغل البال وفقدان الكتاب۔ عن ابانة الجواب۔ فيكون فى ذالك عيد لهم ومسرة۔ ونوع عوض عما اصابهم من المعرة ان سكتُّ ايضا مرة كما اسكتُّ كبراء هم الف مرة۔ وجهلوا ان هذا الدين المتين مأمون۔ وكل من ينصره منصور ومصون۔ وانما امر الله اذا اراد شيأً ان يقول له كُن فيكون۔ فهذا ما فهمت من هذا السؤال۔ والعلم بالحق عند ذى الجلال۔ فالاحسن تقسيم الجواب الى قسمين قسم للسائل المستفيد۔ واخر على الصائل العنيد۔ ليصل كلاًّ

ؔ ١ے فى الرد على الوهابية والان فقد بلغت بحمد الله اربعمائة منها فتاوٰے فى اثنى عشر مجلد كبار

سنت کی خدمت میں ہے۔ اور وہابیہ پر قیامت قائم کیے ہوئے ہے۔ میں نے دو سو[1] سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں اور ان کے بڑوں کو دو چار دفعہ نہیں بلکہ بکثرت دعوت مناظرہ دی تو ان میں سے کسی نے لوٹ کر جواب نہ دیا اور مبہوت ہوکر رہ گئے وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دیتے تھے اور ہمارے رب عزوجل کی طرف اپنے جھوٹ سے کذب نسبت کرتے تھے تو وہ بھاگے اور لوک دُم گئے، اور مر گئے اور بجھ گئے اور جو ان میں باقی رہا ہے تو عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھوگے کہ اسی حال میں مرجائے گا۔ حیران ہلکان گونگا بدحواس تو یہ وہ بات ہے جو انھیں غیظ دلا رہی ہے اور انھوں نے جانا کہ میں مکہ معظمہ میں اپنی کتابوں سے جدا ہوں اور بیت اللہ کی زیارت میں مشغول اور اپنے مولیٰ و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی جانب جانے کی جلدی ہے تو انھوں نے یہ سوال اٹھایا اس طمع پر کہ یہ جلدی اور اس دھیان میں دل کا لگا ہونا اور کتابیں پاس نہ ہونا مجھے اظہار جواب سے روک دے گا تو اس میں اُن کو عید اور خوشی ہوجائے گی اور وہ مصیبت جو ان پر پڑی اس کا ایک طرح کا بدلہ ہوجائے گا کہ میں بھی ایک بار چپ رہا جیسا کہ میں نے ان کے بڑوں کو ہزار بار چپ کردیا اور نہ جانا کہ یہ دین متین امان میں ہے اور جو کوئی اس کی مدد کرے منصور و محفوظ ہے اور اللہ کا کام یوں ہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے ہوجا۔ وہ فوراً ہوجاتی ہے تو اس سوال سے جو میں سمجھا وہ یہ ہے اور حق کا علم اس عزت والے کو تو بہتر یہ ہے کہ جواب کے دو حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ سائل کے لیے جو فائدہ طلب کرتا ہو اور دوسرا ہٹ دھرم حملہ کرنے والے پر کہ ہر ایک کو وہ پہنچے جس کے وہ لائق ہے اور ہر ایک کو ایسا جواب دیا جائے جس کے وہ قابل ہے

---

[1] یعنی وہابیہ کے رد میں ورنہ بحمدہ تعالیٰ چار سو سے زائد ہیں۔ جن میں سے فتاوائے مبارکہ بڑی تقطیع کے بارہ ضخیم مجلدوں میں ہے ۱۲ حامد رضا غفرلہ

ما يستاهله ويجاوب كلٌّ بما هو اهله۔

القسم الاول

فى كشف الحجاب عن وجه الصواب۔ فى هذا الباب وفيه انظار تنتقى اللباب۔ **النظر الاول** اعلم ان مدار الامر ومناط النجاة الايمان بالكتاب كله وما ضل اكثر من ضل الا انهم يؤمنون ببعض الكتاب ويكفرون ببعض كالقدرية اٰمنوا بقوله تعالىٰ "وما ظلمنٰهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون" وكفروا بقوله تعالىٰ "والله خلقكم وما تعملون" والجبرية اٰمنوا بقوله تعالىٰ "وما تشاؤن الا ان يشاء الله رب العٰلمين" وكفروا بقوله تعالىٰ "ذٰلك جزينٰهم ببغيهم وانا لصٰدقون" والخوارج اٰمنوا بقوله تعالىٰ "وان الفجار لفى جحيم يصلونها يوم الدين" وكفروا بقوله تعالىٰ "ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذٰلك لمن يشاء" ومرجئة الضلال اٰمنوا بقوله تعالىٰ "لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرّحيم" وكفروا بقوله تعالىٰ "من يعمل سوء يجز به" وامثال ذٰلك كثير۔ وفى كتب الكلام شهير۔ والقراٰن العظيم الذى نص انه "لا يعلم من فى السمٰوات والارض الغيب الا الله" نص ايضا انه "لا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول" وقال وما كان الله ليطلعكم

www.waseemziyai.com

پہلا حصہ

اس مسئلہ میں چہرۂ حق سے پردہ کشائی میں اور اس باب میں چند نظریں کی مغز سخن چن لیں، **نظر اول** آگاہ ہو کہ امر دین کا مدار اور وہ جس پر نجات موقوف ہے پورے قرآن عظیم پر ایمان لانا ہے تو اکثر گمراہ یوں ہی گمراہ ہوئے کہ بعض آیتوں پر ایمان لائے اور بعض سے منکر ہو بیٹھے جیسے قدریہ (کہ اپنے آپ کو خود اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) اس آیت پر تو ایمان لائے کہ "ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔" اور اس آیت سے منکر ہو بیٹھے کہ "اللہ تمہارا بھی خالق ہے اور تمہارے اعمال کا بھی" اور جبریہ (کہ انسان کو پتھر کی طرح مجبور جانتے ہیں) اس آیت پر ایمان لائے "تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ جو مالک ہے سارے جہان کا" اور اس آیت کے منکر ہوئے "یہ ہم نے اُن کی سرکشی کا بدلہ دیا اور بے شک ہم ضرور سچے ہیں۔" اور خارجی (کہ مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں) اس آیت کریمہ پر ایمان لائے کہ "بے شک فاجر لوگ ضرور جہنم میں ہیں قیامت کے دن اس میں جائیں گے" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "بے شک اللہ کفر کو نہیں بخشتا اور اس کے نیچے جتنے گناہ ہیں جسے چاہے بخش دیتا ہے۔" اور گمراہ مرجیہ (جو کہتے ہیں کہ مسلمان کو کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا) اس آیت پر ایمان لائے۔ کہ "اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی ہے بخشنے والا مہربان" اور اس آیت کے منکر ہوئے کہ "جو کوئی بُرا کام کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ اور اس کی مثالیں اور بہت ہیں۔ اور کتب کلام میں مشہور۔ اور وہ قرآن عظیم جس نے نص فرمایا کہ "زمین آسمان والوں میں کوئی غیب نہیں جانتا سوائے خدا کے" اسی نے یہ بھی صاف فرمایا کہ "اللہ مسلط نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے" اور یہ بھی فرمایا کہ "اے

www.waseemziyai.com

على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" وقال "وما هو على الغيب بضنين" وقال وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون" وقال تعالىٰ "ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون" وقال تعالىٰ "تلك من انباء الغيب نوحيها اليك" الى غير ذلك من الآيات فهذا ربنا تبارك وتعالىٰ قد نفى نفيا لامرد له واثبت اثباتا لاريب فيه فالكل حق والكل ايمان ۔ ومن انكر شيئا منها فقد كفر بالقران فمن نفى مطلقا ولم يثبت بوجه فقد كفر بآيات الاثبات ومن اثبت مطلقا ولم ينف بوجه فقد كفر بالآيات النافيات والمؤمن يؤمن بالكل ۔ ولا تتفرق به السبل وهما لا يمكن لهما مورد واحد ۔ فوجب الفحص عن الموارد ۔

فاقول :- وبحول ربى احول ۔ وفى ميدان التحقيق اجول وعلى من لبس ودلس اصول ۔ ان للعلم قسمة[1] بحسب المصدر وقسمة بحسب المتعلق بفتح اللام وتنشعب منها قسمة اخرىٰ بحسب وجه التعلق اما الاولىٰ فهى ان العلم اما ذاتى ان كان مصدره ذات العالم لامدخل فيه لغيره عطاء و

---

[1] لله در المؤلف فى هذا التقسيم المشتمل على غاية التبيين والتفهيم الذى لم يبق معه غبار فى الفرق بين علم الله وعلم العباد واراح به

لوگو اللہ اس لئے نہیں کہ تم کو غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے چُن لیتا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" وہ (یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب پر بخیل نہیں" "جو غیب وہ بتائیں اس میں ان پر غلطی کی تہمت نہیں" اور یہ بھی فرمایا کہ" اے نبی اللہ نے تمھیں سکھایا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انھوں نے اپنے کام پر ایکا کیا اور یوسف کے ساتھ داؤں کھیلے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلموں کا قرعہ ڈالتے تھے کہ ان میں کون مریم کی پرورش کرے اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے" اور یہ بھی فرمایا کہ" یہ غیب کی خبریں ہیں جن کی وحی ہم تمھاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور ان کے سوا اور آیتیں۔ تو یہ ہے ہمارا رب تبارک وتعالیٰ جس نے نفی بھی ایسی کی کہ ٹل نہیں سکتی اور ثابت بھی ایسا کیا جس میں شبہہ نہیں تو نفی واثبات دونوں حق ہیں دونوں ایمان ہیں اور ان دونوں میں سے جو کوئی کسی بات کا انکار کرے اس نے قرآن کا انکار کیا تو جو غیر خدا سے علم غیب کی مطلقاً ایسی نفی کرے کہ کسی طرح ثابت ہی نہ مانے وہ ان آیتوں سے کفر کر رہا ہے جو ثابت فرماتی ہیں اور جو مطلقاً اس طرح ثابت کرے کہ کسی وجہ سے نفی مانے ہی نہیں وہ ان آیتوں سے کفر کرتا ہے جو نفی فرماتی ہیں اور مسلمان سب پر ایمان لاتا ہے اور وہ مختلف راہوں میں نہیں پڑتا۔ اور نفی واثبات دونوں ایک چیز پر تو وارد ہو نہیں سکتے تو ان کے جدا جدا مورد تلاش کرنا واجب ہوا۔ تو میں کہتا ہوں، و بے رب کی قوت پر جنبش اور میدان تحقیق میں جولان کرتا ہوں اور اس پر جس نے دھوکا دیا اور فریب کیا وار کرتا ہوں کہ علم کی ایک تقسیم[1] اس کے مصدر کے

---

[1] اس تقسیم میں مصنف کی خوبیاں اللہ کے لئے ہے نہایت واضح اور خوب سمجھا دینے والے بیان پر حادی ہے جس سے ادنیٰ غبار نظر نہ علم الٰہی و علم عباد میں باقی نہ رہا ۔۔۔ اور کم فہموں کو ۔۔۔ بل سنت

لاسببيا واما عطائى اذ كان بعطاء غيره فالاول مختص بالمولى سبحنه وتعالى لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئاً منه ولو ادنى من ادنى من ادنى من ذرة لاحد من العلمين فقد كفر واشرك وبار وهلك - والثانى مختص بعباده عزجلاله لا امكان له فيه ومن اثبت شيئا منه لله تعالى فقد كفر واتى بما هو اشنع واشنع من الشرك الاكبر - لان المشرك من يسوى بالله غيره وهذا جعل غيره اعلى منه حيث افاض عليه علمه وخيره

(بقيه حاشيه صفحه) ما قد يتوهمه القاصرون من عبارات اهل السنة والتحقيق ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يعلم الغيب من المساواة المبنية على عدم التدبر فى كلامهم رضى الله تعالى عنهم قياما انور من كلام وارشقه من استدلال يتلألأ هكذا هكذا والا فلالا اه كتبه العبد الفقير حمدان الونيسى المالكى المدرس بالحرم النبوى الشريف غفر الله له امين مدنية حمد انية هذا اول الحواشى التى شرف بها كتابى علامة المغرب فضيلة مولينا حمدان احمد سعيه الرحمن امين) والحمد لله رب العلمين ام منه حفظه ربه تعالى الرد على غاية المعمول

له هذا تقسيم واضح جلى نطق به علماء الاسلام فى غير ما موضع وفى نفس مسألتنا هذه مسالة علم الغيب وسياتى عن الامام الاجل ابى زكريا النووى والامام ابن حجر المكى التصريح بان المنفى عن الخلق هو العلم الاستقلالى والعلم المحيط الكلى ولكن العجب ممن يومن بصحة هذه التقسيمات ثم يد ندن عليها بانها وان كانت صحيحة فى نفسها لكنها من التدقيقات الفلسفية التى لا يعتبرها علماء الشرع وارباب العقول السليمة فى فهم معانى الكتاب والسنة الى ان ادعى ان فى ذلك ايقاعا للمسلمين فى حيرة عظيمة وحلا لعرى الدين الوثيقة ثم لم يلبث الا قليلا ان جاء بالنقل المذكور عن الامامين الجليلين النووى وابن حجر وحملهما العلم فى ايات النفى على العلم

اعتبار سے ہے (جہاں سے وہ صادر ہوا) اور دوسری تقسیم اس کے متعلق بفتح لام کے اعتبار سے ہے جس سے وہ متعلق ہوا اور ان سے ایک اور تقسیم نکلتی ہے اس اعتبار سے کہ تعلق کس طرح کا ہوا۔ پہلی تقسیم تو یہ ہے کہ علم یا تو ذاتی ہے[۲] جب کہ نفس ذات عالم سے صادر ہو

اور اس تحقیق کے متعلق کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا، خدا کے ساتھ برابری کا جو وہم نافہمی کلام کی بنا پر ہوتا ہے بالکل دور کردیا تو کیا ہی روشن کلام اور کیا لطیف استدلال ہے یوں ہی ہے یونہی ہے ورنہ یہ نہیں تو کچھ نہیں تحریر کردیئے۔ بندۂ فقیر حمدان ونیسی مالکی مدرس حرم نبوی اللہ اس کی مغفرت فرمائے الٰہی یوں ہی کر۔ یہ حاشیہ حمدانیہ مدینۂ طیبہ کے ان حواشی میں سے پہلا حاشیہ ہے جن نے میری کتاب کو علامہ ملک مغرب مولٰنا حمدان نے رحمٰن اُن کی سعی محمود فرمائے، شرف بخشا اور سب خوبیوں کو سراہا پروردگار عالم۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

ف رد نہایۃ المعول

[۲] یہ تقسیم واضح و روشن ہے۔ علمائے اسلام نے متعدد جگہ اسے ارشاد کیا اور خود ہمارے[ص۱۹] اسی مسئلہ علم غیب میں اسے ذکر فرمایا اور عنقریب بڑے جلیل القدر امام ابوزکریا نووی و امام ابن حجر مکی سے تصریح آتی ہے کہ مخلوق سے نفی علم ذاتی و علم محیط کلی کی ہے۔ لیکن اچنبا اس سے ہے کہ جو ان تقسیموں کی صحت کا معتقد ہے وہی ان پر یوں گنگناتا ہے کہ وہ اگرچہ فی نفسہ صحیح ہیں لیکن فلاسفہ کی ان موشگافیوں کا نتیجہ ہیں۔ جن کا علمائے دین کریم اور ارباب عقل سلیم نہم معاذ: آن عظیم و احادیث نبی رؤف رحیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں اعتبار نہیں کرتے۔

حتی کہ اد تما کردیا کہ اس میں مسلمانوں کو حیرت عظیم میں ڈال دینا اور دین الٰہی کی مضبوط رسی کو کھول کر تار تار کردینا ہے۔ پھر ذرا سے ہی توقف میں خود ہی نقل[عہ] مذکور انھیں دونوں اماموں علامہ نووی و ابن حجر مکی سے لے آیا۔ حالانکہ انھوں نے آیات نفی میں علم کو علم مستقل بالذات و علم محیط کل پر محمول کیا۔ تو گویا اس کے نزدیک یہ دونوں امام نہ علمائے دین سے تھے نہ عقل سلیم والوں میں تھے اور انھوں نے مسلمانوں کو عجیب حیرت میں ڈال دیا اور خدا کی پناہ دین کی جبل متین کو کھول کر تار تار کردیا وہ اگر ایسے تھے (واللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) تو ان سے کیوں استناد کیا انھیں دین کا امام بنا کر کیوں ان کا کلام سند میں پیش کیا اور نھیں ہے بدی سے پھیرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر عظمت والے خدا کی توفیق سے ۱۲ منہ مدنیہ

لے جان لو کہ وہ چیز جو بہ سبب غیر کے ہوگی تو ضرور غیر کی دین ہی سے ہوگی کیونکہ غیر کی سببیت کو صرف مخلوق ہی کے علوم میں دخل ہے اور وہ سب کے سب بعطاء الٰہی ہیں مثلاً استاد شاگرد کے علم کا سبب

www.waseemziyai.com

واما الثانية فهى ان العلم علمان مُطلق العلم واعنى به المطلق الاصولى الّذى يقتضى اثباته ثبوت فردما وينفى نفيه بانتفاء جميع الافراد وهو الفرد المنتشر والطبيعة المتمكنة من اى فرد شاءت كما حققه خاتمة المحققين سيدى الوالد قدس سره الماجد فى كتابه المستطاب اصول الرشاد لقمع مبانى الفساد فالقضية الايجابية ههنا موجبة جزئية تعم الكلية والسلبية سالبة كلية والعلم المطلق واعنى به مؤدى اداة العموم والاستغراق الحقيقى الذى لايثبت الا بثبوت جميع الافراد وينتفى بانتفاء فردما فالموجبة ههنا كلية والسالبة جزئية ويتنوع هذا التعلق الى وجهين جهة الاجمال وجهة التفصيل بحيث يمتاز فيه كل معلوم وينحاز فيه كل مفهوم اعنى ماعلمه العالم كلا اوبعضا فهى اربعة اقسام

(بقيه حاشيه صفحه) المستقل والمحيط فكانهما لم يكونا عنده من علماء الشريعة ولا من ارباب العقول السليمة واوقعا المسلمين فى حيرة عظيمة وحلا معاذ الله عرى الدين الوثيقة فان كانا كذلك اجارهما الله عن ذلك افلم يحتج بهما ويستدل بكلامهما جاعلا اياهما من ائمة الدين ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم اه منه حفظه ربه مدنيه

ك‍ـ اعلم ان ماكان بسبب من غيره لابد ان يكون بعطاء غيره فان سببية الغير لامدخل لها الا فى علوم الخلق وهى جميعا بعطاء الله تعالى فالشيخ مثلا سبب فى التلميذ والمعطى هو الله سبحنه فلايتصور مايكون بسبب غيره لا بعطاء غيره حتى يكون واسطة بين القسمين فتثبت اه منه حفظه ربه جديده

ك‍ـ معلومات الله تعالى غير متناهية و غير متناهية فى غير متناهية لا يمكن حصول مثلها للخلق

www.waseemziyai.com

اس کے غیر کو اس میں کچھ دخل نہ ہو نہ یوں کہ غیر کی عطا سے ہو نہ یوں کہ غیر اس میں کسی طرح سبب پڑے۔ اور یا عطائی ہے جب کہ غیر کی عطاؔ سے ہو۔ پہلی قسم مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص اُس کے غیر کے لئے محال ہے اور جو اس میں سے کوئی حصہ جہاں بھر میں کسی کے لئے ثابت کرے اگرچہ ایک ذرّہ سے کمتر سے کمتر وہ یقیناً مشرک ہے اور تباہ و برباد ہوا اور دوسری قسم مولیٰ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کے لئے ممکن نہیں اور جو اس طرح کا کوئی علم اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کرے وہ کافر ہوا اور ایسی چیز لایا جو شرک اکبر سے بھی زیادہ خبیث وشنیع ہے اس لئے کہ مشرک تو وہ ہے جو اللہ کے برابر دوسرے کو جانے اور اس نے غیر خدا کو خدا سے برتر سمجھا کہ اس نے اپنے علم و خیر کا فیض خدا کو پہنچا دیا۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک مطلق العلم اور اس سے میری مراد وہ مطلق ہے جو علم اصول کی اصطلاح ہے جس کا ثابت کرنا کسی ایک فرد کا ثبوت چاہتا ہے اور نفی کرنا کل افراد کی نفی بتاتا ہے اور یہ مطلق یا تو فرد غیر معین ہے۔ یا نفس ماہیت جو کسی فرد میں ہو کر پائی جائے جیسا کہ اس کی تحقیق خاتمہ محققین حضرت والد ماجد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد میں فرمائی تو قضیہ موجبہ یہاں موجبہ جزئیہ ہے کہ موجبہ کلیہ کو عام ہے اور قضیہ سالبہ سالبہ کلیہ ہے۔

دوسری علمؔ مطلق اور اُس سے میری مراد وہ ہے جو عموم واستغراق حقیقی کا مفاد ہے جس کا ثبوت نہیں ہوتا جب تک جملہ افراد موجود نہ ہوں اور صرف کسی ایک فرد کی نفی سے منتفی ہو جاتا ہے تو موجبہ یہاں کلیہ ہوگا اور سالبہ جزئیہ اور یہ علم کا تعلق دو وجہ پر ہوتا ہے ایک اجمال دوسرے تفصیل کہ جس میں ہر معلوم جدا اور ہر مفہوم دوسرے

ہے اور معطی وہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے تو متصور نہیں کہ جو بسبب غیر ہو بعطاء غیر نہ ہو تا آنکہ دونوں قسموں کے درمیان واسطہ نکلے تو اسی پر جمے رہو ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

ع ۵ دیکھو ان کا رسالہ ص ۲۷

www.waseemziyai.com

واحد منها مختص بالله سبحنه وتعالیٰ وهو العلم المطلق التفصیلی المدلول بقوله تعالیٰ وکان الله بکل شئ علیما فان ربنا تبارک وتعالیٰ یعلم ذاته الکریمة وصفاته الغیر المتناهیة والحوادث التی وجدت والتی توجد غیر متناهیة الی ابد الاٰبد والممکنات التی لم توجد ولن توجد بل والمحالات باسرها فلیس شئ من المفاهیم خارجا عن علمه سبحانه و تعالیٰ یعلمها جمیعا تفصیلا تاما ازلا ابدا وذاته سبحانه وتعالیٰ غیر متناهیة وصفاته غیر متناهیات وکل صفة منها غیر متناهیة وسلاسل[له] الاعداد غیر متناهیة وکذا[له] ایام الابد

له اذا سئلنا عن ایام الابد وما ذکر بعدها هل یعلم المولیٰ سبحنه وتعالیٰ عددها فان قیل لا فما الشنع هذا النفی وان قیل نعم لزم تناهی تلک الاشیاء لان العدد المعین لا یعرض الا للمتناهی لانه محصور بین حاصرین ولانه لا یزید علی ما قبله الا بواحد وکذا هو اعلیٰ ما قبله وهکذا الی الواحد والزائد علی متناه بمتناه متناه بل یقال کما فی الفتاوی السراجیه ان المولیٰ سبحنه وتعالیٰ یعلم ان لا عدد لها اقول وهذه رعایة ادب کما اشرت الیه والا فعلم عدد لما لا عدد له جهل یجب نفیه فلو اختیر الشق الاول لم یکن الا کقوله عزوجل ویقولون هٰؤلاء شفعاؤنا عند الله قل اتنبئون الله بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض سبحنه وتعالیٰ عما یشرکون اه منه حفظه جدیده

له بل اقول هذا المعلوم وحده من معلوماته سبحنه غیر متناه فی غیر متناه فضلا عن المعلومات الاخر والیه اشرت بقولی سلاسل بالجمع وذلک لان واحد اثنین ثلاثة الخ غیر متناه وان اخذنا الافراد واحد ثلاثة خمسة الخ فغیر متناه وان اخذنا الازواج اثنین اربعة ستة الی اخره فغیر متناه وان اخذ من لا بحد بفصل مثنی واحد اربعة سبعة عشرة الخ فغیر متناه - ومن الاثنین

سے ممتاز ہو۔ یعنی عالم کو جتنی معلومات ہوں کل یا بعض، تو اس دوسری تقسیم پر چار قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور وہ علم مطلق تفصیلی ہے جس پر یہ آیۂ کریمہ دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا جاننے والا ہے "اس لئے کہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ اپنی ذاتِ کریم اور اپنی غیر متناہی صفتوں اور ان سب حادثوں کو جو موجود ہوئے اور ان کو جو ابد کے ابد تک موجود ہوتے رہیں گے اور تمام ممکنات کو جو نہ کبھی موجود ہوئے اور نہ کبھی موجود ہوں بلکہ تمام محالات کو بھی ان سب کو جانتا ہے تو تمام مفہومات میں سے کوئی چیز علم الٰہی سے باہر نہیں اُن سب کو پوری تفصیل کے ساتھ جانتا ہے ازل سے ابد تک اور اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کی ذات غیر متناہی اور اس کی صفتیں غیر متناہی اور ان میں ہر صفت غیر متناہی اور عدد کے سلسلے[1] غیر متناہی ہیں اور ایسے[2] ہی ابد کے دن اور اس کی گھڑیاں اور اس کی آنیں اور جنت کی نعمتوں

---

[1] لطیفہ ایام ابد اور اس کے مابعد کے مذکور کے متعلق جب ہم سے دریافت کیا کہ آیا مولیٰ عزوجل اُن کا شمار جانتا ہے تو اگر نا کہا جائے تو کیسی سخت بدمزہ نفی ہے اور اگر ہاں کہا جائے تو ان اشیاء کی تناہی لازم آئے کہ عدد معین عارض نہ ہوگا۔ مگر متناہی کو کہ وہ دو حدوں میں محدود ہے۔ نیز اس لئے کہ وہ اپنے پہلے سے صرف ایک عدد ہی زائد ہوگا اور یوں ہی وہ اپنے اگلے سے ایک تک اور زائد تناہی پر بقدر متناہی، متناہی تو یوں کہا جاتا ہے گا جیسا کہ فتاوے سراجیہ میں ہے کہ مولیٰ سبحٰنہ و تعالیٰ کو علم ہے کہ اس کے لئے کوئی عدد نہیں، میں کہتا ہوں یہ رعایت ادب ہے جیسا کہ میں اس جانب اشارہ کر چکا۔ ورنہ جس کے لئے عدد نہیں اس کے لئے عدد جاننا جہل ہے اور جہل کی نفی ضروری ہے تو پہلی شق اگر اختیار کی جائے تو نہ ہوگا مگر مثل ارشاد الٰہی جل و علا" کہتے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے حمایتی اللہ کے پاس تم فرماد کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اس کی کہ وہ نہیں جانتے آسمانوں میں اور نہ زمین میں وہ پاک و برتر ہے شرک سے کہ وہ کرتے ہیں" ۱ھ منہ غفرلہٗ عبدیہٖ

[2] بلکہ میں کہتا ہوں یہی معلومات الٰہیہ سے غیر متناہی در غیر متناہی ہے چہ جائیکہ اس کے دوسرے معلومات اور میں نے لفظ سلاسل بہ صیغہ جمع کہنے سے اُسی طرف اشارہ کیا اور

www.waseemziyai.com

وساعاته وآناته وكل نعيم من نعيم الجنة وكل عذاب من عقوبات جهنم وانفاس اهل الجنة واهل النار ولحاتهم

كذلك اثنين خمسة ثمانية احد عشر الخ بغير متناه او من الواحد بفصل ثلاثة ثلاثة واحد خمسة تسعة ثلاثة عشر الخ بغير متناه او من

الاثنين بفصل مثلث اثنين ستة عشرة اربعة عشر بغير متناه وهكذا بفصل الاعداد الغير المتناهية وكذا آن اخذنا من كل عدد بضم مثله واحد اثنين اربعة ثمانية الخ بغير متناه او بضم مثليه واحد ثلاثة تسعة وعشرون الخ بغير متناه وكذا بثلاثة امثاله واربعة الى مالا يتناهى وان شوشنا ولم نراع نظاما فغير متناه فى غير متناه وان لم نراع الترتيب ايضا فغير متناه فى غير متناه وآن اخذنا الاموال واحد اربعة تسعة ستة عشر الخ بغير متناه والمكعبات واحد ثمانية سبعة وعشرين اربعة وستين الى اخره بغير متناه او اموال المال او اموال الكعب او كعوب الكعب الى مالا يتناهى من القوى المتصاعدة فالكل غير متناه ويقابل كل ما ذكرنا سلاسل المتنازلات كالجذر وجزء الكعب وجزء مال المال الى مالا نهاية له والكسور كالنصف والثلث والربع الى مالا يتناهى والكل غير متناه و جميع تلك السلاسل الغير المتناهية فى غير المتناهية فى غير المتناهية معلومات له سبحانه وتعالى ازلا ابدا تفصيلا تاما وماهى الا نوع واحد من انواع معلوماته الغير المتناهية فسبحان من جل عن ادراك العقول والافهام وتعالى ان تصل الى سرادق عزه وجلاله التخيلات والاوهام فله الحمد وعلى نبيه الكريم الصلوة والسلام عدد جميع معلومات ربنا ذى الجلال والاكرام اه منه حفظه ربه مكيه

www.waseemziyai.com

سے ہر نعمت اور جہنم کے عذابوں سے ہر عذاب اور جنتیوں اور دوزخیوں کی سانسیں اور ان کے پلک جھکنا اور ان کی جنبشیں لے اور ان کے سوا اور چیزیں یہ سب

یہ یوں کہ ۱-۲-۳- تا آخر غیر متناہی اور طاق اعداد ۱-۳-۵ تا آخریں تو بے نہایت اور جفت ۲-۴-۶ تا آخریں تو بے انتہا اور ایک سے چھوڑ کر لیے جائیں ۱-۴-۷-۱۰ تا آخر تو بے نہایت یونہی دو سے ۲-۵-۸-۱۱ تا آخر تو بے نہایت۔ یا ایک سے تین تین چھوڑ کر ۵-۹-۱۳ تا آخر تو بے نہایت یا دو سے تین تین کے فصل سے ۲-۶-۱۰-۱۴- تو بے نہایت اور اسی طرح بفصل اعداد غیر متناہیہ اور یوں ہی ہر عدد سے اسی جیسا ملا کر لیں ۱-۲-۴-۸-۱۶ الخ تو نامتناہی یا اس جیسے دو عدد ملا کر ۱-۳-۹-۲۷ الخ تو نامتناہی اور ایسے ہی اس جیسے تین ملا کر یا چار تا بے نہایت۔ اور اگر انتشار کر دیں اور کسی نظم خاص کی رعایت نہ کریں تو غیر متناہی اور غیر متناہی اور رعایت ترتیب نہ رکھیں تو بھی نامتناہی در نامتناہی اور اگر اموال لیں ۱-۴-۹-۱۶ الخ تو نامتناہی اور کعبات ۱-۸-۲۷-۶۴ الی آخرہ لیں تو نامتناہی، اور اموال المال یا اموال الکعب یا کعب الکعب چڑھنے والی قوتوں میں سے تا بے نہایت لیں تو سب ہی نامتناہی اور ہر مذکورہ قوت متصاعدہ کے مقابل اترنے والی قوتوں کے سلسلے لیں۔ جیسے جذر او جزء الکعب و جزء مال المال جس کی کوئی نہایت نہیں اور کسرین جیسے آدھا، تہائی، چوتھائی تا بے نہایت تو سب کے سب غیر متناہی اور سارے یہ سلسلے نامتناہی در نامتناہی۔ اللہ سبحٰنہ و تعالیٰ کی معلومات میں داخل اور از ازل تا ابد پوری تفصیل کے ساتھ شامل اور یہ صرف ایک ہی نوع ہے اس کے غیر متناہی الانواع معلومات میں سے تو پاک ہے وہ جسے ادراک نہیں کرسکتے عقول و افہام وہ بلند و برتر ہے اس سے کہ اس کے سراپردۂ عزت و جلالت تک رسائی پائیں تخیلات و اوہام۔ تو اسی کے لئے ہیں ساری خوبیاں اور اس کے نبی پر درود و سلام بشمار جمیع معلومات الٰہی پروردگار ذی الجلال والاکرام۔ ۱۲ منہ غفرلہ بکیہ

لے دیکھو ان اشیاء کو نامتناہی میں میں نے شمار کیا اور میری تصریحات کہ علم مخلوق امور غیر متناہیہ بالفعل کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ تم پر کھل جائے گا جھوٹ اس مفتری کا جس نے مجھ پر یہ کہنے کا افترا کیا کہ علم علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوا ذات و صفات کے کچھ مستثنیٰ نہیں تو نشاید اعداد و ایام

www.waseemziyai.com

وحركاتهم وغير ذلك كلها غير متناه والكل معلوم لله تعالى ازلا ابدا باحاطة تامة تفصيلية ففى علمه سبحانه وتعالى سلاسل غير المتناهيات بمراتب غير متناهية بل له سبحانه وتعالى فى كل ذرة علوم لا تتناهى لان لكل ذرة مع كل ذرة كانت او تكون او يمكن ان تكون نسبة بالقرب والبعد والجهة مختلفة فى الازمنة باختلاف الامكنة الواقعة والممكنة من اول يوم الى ما لا اخر له والكل معلوم له سبحانه وتعالى بالفعل فعلمه عز جلاله غير متناه فى غير متناه فى غير متناه كان مكعب غير المتناهى على اصطلاح الحساب ان العدد اذا ضرب فى نفسه كان مجذورا فاذا ضرب المجذور فى ذلك العدد كان مكعبا وهذا جميعا واضح عند كل من له من الاسلام نصيب ومعلوم ان علم المخلوق لا يحيط فى ان واحد بغير المتناهى كما بالفعل تفصيلا تاما بحيث يمتاز فيه كل فرد عن صاحبه امتيازا كليا فانه لا يكون الا باللحاظ اليه بخصوصه واللحاظات الغير المتناهية لا تتأتى فى ان واحد فعلم المخلوق الحاصل بالفعل وان كثر ما كثر حتى يشمل كل ما فى العرش

ف الرد على غاية المعول

لے انظر الى هذه الاشياء التى عددتها مما لا يتناهى وتصريحاتى ان علم المخلوق لا يحيط بشئ من الامور الغير المتناهية بالفعل يظهر لك كذب من افتروا على القول بان احاطة علمه صلى الله تعالى عليه وسلم لا يستثنى منه شئ غير ذاته تعالى وصفاته فلعل الاعداد والايام والساعات والانات والنعيم والعقاب والانفاس واللمحات والحركات كل ذلك عندهم ذات الله تعالى او صفاته نسأل الله العافية ام منه حفظه ربه جديد

غیر متناہی ہیں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کو ازل و ابد میں پوری تفصیلی احاطہ کے ساتھ معلوم ہیں تو اللہ تعالیٰ کے علم میں غیر متناہی کے سلسلے غیر متناہی بار ہیں۔ بلکہ[1] اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ہر ہر ذرہ میں غیر متناہی علم ہیں۔ اس لئے کہ ہر ذرہ کو ہر ذرہ سے جو ہو گزرا یا آئندہ ہوگا یا ممکن ہے کہ ہو کوئی نہ کوئی نسبت قرب و بعد و جہت میں ہوگی جو زمانوں میں بدلے گی ان مکانوں کے بدلنے سے جو واقع ہوئے یا ممکن ہے روز اول سے زمانہ نا محدود تک اور یہ سب اللہ عزوجل کو بالفعل معلوم ہیں تو مولیٰ تعالیٰ کا علم غیر متناہی در غیر متناہی در غیر متناہی ہے گویا وہ اہلِ حساب کی اصطلاح پر غیر متناہی کی تیسری قوت ہے جسے مکعب (یا کعب) کہتے ہیں کہ عدد جب اپنے نفس میں ضرب دیا جائے تو یہ مجذور ہوا اور جب مجذور کو اسی عدد میں ضرب دو تو مکعب ہوا اور یہ سب باتیں روشن ہیں ہر اس شخص کے نزدیک جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور معلوم ہے کہ کسی مخلوق کا علم آن واحد میں غیر متناہی بالفعل کو پوری تفصیل کے ساتھ کہ ہر فرد دوسرے سے بر وجہ کامل ممتاز ہو محیط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ امتیاز جب ہی ہوگا کہ ہر فرد کی جانب خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جائے اور غیر متناہی لحاظ ایک آن میں نہیں حاصل ہو سکتے۔ تو مخلوق کا علم اگرچہ کتنا ہی کثیر و بسیار ہو یہاں تک کہ عرش و فرش میں روز اول

گھڑیاں آنسیں نعیم جنت و عذاب دوزخ اور سانسیں پل جنبشیں سب اس کے نزدیک ذات و صفات الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم طالبِ عافیت ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

[1] للہ الحمد یہ میں نے خود اپنی طرف سے اپنی قوت ایمانی سے لکھ دیا تھا پھر میں نے تفسیر کبیر میں اس کی تصریح دیکھی کہ زیر آیۂ کریمہ وکذٰلک نری ابراھیم فرماتے ہیں میں نے والد مرحوم حضرت امام عمر ضیاء الدین کو فرماتے سنا کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم انصاری فرماتے تھے کہ میں نے امام الحرمین کو فرماتے سنا کہ معلومات الہیہ سب غیر متناہی ہیں اور ان معلومات میں سے بھی ہر ہر فرد کے متعلق غیر متناہی معلومات ہیں اس واسطے کہ جو ہر فرد کا بدل بدل کر بے نہایت حیزوں میں پایا جانا ممکن اور اس کا بدل بدل کر غیر متناہی صفتوں سے متصف ہونا بھی ممکن الخ فرمایا اور حاصل ہونا معلومات غیر متناہیہ کا بدفعہ واحدہ عقول خلق میں محال ہے تو اب ان معلومات کے حاصل کرنے

www.waseemziyai.com

والفرش من اول یوم الی الیوم الاخر والوف الالاف امثال ذلک لا یکون قط[1] الا متناهیا بالفعل لان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاخر حدان اخران وما کان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا نعم یصح فیه عدم التناهی بمعنی لا تقف عند حد وهذا محال فی اللہ سبحانہ وتعالی

علہ الحمد للہ ھذا الذی کتبتہ من عندی ایمانا بربی ثم رئیت التصریح بہ فی التفسیر الکبیر اذ یقول تحت کریمۃ وکذلک نری ابراھیم سمعت الشیخ الامام الوالد عمر ضیاء الدین رحمہ اللہ تعالی قال سمعت الشیخ ابا القاسم الانصاری یقول سمعت امام الحرمین یقول معلومات اللہ تعالی غیر متناھیۃ ومعلوماتہ فی کل واحد من تلک المعلومات ایضا غیر متناھیۃ وذلک لان الجوھر الفرد یمکن وقوعہ فی احیاز لا نھایۃ لھا علی البدل ویمکن اتصافہ بصفات لا نھایۃ لھا علی البدل الخ قال وحصول المعلومات التی لا نھایۃ لھا دفعۃ واحدۃ فی عقول الخلق محال فاذن لا طریق الی تحصیل تلک المعلومات الا بان یحصل بعضھا عقیب بعض لا الی نھایۃ ولا الی اخر فی المستقبل فلھذا السبب واللہ تعالی اعلم لم یقل وکذلک اریناہ ملکوت السموات والارض بل قال وکذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض وھذا ھو المراد من قول المحققین السفر الی اللہ لہ نھایۃ واما السفر فی اللہ فانہ لا نھایۃ لہ واللہ تعالی اعلم اھ ١٢ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

لہ قال العلامۃ الشہاب رحمہ اللہ تعالی تحت قولہ تعالی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون قال الطیبی رحمہ اللہ تعالی معلومات اللہ تعالی لا نھایۃ لھا وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہ ١٢ منہ جدیدہ

[1] قولہ قط الا متناھیا بالفعل انظر الی ھذہ التصریحات الجلیۃ وقد تکررت فی ھذا المبحث ان علم المخلوق لا یحیط بغیر المتناھی بالفعل واذن قد فریۃ من افتروا علی القول باحاطتہ جمیع المعلومات التی لا تتناھی فالذی رددناہ صریحا بالغا علی حصول علم واحد من غیر المتناھیات

سے روزِ آخر تک اور اس کے کروروں مثل سب کو محیط ہو جائے جب بھی نہ ہوگا مگر محدود بالفعل اس لئے کہ عرش و فرش دو کنارے گھیرنے والے ہیں اور روزِ اوّل سے روزِ آخر تک یہ دوسری دو حدیں ہوئیں اور جو چیز دو گھیرنے والوں میں گھری ہو وہ نہ ہوگی، مگر متناہی۔ ہاں علم مخلوق میں بایں معنی غیر متناہی ہونا ٹھیک ہو سکتا ہے کہ آئندہ کسی حد پر اس کی روک نہ کر دی جائے (ہمیشہ بڑھتا رہے) اور بایں معنی لا متناہی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے علم میں محال ہے اس واسطے کہ اس کے علم اور اس کی سب صفتوں

کی کوئی سبیل نہیں الّا یہ کہ بعض بعد بعض کے حاصل ہوں نہ نہایت تک ورنہ دوسرے تک مستقبل میں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسی سبب سے (اور اللہ خوب جاننے والا ہے) نہ فرمایا "وکذالک اریناہ ملکوت السموات والارض" بلکہ فرمایا "وکذالک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض" اور یہی مراد ہے قول محققین سے کہ السفر الی اللہ لہ نہایۃ (یعنی اللہ کی جانب سفر کی نہایت ہے) اما السفر فی اللہ فانہ لانہایۃ لہ (لیکن سفر فی اللہ اس کی کوئی نہایت نہیں) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ مدینہ

لہ فرمایا علامہ شہاب الدین خفاجی رحمہ اللہ نے زیر آیت "اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون" کہ فرمایا علامہ طیبی رحمہ اللہ نے کہ معلومات الٰہی بے نہایت ہیں اور سموات والارض کے غیوب اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو وہ چھپاتے ہیں ان میں کا ایک قطرہ ہے۔ ۱۲ منہ جدیدہ۔

عہ قولہ قط الا متناہیا بالفعل الخ دیکھو یہ روشن تصریحیں اور وہ بھی بار بار اسی بحث میں آئیں کہ مخلوق کا علم غیر متناہی بالفعل کا احاطہ نہیں کر سکتا اور اب انداز مفتریوں کے اس افترا کے مرتبہ کا کرد جنھوں نے مجھ پر اس کہنے کا بہتان باندھا کہ مخلوق کا علم جمیع معلومات غیر متناہیہ کو محیط ہے تو جس نے صریح رد بلیغ کیا ہو غیر متناہی بالفعل میں سے مخلوق کے لئے ایک علم کے بھی حاصل ہونے کا وہ کیونکر جمیع کے احاطہ کا قول کرے گا۔ اے کاش کہ انھوں نے سب سے یہ کہا ہوتا کہ میرے رسالہ میں نہیں یا ہاں کسی طرح کا اس مسئلہ سے مطلق تعرض نہ ہوتا تو اس وقت اس کی نسبت اگر ہوتی تو محض افترا ہی ہوتی۔ لیکن اب کہ میں اس

www.waseemziyai.com

بالفعل لمخلوق کیف یقول باحاطة الجمیع و یالیتهم تا لوه ان لم یکن فی رسالتی تعرض لهذہ المسألة نفیاولا اثباتا فماکانت نسبته اذذاک الاافریة اما وانا صرحت بنفیه فی مواضع عدیدة فالنسبة اذن مرکبة من الفریة والعناد والمکابرة واللداد - ولکن لاغرو اذ جلبت علی ایدی الوهابیة اهل الفساد فانهم متعودون بامثال هذہ الشنائع وهی سندهم من احسن البضائع فظهران کل ما تکلمت به الرسالة علی احاطة علم الخلق بمالایتناهی بالفعل نداء من بعید ورد علی وهم ما تصورته بل هی صورته

نسأل الله العفو والعافیة

اھ منه حفظه ربه جدیدہ

لان علومه وصفاته جمیعا متعالیة عن التجدد فحصل ان اللاتناهی الکلی محصوص بعلوم الله تعالیٰ واللاتقفی مختص بعلوم عبادہ ولایحصل الا دل لغیرالا قول ولو قطعنا فیه النظر عما مر لکفی برهانا علیه قوله تعالیٰ وکان الله بکل شئ محیطا و ذلک ان ذاته تعالیٰ غیرمتناهیة فلا یمکن لاحد من خلقه ان یعلمها کما هو بحیث یصح ان یقال الان عرف الله تعالیٰ عرفا ناتاما لم یبق بعدہ فی المعرفة شئ فانه لوکان کذالاحاط ذلک العلم بذاته تعالیٰ فکان تعالیٰ محاطا له وهو متعالٍ عن ان یحیط به احد بل هو بکل شئ محیط وانما یتفاضل العلماء بالله من الانبیاء والاولیاء والصلحاء والمسلمین فی علمهم بالله فلا یزالون یزدادون علما بعد علم الی ابد الاباد ولا[له] یقدرون من علمه الا علی القدر المتناهی ویبقی ابدا فیه مالا یتناهی فثبت ان

له قوله ولا یقدرون من علمه الخ عجبا ممن سمع هذا ثم احتج لتنقیص علمه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم بحدیث الشفاعة فارحم

تو پیدا ہونے سے برتر ہیں تو ثابت ہوا کہ غیر متناہی بالفعل ہونا اللہ تعالیٰ ہی کے علموں سے خاص ہے اور وہ عدم متناہی کہ بڑھنا کسی حد پر نہ رکے اس کے بندوں کے علم سے خاص ہے اور پہلا اس کے غیر کے لئے حاصل نہ ہوگا۔ **اقول** اور اگر ہم تمام تقریر سے قطع نظر بھی کریں تو اس پر دلیل قاطع ہونے کے لئے یہ آیۂ کریمہ ہی بس ہے کہ اللہ ہر شے کو محیط ہے، اس لئے کہ ذات الٰہی محدود نہیں تو اس کی مخلوق میں کسی کو ممکن نہیں کہ اللہ عزوجل کو جیسا وہ ہے بتمام وکمال ایسا پہچان لے کہ یہ کہنا صحیح ہو جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگئی، جس کے بعد اس کی معرفت سے کچھ باقی نہ رہا اس لئے ایسا ہوتا تو یہ علم اللہ عزوجل کی ذات کو محیط ہو جاتا تو اللہ عزوجل اس کے احاطہ میں آجاتا اور وہ برتر ہے کہ اسے کوئی چیز احاطہ کر سکے بلکہ وہی ہر چیز کو محیط ہے اور اللہ عزوجل کو جاننے والے انبیا اور اولیا اور صالحین اور مومنین ان میں جو باہم مراتب کا فرق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جاننے ہی میں فرق کی بنا پر ہے (جو جتنا زیادہ جانتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ ہے) تو ہمیشہ ابدالآباد تک انھیں علم پر علم بڑھتا رہے گا اور کبھی اس کے علم میں سے قادر نہ ہوں گے مگر قدر متناہی پر

کی نفی متعدد مواقع میں صراحۃً کر چکا تو اس کا منسوب کرنا مرکب ہے افترا و عناد و ہٹ دھرمی اور سخت خصومت سے لیکن اس کا کوئی اچنبا نہیں کہ مفسد وہابیہ کے ہاتھوں ہوا کیونکہ وہ تو ایسی بہت سی اشاعتوں کے خوگر ہیں اور یہی ان کے پاس بہترین پونجی ہے تو کھل گیا کہ رسالہ نے جو کچھ احاطۂ علم خلق غیر متناہی بالفعل کے متعلق کلام کیا بیدور کی پکار ہے اور اس وہم کا رد ہے جس کا اس نے تخیل کیا بلکہ جس کی تصویر کشی خود اسی نے کی تھی۔ میں خدا سے طالب عفو و عافیت ہوں ۱۲ منہ جدیدہ

ے قولہ ولا یقدرون من علمہ الخ عجب اس سے جس نے یہ سنا پھر استناد کیا تنقیص علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے حدیث شفاعت سے "تو میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد و ثنا ایسی ثنا و تحمید سے کروں گا جسے میرا رب مجھے سکھائے گا" تو کہا (ص ۲ ایہ) یہ ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں وہ سکھائے گا جس کا انھیں اس سے پہلے علم نہ تھا اور یہ احاطۂ مذکورہ کو باطل کر دیتا ہے۔

www.waseemziyai.com

واسی فی تثنے علی ربی بثناء و تحمیل یعلمنیہ قال فہذا ناطق بان اللہ یعلمہ حینئذ مالم یعلمہ قبل ذلک من الثناء وہذا یبطل الاحاطۃ المذکورۃ وقد کان سمع قولنا من قبل ان ذاتہ سبحنہ وتعالیٰ غیر متناہیۃ و صفاتہ غیر متناہیات وکل صفۃ منہ غیر متناہیۃ وان الغیر المتناہی بالفعل

مطلب :۔ لایمکن لجمیع علوم المخلوقین نسبۃ ما الی الکم ایضا الی علم الخالق جل

ان لا کم لعلمہ تعالیٰ

احاطۃ احد من الخلق بمعلومات اللہ تعالیٰ علی جہۃ التفصیل التام محال شرعا وعقلا بل لو جمع علوم جمیع العلمین اولا و اخر

لا یتحلق بہ علم المخلوق نعلمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الاخرۃ بصفات اخر للہ تعالیٰ لم یعلمھا من قبل کیف یقدح فی الاحاطۃ المذکورۃ فاستشعر ورود ذلک فاجاب بانہ۔ ان کان مرادک انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینطق حینئذ بکلام یدل علی کنہ ذات اللہ تعالیٰ وحقیقۃ صفاتہ فہذا لا یصح واطال فی بیانہ بلا طائل اذ ھی مسألۃ مسلمۃ قد صرحنا بھا قال وان کان مرادک غیر ذلک ثبت بطلان الاحاطۃ المذکورۃ اھ فانظر الی ہذا الذی یزعم ان اللہ مع جمیع صفاتہ داخل فی ما کان من اول یوم ویکون الی الیوم الاخر محصور مثبت فی اللوح ولیس خارجا عنہ الا کنہ الذات وحقیقۃ الصفات فاذا علم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ذاتہ وصفاتہ فی الاخرۃ علما جدید الم یعلمہ فی الدنیا فلا یخلو عن احد امرین اما ان یعلم کنہ اللہ تعالیٰ وکنہ صفاتہ اذ ھو الذی کان خارجا عن اللوح المحفوظ اولا یکون علمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محیطا فی الدنیا بما حصر فی اللوح ولم یدر ان اللوح لا یحصر الا المتناہی والعلوم المتعلقۃ بذاتہ وصفاتہ تعالیٰ غیر متناہیۃ والانبیاء یزدادون فیہ علما الی الابد ولا یحصل لھم فی شیٔ من الاوقات الا المتناہی والمتناہی لا یکون کنہ غیر المتناہی فلا یلزم شیٔ من المحذورین ولکن عدم التدبر یکون غطاء العین۔ نسأل اللہ السلامۃ فی الدارین۔ امین ۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ جدید لا

اور ہمیشہ معرفت الٰہی سے غیر متناہی باقی رہے گا تو ثابت ہوا کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو پوری تفصیل کے ساتھ کسی مخلوق کا محیط ہو جانا عقلاً اور شرعاً دونوں طرح محال ہے بلکہ اگر تمام اولین و آخرین سب کے علوم جمع کر لئے جاتیں تو ان کے مجموعہ کو علوم الٰہیہ سے اصلا کوئی نسبت نہ ہوگی یہاں تک کہ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو ایک بوند کے دس لاکھ حصوں میں سے ایک حصہ کو دس لاکھ سمندروں سے اس واسطے کہ بوند کا یہ حصہ بھی محدود ہے اور وہ دریائے ذخار بھی متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے ضرور کوئی نسبت ہوتی ہے، اس لئے کہ ہم بوند کے اس حصہ کے برابر یکے بعد دیگرے ان سمندروں میں

اور یقیناً وہ پہلے سن چکا تھا ہمارا یہ قول کہ ذات الٰہی غیر متناہی ہے اور اس کی صفات نامتناہی ہیں اور ہر صفت اس کی نامتناہی ہے اور بلا شبہہ غیر متناہی بالفعل سے متعلق نہیں ہوتا علم مخلوق تو ان کا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آخرت میں دوسری صفات الٰہی کا جاننا جنھیں پہلے سے نہ جانتے تھے احاطۂ مذکور میں کیا قدح کرتا ہے اس اعتراض پڑنے کو سمجھا تو اس کا جواب یوں دیا کہ اگر تمھاری مراد یہ ہے کہ وہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت ایسے کلام سے تکلم فرمائیں گے جو کنہ ذات الٰہی اور اس کی حقیقت صفات پر دلالت کرے گا تو یہ صحیح نہیں اور اس میں بے فائدہ طوالت کی یہ تو مسئلہ مسلمہ ہے اس کی تصریح ہم کر چکے۔ کہا" اور اگر تمھاری مراد اس کے ماسوا ہے تو بطلان احاطۂ مذکور ثابت ہو گیا"۔ تو دیکھو اس شخص کو جس کا زعم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جمیع صفات کے ساتھ ماکان یعنی جو پہلے دن سے ہو لیا اور مایکون جو پچھلے دن تک ہوگا، میں داخل و محدود و لوح محفوظ میں مکتوب ہے اور اس سے باہر صرف کنہ ذات و حقیقت صفات ہے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ذات و صفات سے کوئی نیا علم آخرت میں پایا کہ جسے وہ دنیا میں نہ جانتے تھے تو دو امر سے خالی نہیں یا وہ کنہ ذات و صفات الٰہی جانتے تھے کیونکہ وہی لوح محفوظ سے خارج ہے یا ان کا علم محیط نہ تھا دنیا میں اس شے کو جو لوح محفوظ میں محصور ہے اور یہ نہ جانا کہ لوح میں محصور متناہی ہی ہے اور علوم متعلقہ بذات و صفات نامتناہی ہیں اور اس میں انبیا کے علوم تا ابد زیادہ ہوتے رہیں گے اور انھیں کبھی کسی وقت حاصل نہ ہوگا۔ مگر متناہی اور نامتناہی کبھی متناہی نہ ہوگا تو دونوں محذوروں میں کچھ لازم نہیں آتا لیکن نافہمی ہوتی ہے آنکھ کا حجاب و پردہ میں اللہ سے خواستگار رہوں دارین میں سلامتی کا الٰہی ایسا ہی کر ۱۲ منہ غفرلہ حمد بدہ

لما كانت لها نسبة ما اصلا الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنسبة حصة من الف الف حصة قطرة الى الف الف بحر و ذلك لان تلك الحصة من القطرة متناهية وتلك البحار الزواخر ايضا متناهيات ولابد للمتناهى من نسبة الى المتناهى فانا لو اخذنا امثال تلك الحصة من البحار مرة بعد اخرى لابد ان ياتى على البحار يوم تنفد وتفنى لتناهيها اما غير المتناهى فكل ما اخذت منه امثال المتناهى وان كان بالغا فى الكبر ما بلغ كان الحاصل متناهيا ابدا والباقى فيه غير متناه ابدا فلا يمكن حصول نسبة ابدا هذا[1] هو ايماننا بالله۔

---

[1] **قوله** ۔ هذا هو ايماننا بالله من تامل كل ما تقدم فى هذا المبحث لاسيما هذه الكلمات الاخيرة من قطع النسبة بين علم الخالق والمخلوق ايقن انه قد كذب والله وافترى من نسب الى برئ منه ادعاء المساواة بينهما وان لا فرق الا بالقدم والحدوث نعم مع ذلك لانحب اكفار من يقول به كما زعم فى الموضوعات وذلك لان من العرفاء من نقل عنه ما يذهب الى هذا وهو سيدى ابو الحسن البكرى قدس سره ومن تبعه قال الشيخ العلامة العشماوى رحمه الله تعالى فى شرح صلاة سيدى احمد البدوى الكبير رضى الله تعالى عنه ما نصه وفى كلام العلامة عمر الحلبى وقد سئل

مطلب : الكلام على مقالة سيدى ابى الحسن البكرى انه صلى الله تعالى عليه وسلم يعلم جميع علم الله تعالى

عن مقالة سيدى محمد البكرى المذكور وهى ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم جميع علم الله تعالى ما حاصله مقالة الشيخ هذه صحيحة اذ يجوز ان الله تعالى يهبه علمه ويطلعه عليه ولا يلزم من ذلك ان يدرك محمد صلى الله تعالى عليه مقام الربوبية اذ العلم المذكور ثابت الله تعالى بذاته وللمصطفى صلى الله تعالى عليه

www.waseemziyai.com

سے پانی لیتے جائیں تو ضرور ان سمندروں پر ایک دن وہ آئے گا کہ ختم و فنا ہو جائیں گے کہ آخر متناہی ہیں لیکن غیر متناہی میں سے کتنے ہی بڑے متناہی حصے کے امثال لیتے چلے جاؤ تو حاصل ہمیشہ متناہی ہی ہوگا اور اس میں ہمیشہ غیر متناہی باقی رہے گا تو کبھی کوئی نسبت حاصل نہیں ہو سکتی یہ ہے[1] ہمارا ایمان اللہ عز وجل پر۔

---

[1] قولہ ہذا ایماننا باللہ جس نے اس بحث کے گزشتہ سارے مضامین میں فکر و تامل سے کام لیا خصوصًا ان پچھلے کلمات میں کہ "علم خالق و علم مخلوق میں قطعًا کوئی نسبت نہیں" وہ یقین کرے گا کہ بلا شبہہ خدا کی قسم دروغ بانی و افترا پردازی کی جس نے منسوب کیا ایسے کی طرف جو اس سے بری ہے جھوٹے دعوی مساوات علم خالق و علم مخلوق کو اور یہ کہ فرق محض قدم و حدوث کا ہے۔ ہاں باوجود اس کے ہم تکفیر اس کی پسند نہیں کرتے جو اس کا قائل ہو جیسا کہ موضوعات میں ہے۔ کیونکہ بعض عارفین سے ادھر جاتا ہوا ارشاد منقول ہے اور وہ سیدی ابو الحسن بکری قدس سرہ اور ان کے اتباع ہیں فرمایا علامہ شیخ عشماوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے شرح صلاۃ سید احمد بدوی کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جس کی عبارت یہ ہے کلام علامہ عمر حلبی میں ہے۔

معلومات:۔ اس ارشاد حضرت سیدی ابو الحسن بکری پر "کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمیع علم الٰہی کے عالم ہیں" کلام

سیدی محمد بکری مذکور کے ایک قول سے سوال ہوا اور وہ یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے علم الٰہی کا علم تھا کلام علامہ عمر حلبی کا محصل یہ ہے کہ یہ ارشاد شیخ محمد بکری حق و صحیح ہے کہ اس لئے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ عطا فرمادے انھیں اپنا کل علم اور انھیں اس پر مطلع فرمادے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقام ربوبیت تک پہنچ جائیں اس لئے کہ علم مذکور اللہ تعالیٰ کے لئے بالذات ثابت ہے اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تعلیم الٰہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تعلیم الٰہی سے اھ پھر علامہ عشماوی نے فرمایا مجھ سے ذکر کیا میرے بعض احباب نے کہ جب ہم کہیں گے کہ وہ ہر شے کو جانتے ہیں تو لازم آئے گی مساوات علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علم الٰہی سے تو میں نے جواب دیا کہ اس سے یہ کچھ نہیں لازم آتا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کے لئے اصالتًا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تبعًا۔ فرمایا تو اسے یہ جواب خوش آیا

www.waseemziyai.com

واليه اشار الخضر اذ قال لموسى عليهما الصلوٰة والسلام فى نقرة العصفور من البحر ما قال فهذا قسم مختص بالله تعالى اما الثلثة البواقى اعنى العلم المطلق الاجمالى ومطلق العلم الاجمالى والتفصيلى فغير مختصات به تعالى بل ان اخذنا

وسلم بتعليم الله تعالى اياه اھ ثم قال اعنى العشماوى وقد ذكر لى بعض الاصحاب انه يلزم ان يساوى علمه صلى الله تعالى عليه وسلم علم الله تعالى اذا قلنا انه يعلم كل شئ فاجبته انه لا يلزم شئ من ذلك لان ذلك لله تعالى بالاصالة وله صلى الله تعالى عليه وسلم بالتبعية قال فاعجبه هذا الجواب واشتهاه اھ وقد اشار الى قول سيدى ابى الحسن قدس سره هذا الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة فلم يكفر معاذ الله تعالى ولم يضلل ولا ولا بل عبر عنه ببعض العرفاء وانما قال هذا الكلام بظاهره يخالف كثيرا من الادلة فالله اعلم ماذا اراد به قائله اھ بالمعنى وسيأتيك فى النظر الثانى التنصيص بان ادعاء احاطة علومه صلى الله تعالى وسلم بجميع المعلومات الالٰهية خطأ باطل ولكن الرزيه كل الرزيه من يرى كل هذا ثم يفترى وعلى مثل الكذب الصريح يجترى ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

ويهون الامر ان منشأ هذه الفرية هم الوهابية خذلهم الله تعالى وهم على الله ورسوله يفترون فمن بقى وعمن يفترون نسأل الله العفو والعافية فان قلت الرسالة فى الموضوعات من اعتقد تسوية علم الله ورسوله يكفر اجماعا كما لا يخفى اھ اقول ان اراد التسوية من كل وجه فنعم اذ يلزم تقدم غيره تعالى وغناه عنه عزوجل كما عرفت مما ذكرنا من الفروق ولا يمس قول هؤلاء العرفاء لما سمعت من كلماتهم فهذا لا يقول به مسلم ولا من يقول به مسلم وان اراد مجرد التسوية فى المقدار كما هو ظاهر كلامه حيث بناه على زعم ابن القيم ان الذين لم يجلوه غلاة عندهم ان علم رسول الله منطبق على علم الله سواء بسواء فكل ما يعلم الله يعلم رسوله اھ فلا وجه للاكفار فانه لم يرد نص قط فضلا من

اور اسی طرف حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا اپنے اس قول میں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا جس وقت چڑیا نے سمندر سے ایک چونچ بھر کر پانی لیا تو یہ قسم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ رہی باقی تین قسمیں یعنی علم مطلق اجمالی اور مطلق علم اجمالی اور تفصیلی یہ قسمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں۔ بلکہ اگر اجمال تو ہم مرتبہ بشرط لاشے میں لیں یعنی وہ جس میں ایک معلوم دوسرے سے پورے طور پر ممتاز نہ ہو جب تو اجمالی کی دونوں قسمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے محال ہوں گی اور بندوں کے ساتھ ان کا خاص ہونا واجب ہوگا، علم مطلق اجمالی کا بندوں کے لئے حاصل ہونا عقلاً بدیہی اور ضروریات دین سے ہے۔ اس لئے کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شے جانتا ہے تو ہر شے کہنے میں ہم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا لحاظ کر لیا اور ان سب کو ایک اجمالی طور پر جان لیا تو جو اسے اپنے لئے ثابت نہ جانے وہ اپنے نفس سے اس آیت پر

اور اسے دل سے چاہا اھ اور اس قول ابو الحسن بکری قدس سرہ کی طرف شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں ارشاد فرمایا تو نہ تکفیر کی نہ تضلیل نہ اور کچھ کہا بلکہ انھیں بعض عرفا سے تعبیر کیا، صرف اتنا ہی فرمایا کہ یہ کلام بظاہر بکثرت دلائل کے خلاف ہے تو اللہ زیادہ جاننے والا ہے کہ اس سے قائل کی کیا مراد ہے اھ بالمعنی اور ابھی آتی ہے نظر ثانی میں تصریح صریح کہ یہ دعویٰ کہ حضور کے علوم محیط ہیں جمیع معلومات الٰہیہ کو خطا ہے باطل ہے، لیکن عیب اور سخت عیب یہ کہ وہ شخص جو یہ سب کچھ دیکھتا ہے اور پھر افترا کرتا ہے ایسے صریح جھوٹ
پر جرأت کرتا۔ اور نہیں نیکی کی قوت اور بدی سے بچنے کی

طاقت مگر اللہ عظمت والے برتر کی توفیق سے اور کام سہل و آسان کر دیتا ہے بے شک یقیناً اس افترا کا منشا وہی وہابی ہیں اللہ انھیں رسوا کرے اور وہ تو اللہ و رسول پر افترا کرتے ہیں تو اور کون بچ رہا اور کس کے بارے میں سستی کریں گے ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں اگر تم کہو کیا موضوعات میں نہیں کہا کہ جو علم الٰہی و علم رسالت پناہی میں برابری کا اعتقاد کرے بالاتفاق کافر ہے جیسا کہ مخفی نہیں اھ میں کہوں گا اگر ہر طرح کی برابری مراد ہے تو ہاں کہ غیر خدا کا قدیم ہونا اور اس سے اس کا بے پرواہ ہونا لازم آئے گا جیسا کہ ان فرقوں سے جو ہم بیان کر آئے تمھیں معلوم ہو چکا اور ان عرفا کے کلام سے اسے لگاؤ نہیں کیونکہ ان کے کلمات تم سن چکے تو یہ کوئی مسلمان نہ کہے گا اور نہ جو

الاجمال علی جہۃ شرط لاشئ ای مالا یمتاز فیہ بعض المعلومات عن البعض امتیازا کلیا استحال ان یکون الاجمالیان لہ سبحانہ وتعالیٰ ووجب اختصاصہما بالعباد اما المطلق الاجمالی فحصولہ للعباد بدیہی عقلاً وضروری دینا فانا اٰمنا انہ تعالیٰ بکل شئ علیم قد لاحظنا بقولنا کل شئ جمیع معلومات اللہ سبحانہ وتعالیٰ فعلمنا ھا جمیعا علما اجمالیا ومن نفاہ عن نفسہ فقد نفی عنہ الایمان بہذہ الاٰیۃ فاعترف بکفرہ والعیاذ باللہ تعالیٰ ومعلوم ان ثبوت العلم المطلق الاجمالی ثبوت مطلق العلم الاجمالی والتفصیلی منہ کذلک فانا اٰمنا بالقیٰمۃ وبالجنۃ وبالنار وباللہ تعالیٰ وبالامہات السبع من صفاتہ عزوجل وکل ذلک غیب وقد علمنا کلاً بحیالہ ممتازا عن غیرہ فوجب

القطع الضروری ان الاعلام الا لہی عن بعض العلوم مجوز بل اللہ علی کل شئ قدیر وحصر علم فی اللہ تعالیٰ لا ینفیہ عن عبادہ

بعطائہ ومدادہ کما سیاتی ولواتی الاکفار من ھذا الباب لزم والعیاذ باللہ تعالیٰ کفار العلماء والاولیاء القائلین بانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطی علم الساعۃ وامر بکتمہا کما سیتبین لک وھذا الناقل عن الموضوعات اعترف بنفسہ فی آخر رسالتہ ان من المتاخرین والصوفیۃ من ذھب الی اعطاء الخمس ثم لم یکفرھم ولا صرح بتضلیلھم اما عدم الاحاطۃ بغیر المتناہی فمسألۃ عقلیۃ لیس علیہا من الشرع دلیل ولیس انکار کل مسألۃ عقلیۃ کفرا ما لم یکن فیہ انکار شئ من الدین بل قد رأیت فی کلام امام الحقائق سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجویز حصول ذلک لکن لم یجزم بہ واما العلم بکنہہ تعالیٰ فقد اختلفوا فی جوازہ ونسب فی شرح المواقف منعہ الی بعض اصحابنا کالغزالی وامام الحرمین قال ومنھم من توقف کالقاضی ابی بکر بل قال کثیر من اصحابنا بوقوعہ کما

ایمان کی نفی کرتا ہے تو خود اپنے کفر کا مقر ہوا اور اللہ کی پناہ اور معلوم ہے کہ جب علم مطلق اجمالی بندوں کے لیے ثابت ہوا تو مطلق علم اجمالی اپنے آپ ثابت ہو گیا اور اسی طرح مطلق علم تفصیلی اس لیے کہ ہم قیامت وجنت ونار اور اللہ تعالیٰ اور اس کی صفتوں میں سے ساتوں صفات اصول پر ایمان لائے اور یہ سب کا سب غیب ہے اور ان میں ہر ایک ہم نے علیحدہ علیحدہ دوسرے سے ممتاز پہچانا تو واجب ہوا

کہ مسلمان ہوگا اور اگر محض برابری مقدار میں مراد ہے جیسا کہ وہ ظاہر کلام ہے کیونکہ اس کی بنا انھوں نے ابن قیم کے زعم پر رکھی اس لیے کہ وہ لوگ جن کا اس نے اپنے غلو سے غلاۃ نام رکھا ہے ان کے نزدیک یہ ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منطبق ہے علم الٰہی پر برابر برابر تو اللہ تعالیٰ جو کچھ جانتا ہے اس کو اس کا رسول جانتا ہے اھ تو کوئی وجہ تکفیر کی نہیں کہ کوئی نص صلا وارد نہ ہوئی کجا قطعی ضروری کہ بعض علوم سے خداوندی تعلیم روک دی گئی ہو نہیں اللہ ہر شے پر بڑی قدرت والا ہے اور کسی علم کا اللہ ہی کے لیے منحصر ہونا اس کی عطا وامداد سے بندوں کے لیے ہونے کی منافی نہیں جیسا کہ عنقریب [illegible] گا اور جو یوں تکفیر آئے تو پناہ بخدا لازم ہو تکفیر ان علماء [illegible] کی جو اس کے قائل ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا علم ساعت (قیامت) اور ان کو اس نے چھپانے کا حکم ہوا جیسا کہ ابھی تم پر روشن ہوگا اور یہ موضوعات کے نقل کنندہ اپنے رسالہ کے آخر میں خود معترف ہے کہ متاخرین صوفیہ میں سے بعض غیوب خمسہ کی عطا کی طرف گئے پھر نہ ان کی تکفیر کی نہ ان کی گمراہی کی تصریح کی، رہا غیر متناہی کو محیط نہ ہونا تو مسئلہ عقلیہ ہے اس پر شریعت سے کوئی دلیل نہیں نہ ہر مسئلہ عقلیہ کا انکار کفر تا وقتیکہ اس میں انکار کسی امر دینی کا نہ ہو بلکہ میں نے بلا شبہہ کلام امام الحقائق سیدی محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دیکھا اس کے حاصل ہونے کا امکان مگر اس پر جزم نہ فرمایا لیکن علم بکنہہ تعالیٰ اس کے جواز میں علماء کو ضرور اختلاف ہے اور شرح مواقف میں اس کے انکار کو ہمارے بعض اصحاب مثل علامہ غزالی وامام الحرمین کی طرف منسوب کیا اور کہا کہ بعض ان میں سے وہ ہیں جنھوں نے توقف کیا مثل قاضی ابو بکر بلکہ بہت ہمارے اصحاب اس کے وقوع کے قائل ہوئے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے تو اس کے ہوتے کس طرح تکفیر صحیح ہوگی اگرچہ ہمارے نزدیک اس کا امتناع حق ہے۔ حتی کہ جنت میں بعد دیدار الٰہی (اللہ ہمیں روزی عطا کرے) اور اگرچہ علامہ حلبی کو اس میں تردد ہے اور موضوعات کے قول کما لا یخفی سے ظاہر کہ صرف اسے کہیں منقول دیکھا صرف

حصول مطلق العلم التفصیلی بالغیوب بکل مؤمن فضلا
عن الانبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کیف لا وقد امرنا سبحٰنہ
ان نؤمن بالغیب والایمان تصدیق والتصدیق علم فمن لم یعلم
الغیب کیف یصدق ومن لم یصدق کیف یؤمن فثبت ان العلم
الذی یستاھل الاختصاص بہ تعالٰی لیس الا العلم الذاتی

فی المواقف وشرحہ فکیف یصح الاکفار مع ھذا وان کان الحق عندنا امتناعہ
حق فی الجنۃ بعد رویتہ سبحٰنہ رزقنا اللہ تعالٰی، وان تردد فیہ چلپی و
قول الموضوعات کما لا یخفٰی ظاہر فی انہ لم یرہ منقولا (باقی ص۴۳ پر)

عہ قال فی رد المحتار باب ادراک الفریضۃ فی مسئلۃ ذکرھا فی البحر واعتبھا
بقولہ کما لا یخفٰی ما نصہ ظاہرہ انہ لم یرہ فی البحر منقولا صریحا اھ منہ الردعلٰی غایۃ المعمول۔

انما بحث بحثا من عندہ ظنا منہ ان المسألۃ
لا تصلح للنزاع ولیس الاجماع مما یثبت بظن لا مستند لہ فکیف یصح اکفار
جمع من اولیاء اللہ تعالٰی بقول غیر معقول ولا منقول ولا مقبول فاستقم و
باللہ التوفیق اھ منہ حفظہ ربہ تعالٰی جدیدہ۔

لہ فی التفسیر الکبیر لا یمتنع ان نقول نعلم من الغیب
ما لنا علیہ دلیل اھ وفی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض لم یکلفنا
اللہ الایمان بالغیب الا وقد فتح لنا باب غیبہ اھ وروی ابن جریر
فی قولہ تعالٰی وما ھو علی الغیب بضنین عن ابن زید الغیب القرآن
ومن زرالضنین البخیل والغیب القرآن وعن مجاھد قال ما یضن
علیکم بما یعلم وعن قتادۃ ان ھذا القرآن غیب فاعطاہ اللہ محمدا
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فبذلہ وعلمہ اھ ۱۲ منہ
حفظہ ربہ تعالٰی جدیدہ

مطلب:- کل مومن یعلم غیوبا ومن انکرہ لنفسہ فقد امن بکفرہ۔

کہ غیبوں کا مطلق علم تفصیلی ہر مسلمان کو حاصل ہو پھر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کیا کہنا۔ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے غیب پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق علم ہے تو جو غیب کو جانتا نہیں اس کی تصدیق کیونکر کرے گا اور جو تصدیق نہ کرے گا اس پر ایمان کیونکر لائے گا۔ تو ثابت ہوا کہ وہ علم جو اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہونے کے لائق ہے وہ نہیں مگر علم ذاتی اور علم مطلق تفصیلی کہ جمیع معلومات الٰہیہ کو استغراق حقیقی کے ساتھ محیط ہو تو جن آیتوں میں غیر خدا سے نفی فرمائی ان میں ضرور ہے کہ یہی دونوں معنی مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ علم جسے بندوں کے لئے ثابت کر سکتے ہیں وہ علم عطائی ہے خواہ علم مطلق اجمالی ہو یا مطلق علم تفصیلی اور مدح اسی قسم اخیر سے ہوتی ہے اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علم سے

لے رد المحتار باب درائک لفریضہ کے ایک مسئلہ میں جسے بحر میں ذکر کیا تھا اور اس کے عقب میں کما لا یخفی تحریر کر دیا تھا فرمایا جس کی عبارت یہ ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ بحر میں اسے صراحۃً منقول نہ دیکھا ۱۲ منہ غفرلہ اپنی ہی جانب سے ایک بحث اس گمان سے کہ مسئلہ صلاحیت نزاع نہیں رکھتا، تحریر کر دی اور اجماع ثابت نہیں ہوتا ایسے ظن سے جس کے لئے کوئی حجت نہ ہو تو کیونکر صحیح ہوگی تکفیر ایک گروہ اولیاء کی ایسے قول سے جو نہ معقول ہے نہ منقول و مقبول تو حق پر مستقیم رہو اور اللہ ہی سے ہے توفیق اھ منہ غفرلہ جدیدہ

لے تفسیر کبیر میں ہے کہ یہ کہنا منع نہیں کہ غیب سے ہم وہ جانتے ہیں جس پر ہمارے لئے دلیل ہے (اھ) اور نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایمان بالغیب کی تکلیف نہیں دی مگر یوں کہ قطعاً ہمارے لئے اپنے غیب کا دروازہ کھول دیا۔ (اھ) اور علامہ ابن جریر نے آیہ کریمہ۔ ما ہو علی الغیب بضنین کی تفسیر میں ابن زید سے روایت کیا غیب قرآن ہے۔ اور زر سے روایت کیا کہ ضنین بخیل ہے اور غیب قرآن اور امام مجاہد سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ وہ تم سے بخل نہیں کرتے اس میں جو انھیں علم ہے اور قتادہ سے مروی ہے کہ بلا شبہہ یہ قرآن غیب ہے اسے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا اور انھوں نے اسے بخشا تعلیم کیا اھ منہ غفرلہ جدیدہ

مطلب: ہر مسلمان بہت سے غیوب جانتا ہے اور جو اپنے سے انکار کرے وہ اپنے کفر پر گواہ

www.waseemziyai.com

والعلم المطلق التفصيلی المحیط بجمیع المعلومات الالهیة بالاستغراق الحقیقی فهما المرادان فی آیات النفی وان العلم الذی یصح اثباته للعباد هو العلم العطائی سواء کان العلم المطلق الاجمالی او مطلق العلم التفصیلی والتمدح انما یقع بهذا وقد مدح الله به عباده فقال "وبشروه بغلام علیم" وقال "وانه لذو علم لما علمناه" وقال "علمناه من لدنا علما" وقال "وعلمك ما لم تکن تعلم" الی غیر ذلك من آیات کثیرة فهو المراد فی آیات الاثبات فهذا هو المحمل الحق الذی لا محید عنه ولا امکان لغیره وقد تبین لك ان کل ما ذکرنا آنفا ثابت من الدین ضرورة بحیث ان من انکر شیئا منه فقد انکر الدین. وفارق جماعة المسلمین. وهذا ما وفق به العلماء الاثبات فی آیات النفی والاثبات. کما قال الامام الاجل ابو زکریا النووی فی فتاواه ثم الامام ابن حجر المکی فی الفتاوی الحدیثیة وغیرهما فی غیرهما ان معناها لا یعلم ذلك استقلالا وعلم احاطة بکل المعلومات الا الله تعالی فاستبان کالشمس والامس ان الذی ینفی مطلق العلم بالمغیبات عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ولو بعطاء الله سبحانه وتعالی کما صرحت به وهابیة دیارنا حتی قالوا انه صلی الله علیه وسلم لا یعلم حال خاتمته ولا خاتمة امته کما ورد الی السوال عن حکم هذا الضلال فی شهر ربیع الاول ۱۳۱۸ھ من بلدة دهلی وکتبت فی جوابه انباء المصطفی بحال سر واخفی واقمت علیهم الطامة الکبری

ــــ من نفی عنه صلی الله علیه وسلم علم الغیوب مطلقا فقد کفر وکذا من قال لم یکن یعلم حال خاتمته

www.waseemziyai.com

اپنے بندوں کی مدح فرمائی کہ فرماتا ہے " ملائکہ نے ابراہیم کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری دی " اور فرمایا کہ " بے شک یعقوب ہمارے علم دینے سے ضرور علم والا ہے " اور فرمایا " ہم نے خضر کو علم لدنی عطا کیا " اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ نے تمھیں سکھا دیا ۔ جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور ان کے سوا اور بکثرت آیتیں تو یہی قسم ان آیتوں میں مراد ہے جن میں بندوں کے لئے علم غیب دیا جانا ثابت فرمایا ہے تو آیات کے یہ وہ سچے معنی ہیں جن سے اصلا مفر نہیں اور نہ ان کے غیر کا امکان اور تجھے روشن ہو گیا کہ جو کچھ ہم نے یہاں تک بیان کیا سب دین متین سے ایسا بالضرورۃ ثابت ہے کہ جو آن میں سے کسی شے کا انکار کرے وہ دین کا انکار کرتا ہے اور اسلامی جماعت سے جدا ہوتا ہے اور یہ وہ معنی ہیں جن سے معتمد عالموں نے آیات نفی و اثبات میں تطبیق کی ہے جیسا کہ امام اجل ابوزکریا نووی نے اپنے فتاوی میں فرمایا ان کے بعد امام ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں اور اور علما نے اور کتابوں میں کہ غیر خدا سے نفی علم غیب کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ذات سے کوئی نہیں جانتا اور نہ کسی کا علم جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہے تو آفتاب اور گذرے ہوئے کل کی طرح روشن ہو گیا کہ وہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غیوب کے مطلق علم کی نفی کرتا ہے اگرچہ خدا کی عطا سے ہو جیسا کہ ہمارے ملک کے وہابی صاف کہہ بیٹھے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے خاتمہ کا جیسا کہ اس گمراہی کی بابت میرے پاس ۱۳۱۸ھ میں دہلی سے سوال آیا تھا ، میں نے اس کے جواب میں رسالہ انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی لکھا اور میں نے دہا بیہ پر قیامت کبریٰ قائم کی تو ایسا شخص اس چیز کی نفی کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ثابت فرمائی اور اس کا یہ قول اس کے ایمان کی نفی کرتا ہے اور اس کے زیان کار ہونے کے لئے کافی ووافی ہے وہ اپنے اس کفران کے سبب

www.waseemziyai.com

فھو ناف لما اثبتہ اللہ تعالیٰ فی قرآنہ۔ وقولہ مناف لایمانہ
کاف وواف لخسرانہ۔ فھو کافر[1] مرتد بکفرانہ۔ وقولہ انہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلم حال خاتمتہ ولا خاتمۃ
امتہ کفر آخر۔ لانکارہ کثیرا من الآیات الغرر۔ قال
تعالیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ وقال تعالیٰ ولسوف
یعطیک ربک فترضی وقال تعالیٰ یوم لا یخزی اللہ النبی
والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم
وقال تعالیٰ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال تعالیٰ
انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر
کم تطھیرا وقال تعالیٰ "انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ
ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویھدیک
صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا الی قولہ تعالیٰ لیدخل
المومنین والمومنات جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین
فیھا ویکفر عنھم سیاتھم وکان ذلک عند اللہ فوزا عظیما"
وقال تعالیٰ "تبرک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک
جنت تجری من تحتھا الانھر ویجعل لک قصورا" علی قراءۃ

---

[1] ھذہ فتوی ربنا عزوجل اذ قال عز من قائل فی القرآن العظیم
لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم اخرج ابن ابی شیبۃ وابن جریر
وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ عن مجاھد فی ھذہ آیۃ قال رجل
من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان بوادی کذا وکذا وما
یدریہ بالغیب اھ کیف لا وھو انکار النبوۃ قال الامام القسطلانی فی المواھب
الشریفۃ النبوۃ ھی الاطلاع علی الغیب وقال ایضا النبوۃ ماخوذۃ من النبا
وھو الخبر ای ان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی غیبہ الا منہ حفظہ ربہ عبد سیل

کافر مرتد ہے[1] اور اس کا کہنا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ اپنے خاتمہ کا حال جانتے تھے نہ امت کے یہ دوسرا کفر ہے کہ وہ بہت سی روشن آیتوں کا انکار ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے "اور بے شک آخرت تمھارے لئے دنیا سے بہتر ہے" اور فرماتا ہے کہ "بے شک عنقریب تمھیں تمھارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے" اور فرماتا ہے "جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو نہ ان ایمان والوں کو جو اس کے ساتھ ہیں ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے" اور فرماتا ہے کہ "عنقریب تمھارا رب تمھیں حمد والے مقام میں بھیجے گا"۔ اور فرماتا ہے "اللہ یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اور تمھیں خوب پاک کردے" اور فرماتا ہے "بے شک ہم نے تمھارے لئے روشن فتح کردی تاکہ اللہ تمھارے[2] سبب بخش دے تمھارے اگلوں پچھلوں کے گناہ اور اپنی نعمت تم پر تمام کردے اور تمھیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے اور اللہ تمھاری مدد کرے عزت والی مدد"۔ یہاں تک کہ فرمایا "تاکہ

---

[1] یہ فتوی ہے ہمارے رب عزوجل کا کہ اس نے فرمایا (عزت والا وہ فرمانے والا) قرآن عظیم میں حیلے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے ہو بعد ایمان کے روایت کیا ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ نے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں کہ کسی منافق نے کہا محمد ہم سے باتیں بناتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں وادی میں ہے اور وہ کیا جانیں غیب اھ کیونکر نہ ہو کہ یہ انکار نبوت ہے علامہ قسطلانی نے مواہب شریف میں فرمایا کہ نبوت غیب پر اطلاع ہے نیز فرمایا کہ نبوت مشتق ہے بناء سے اور وہ بمعنی خبر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے انھیں غیب پر اطلاع دی اھ منہ

غفرلہ حمیدہ ۱۴

[2] لام لک میں تعلیل کے لئے ہے اور ذنب کی اضافت ادنیٰ ملابست سے ہے معنی یہ ہوئے تاکہ معاف کردے اللہ تمھارے سبب یا تمھاری وجاہت سے خطائیں تمھارے گھر والوں کی یعنی گناہ بالعزشیں تمھارے آباء و امہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے لے کر آدم و حوا تک اور پچھلے دنوں تمھاری نسل یعنی بیٹوں پوتوں بلکہ ساری نسل معنوی کہ قیام قیامت تک تمام اہل سنت ہیں یہی بہتر و شیریں تر ہے تاویل آیت میں ہمارے نزدیک واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ غفرلہ کمیہ

www.waseemziyai.com

الرفع قراءة ابن كثير وعامر ورواية ابى بكر عن عاصم الى غير ذلك من الايات اما الاحاديث المتواترة المغنى فى هذا الباب. فبحر عباب. لا يدرى قعره. ولا ينزف غمره. ولكن باى حديث بعد الله وآيته يؤمنون. الهى اسئلك العفو والعافية واعوذ بك مما اخترع الكفرون. ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

النظر الثانى

ظهر وبهر مما تقرر ان شبهة مساواة علوم المخلوقين طرا اجمعين بعلم ربنا اله العلمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين اما ترى العميان ان علم الله ذاتى وعلم الخلق عطائى علم الله واجب لذاته وعلم الخلق ممكن له علم الله ازلى سرمدى قديم حقيقى وعلم الخلق حادث لان الخلق كله حادث والصفة لا تتقدم الموصوف علم الله غير مخلوق وعلم الخلق مخلوق علم الله غير مقدور وعلم الخلق مقدور ومقهور علم الله واجب البقا وعلم الخلق جائز الفنا علم الله ممتنع التغير وعلم الخلق ممكن التبدل ومع هذه التفرقات لا يتوهم المساواة الا الذين لعنهم الله واصمهم واعمى ابصارهم فلو فرضنا

؎ اللام فى لك للتعليل واضافة الذنب لادنى ملابسة اى ليغفر الله بسببك ولجاهك ما تقدم من ذنوب اهلك معاصيهم او زلاتهم من ابائك وامهاتك من عبد الله وآمنة الى آدم وحواء وما تأخر من ذنوب نسلك من احفادك واسباطك بل ونسلك المعنوى جميعا وهم اهل السنة الى يوم القيمة هذا هو الاحسن الازين الاجلى تاويل الاية عندنا والله تعالى اعلم اه منه حفظه ربه مكرمه.

www.waseemziyai.com

داخل کرے اللہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے لہریں بہتی ہیں کہ ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کے گناہ ان سے مٹادے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے" اور فرماتا ہے "برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمھارے لئے اس سے بہتر کردے جنتیں جن کے نیچے نہریں رواں اور کرے گا تمھارے لئے اونچے اونچے محل" لام کے پیش کے ساتھ جو ابن کثیر و عامر کی قرأت اور عاصم سے ابوبکر کی روایت ہے اور ان کے سوا اور آیتیں ہیں ۔ اس باب میں وہ حدیثیں کہ معنی واحد پر متواتر آئیں وہ تو ایک عمیق دریا ہیں جن کا گہراؤ نہ جانا جائے اور وہ کبھی پایاب نہ ہو۔ مگر اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے ۔ الٰہی میں تجھ سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں اور کافروں کے کوتوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

نظر دوم

تقریر سابق سے ایسا چمک اٹھا جس کی نگاہ خیرہ ہو کہ تمام و کمال جملہ مخلوقات کے مجموعۂ علوم کی ہمارے رب العالمین کے علوم سے برابری کا شبہہ اس قابل نہیں کہ مسلمان کے دل میں اس کا خطرہ بھی گذرے کیا اندھوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ اللہ کا علم ذاتی ہے اور خلق کا علم عطائی اور اللہ کا علم اس کے ذات کے لئے واجب اور خلق کا علم اس کے لئے ممکن اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا علم ازلی سرمدی قدیم حقیقی ہے اور مخلوق کا علم حادث اس لئے کہ تمام مخلوق حادث ہے اور صفت موصوف سے پہلے نہیں ہو سکتی اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا علم مخلوق نہیں اور خلق کا علم مخلوق ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا علم کسی کے زیر قدرت نہیں اور خلق کا علم اللہ کی قدرت میں اور اس کا زیر دست ہے علم الٰہی کا ہمیشہ رہنا واجب اور علم مخلوق کی فنا ممکن علم الٰہی کسی طرح بدل نہیں سکتا اور علم خلق میں تغیر روا اور ان فرقوں کے ہوتے ہوئے

www.waseemziyai.com

ان زاعما يزعم باحاطة علومه صلى الله تعالى عليه وسلم
بجميع المعلومات الالهية فمع بطلان زعمه وخطأ وهمه
لم تكن فيه مساواة لعلم الله تعالى لما ذكرنا من الفروق
المائلة التى لا تبقى لعلم المخلوق من علم الخالق الا على لم

له قوله الا ع ل م - يريد الوفاق فى اوهم
وهو ترق من التفرقة بالصفات الى المباينة
بنفس الحقيقة والذات - وانبهك على داهية كبرى
فى التحرير المفترى اقول اى رب عفرا هذا مرا ايماننا
بالله رب العلمين لا شريك له فى ذاته فاعلم انه لا اله
الا الله لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ولا فى
صفاته له الحمد - ليس كمثله شئ ولا فى اسمائه هل
تعلم له سميا ولا فى حكمه ولا يشرك فى حكمه احدا ولا
فى ملكه ولم يكن له شريك فى الملك ولا فى سلكه لله ما
فى السموات وما فى الارض - والذين تدعون من
من دونه ما يملكون من قطمير ولا فى افعاله هل
من خالق غير الله وما يرى من اطلاق اسم واحد
عليه وعلى احد من خلقه عز وجل كعليم حكيم حليم
كريم سميع بصير ونحوها فمجرد وفاق فى اللفظ دون
شركة فى المعنى ولذا قال فى الفتاوى السراجية
والتاتارخانية ومنح الغفار والدر المختار وغيرها

ع قال الامام القاضى عياض فى الشفاء الشريف يعتقد ان
الله عز وجل فى عظمته و
كبريائه وملكوته وحسنى
اسمائه وعلا صفاته لا يشبه
شيأ من مخلوقاته ولا يشبه
به وان ما جاء مما اطلقه الشرع
على الخالق وعلى المخلوق فلا
تشابه بينهما فى المعنى الحقيقى اذ
صفات القديم بخلاف صفات
المخلوق ...
فكما ان ذاته لا تشبه الذوات
كذلك صفاته لا تشبه صفات
المخلوقين ثم نقل عن الامام
الواسطى رحمه الله تعالى قال
ليس كذاته ذات ولا كاسمه
اسم ولا كفعله فعل ولا كصفته
صفة الا من جهة موافقة
اللفظ قال وهذا كله مذهب
اهل الحق والسنة والجماعة
رضى الله تعالى عنهم ا ه

قلت وفى احياء الامام
التسمية باسم يوجد فى كتاب الله تعالى كالعلى والكبير والرشيد والبديع
جائز لانه من الاسماء المشتركة ويراد ما لها من احتجاج رشد ان عليها
سبيل الحجاج
انكر تبهما ههنا ادعت[19] ان العلم لا لهى فى النصوص الشرعية انما يراد به
مطلق الادراك واحتجت[18] له باطلاق اعلم عليه تعالى فى آيات وفى قولهم
الله ورسوله اعلم بالرسالة ومن المقرر فى العربية ان معنى افعل التفضيل

[illegible]

[illegible]

برابری کا وہم نہ کرے گا۔ مگر وہ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انھیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو اگر ہم فرض کریں کہ کوئی گمان کرنے والا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمیع معلومات الٰہیہ کا محیط جانے تو اتنا تو ضرور ہے کہ اس کا گمان باطل اور اس کا وہم خطا مگر علم الٰہی سے برابری اب بھی نہ ہوتی ان ہولناک فرقوں کے سبب جو ہم اوپر ذکر کر آتے جو علم خالق سے علوم مخلوق کے لئے سوا[۱] ل م

[۱] قولہ سوا ل م اس سے مراد موافقت اسمی ہے اور یہ ترقی ہے تفرد صفات سے جانب تباین باعتبار حقیقت و نفس ذات کے اور میں تمھیں مطلع کرتا ہوں اس دوسرے باب تحریر کی سخت مصیبت ناک بات پر میں کہتا ہوں پروردگار معاف فرمائے ہمارا ایمان ہے ہمارا پروردگار عالم کے ساتھ جس کا کوئی ساجھی نہیں اسکی ذات میں تو جان تو کہ وہی ایک ذات معبود برحق ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ جنا نہ جنا گیا نہ کوئی اس کی جوڑ کا نہ اس کی صفات میں اسی کیلئے ہیں ساری خوبیاں اس جیسا کوئی نہیں اس کے ناموں میں تو کیا تو جانتا ہے کوئی اس کا ہم نام نہ اس کے حکم میں اور کوئی شریک نہیں اس کے حکم میں نہ اس کی سلطنت میں اور کوئی ساجھی نہیں اس کے ملک میں اور نہ اسکی ملک میں اللہ ہی کا ہے جو کچھ سارے آسمانوں اور ساری زمین میں اور جنھیں تم پکارتے ہو اس کے سوا وہ مالک نہیں کسی ادنیٰ شے کے اور نہ اس کے کاموں میں، کیا کوئی اور خالق ہے اللہ کے سوا اور یہ جو ایک ہی نام کا اطلاق اس پر اور اس کی کسی مخلوق پر دیکھا جاتا ہے جیسے علیم، حکیم، حلیم، کریم، سمیع، بصیر، اور اس جیسے اور تو محض لفظی موافقت ہے نہ معنی میں شرکت لہٰذا فتاویٰ سراجیہ اور تاتارخانیہ و منح الغفار و رد المحتار وغیرہا میں ہے

(باقی حاشیہ صـ پر)

[۲] امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں فرمایا اعتقاد رکھا جائے کہ اللہ عزوجل اپنی بزرگی اپنی بڑائی اپنی سلطنت اور اپنے اسماء حسنیٰ اور اپنی بلند و بالا صفات میں مخلوقات سے نرالا کسی کے مثل نہیں اس جیسا اور کوئی اور یقیناً وہ جن کا اطلاق شریعت طاہرہ نے خالق و مخلوق دونوں پر کیا اس میں حقیقی معنی پر کوئی تشابہ نہیں کیونکہ قدیم کی صفات مخالف صفات حادث ہیں تو جس طرح اس کی ذات اور ذاتوں کے مشابہ نہیں یونہی اس کی صفات بھی صفات مخلوق کے مشابہ نہیں الخ پھر امام واسطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ نہیں ہے کوئی ذات اس ذات سی کوئی نام اس کے نام سا نہ اس کے کام سا کام نہ اس کی صفت سی صفت مگر باعتبار موافقت لفظی کے اور فرمایا یہ سب مذہب اہل حق اہلسنت و جماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اھ میں کہتا ہوں کہ امام حجۃ الاسلام غزالی کی املا علی الاحیاء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ علم آخرت میں ہے لوگوں کے پاس فقط نام ہیں اھ تو صفات مولیٰ تعالیٰ کے ساتھ

ایسا نام رکھنا جو کتاب الٰہی میں اللہ کے لئے ہے جیسے علی و کبیر، و رشید و بدیع جائز ہے کہ یہ اسماء مشترکہ میں سے ہیں اور حق عباد میں وہ معنی مراد نہیں جو رب العباد کے لئے مراد ہے اھ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صیغہ افعل و فعیل صفات الٰہی میں ایک معنی پر ہیں جیسا کہ ہدایہ میں ہے عنایہ میں فرمایا کہ صفات الٰہی میں کوئی زیادتی ثابت کرنا مقصود نہیں کہ کسی کو اس کے ساتھ نفس عظمت اور بڑائی میں برابری نہیں یہاں تک کہ افعل زیادتی کے لئے ہو جیسا کہ صفات عباد میں ہوتا ہے تو

اعنی المشارکة الاسمیة وحدھا فکیف وقد اقمنا الدلائل القاھرة علی ان احاطة علم المخلوق بجمیع المعلومات الالھیة محال قطعا عقلا وسمعا فالوھابیة الذین اذا سمعوا اتباع الائمة یثبتون باتباعھم واتباع القران والحدیث لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علم جمیع ما کان وما یکون من اول یوم الی آخر الایام حکموا علیھم بالشرک والکفر وانھم یدعون مساواة علمہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لعلم ربہ عز وجل

ان المفضل یشارک لمفضل علیہ مع اختصاص بزیادة فی المعنی وھذہ کلمة فی حق العباد غیر ما یراد فی حق اللّٰہ تعالٰی اھ وقال امامنا ابو یوسف رحمہ اللّٰہ تعالٰی ان افعل وفعیلا فی صفاتہ اللّٰہ تعالٰی سواء کما فی الھدایة قال فی العنایة لان اثبات الزیادة لیس بمراد فی صفات اللّٰہ تعالٰی لعدم مساواة احد ایاہ فی اصل الکبریاء حتی یکون افعل للزیادة کما یکون فی اوصاف العباد فکان افعل وفعیل من دون شرکة منھا قولہ تعالٰی اصحٰب الجنة یومئذ خیر مستقرا واحسن مقیلا وقولہ تعالٰی آللّٰہ خیر اما یشرکون وقولہ تعالٰی فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون وقد عقبہ بقولہ عز وجل الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون ولکن العجب ممن جعل تقسیمنا العلم الی الذاتی والعطائی والی المحیط وغیرہ کلاما فلسفیا غیر مقبول عند اھل الشرع مع کثرة من صرح بہ من الائمة کما اکثرنا النقول منھم فی کتابنا مالی الحبیب بعلوم الغیب وذکرنا طرفا صالحا منہ فی کتابنا خالص الاعتقاد وقد نقلتہ الرسالة المفتراة عن الامامین النووی وابن حجر کما تقدم وذکرت الفرق بان علمہ تعالٰی محیط لا علوم الخلائق عن الامام حجة الاسلام الغزالی بل صرحت بہ بنفسھا کما سیاتی ان شاء اللّٰہ تعالٰی لکن لما رأت القسمین تبطلان

www.waseemziyai.com

یعنی شرکت نام کے کچھ باقی نہیں رکھتے نہ کہ اس حالت میں کہ ہم دلائل قطعیہ قائم کرائے کہ علم مخلوق کا جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہونا یقیناً عقل سے بھی باطل اور شرع سے بھی باطل اور وہابیہ وہ کہ جب ائمہ کے پیروؤں کو سنتے ہیں کہ وہ ائمہ کی پیروی اور قرآن وحدیث کے اتباع

افعل اور فعیل برابر ہیں بلکہ بلا شبہہ علماء نے متعدد مقامات میں فرمایا کہ افعل التفضیل سے نفس فعل بلا شرکت مراد ہوتا ہے جیسے ارشاد الٰہی جنت والے آج کے دن بہتر مسکن اور بہتر خواب گاہ میں ہیں اور اس کا ارشاد تو کون سا فریق حق دار امن ہے اگر تمھیں علم ہے۔ حالانکہ اس کے بعد فرمایا وہ کہ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا انھیں کے لئے ہے امن اور وہی ہیں راہ پائے ہوئے لیکن اچنبھا اس سے جس نے ہماری تقسیم علم ذاتی وعطائی ومحیط وغیر محیط کو فلسفی کلام، نامقبول نزد علمائے اسلام قرار دیا باوجودیکہ بکثرت ائمہ کرام نے اس کی تصریحات فرمائیں اور کثرت سے ان کی نقول ہم نے اپنے رسالہ تمالی الجیبب لعلوم الغیب [۱۳۱۸] اور کافی حصہ خالص الاعتقاد اپنے رسالہ میں ذکر کیا اور اسی ثانی رسالہ میں امام نووی اور امام ابن حجر مکی سے نقل کیا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور اس رسالہ میں علامہ حجۃ الاسلام غزالی سے فرق لکھا کہ علم الٰہی محیط ہے اور علم خلائق نہیں بلکہ آپ ہی اس کی تصریح کر دی جیسا کہ ابھی آگے آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن اس نے اپنی حجت باطل ہوتی اور اپنے راستہ احتجاج کا بند ہوتا دیکھا تو انکار کر دیا اور ادعا [ص ۱۹] کر دیا کہ علم الٰہی سے مراد نصوص شرعیہ میں مطلق ادراک ہے اور لفظ اعلم کا اطلاق باری تعالیٰ پر آیات کریمہ اور اس قول میں کہ اللہ ورسول اعلم ہیں سند پکڑی

اور کہہ دیا کہ علم عربیت میں قرار پا چکا ہے کہ فعل التفضیل کے معنی یہ ہیں کہ مفضل (جسے تفضیل دی گئی) اور مفضل علیہ (جس پر اسے تفضیل دی گئی) معنے میں دونوں شریک ہیں زیادت فی المعنی مفضل کا حصہ خاص ہے یہ کلمہ کہا اور اس کا انجام کچھ نہ سمجھا اور اگر اس کا وبال جانا ہوتا تو ضرور کہتا کہ مجھے اس سے اور اسے مجھ سے کیا کیونکہ اس میں دو بڑی مصیبتیں ہیں۔ پہلی مصیبت اس سے پوچھو کہ علم اور اس کے مثل حمد الٰہی میں جس کا ذکر نصوص شرعیہ وآیات کریمہ میں ہے۔ وہ مولیٰ عزوجل کی صفات وکمال ہیں یا نہیں تو اگر ہاں کہے جس کی ہر مسلم سے امید ہے تو اولاً کہو، اے سبحان اللہ اللہ اور اس کی آیات پر تو ایمان لاؤ اور شریک کرو اس کے ساتھ اس کی صفات میں مخلوقات کو اور پکار کر کہو کہ اس کی صفات میں مخلوق کا ساجھا ہے ہاں زیادتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور اسی کی امثال سے اس کا اندیشہ قوی ہوتا ہے کہ اس رسالہ

خابطون غانطون ؛ وهم بانفسهم فی مهوی الشرك والكفر ساقطون ؛ لانهم اذا زعموا فی اثبات هذا العلم المحدود والمحصور المعدود المساواة مع علم الله فقد شهدوا ان علم الله تعالیٰ لیس الا بهذا القدر القلیل الصغیر النزر الیسیر اذ لو زاد

قالها۔ ولم یتامل ما لها ولو عرفوا بالها لقال مالی وما لها ؛ فان فیها رزیتین کبیرتین الرزیة الاولی سلمه ان العلم ونحوه مما تذکره النصوص الشرعیة والآیات الفرقانیة فی حمده عز وجل هل هی صفات کمال لم یناجل جلاله اولا فان قال نعم کما هو المرجو من کل من اسلم فقل

اولا یا سبحن الله ممن یؤمن بالله وآیاته ثم یشرك به مخلوقات فی صفاته ویتجاهر بان الخلق شرکاؤه فیها مع اختصاص الله تعالیٰ بزیادة ومن امثال هذا یغلب علی الظن ان الرسالة ان کان لها اصل فقد حرفتها ایدی الوهابیة اذهم المجترؤن بامثال هذا کما اشرکوا کل صبی ومجنون وحیوان وبهیمة فی علم الغیب مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولا اری اصل تلك الشبهة اعنی تشریك الصفة بین الله تعالیٰ وخلقه الا من سلف الوهابیة نمرود اذ قال ابراهیم ربی الذی یحیی ویمیت قال انا احی وامیت وثانیا ما ذکرت لیست قاعدة غیر منخرمة بل یجب اتباع الدلیل لا الجمود علی صورة التفضیل والا لزمك کذلك اشراك الخلق بالله تعالیٰ فی العظمة والعلو والجلال والکبریاء والحکم وغیر ذلك مما اطلق منه افعل علی ربنا تبارك وتعالیٰ فنقول الله اکبر واعظم واعلیٰ واجل واحکم مع ان الله تعالیٰ یقول ولا یشرك فی حکمه احدا وقال تعالیٰ فیما یرویه عنه نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکبریاء ردائی والعظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار وثالثا صفات الالهیة علی المعانی المصدریة وما هی الا من الامور الانتزاعیة الحادثة الفانیة وصفاته تعالیٰ عن ذلك متعالیة وان قال لا فقد ترك ان النصوص الدینیة والآیات القرآنیة

سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز اول سے روز آخر تک کی تمام گذشتہ و آیندہ باتوں کا علم ثابت کرتے ہیں تو یہ وہابی ان پر شرک وکفر کا حکم لگاتے ہیں اور یہ کہ انھوں نے علم الٰہی سے علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملا دیا

کہ اگر کوئی اصل تھی تو اس کی تحریف کر دی وہابیہ کے ہاتھوں نے کیونکہ وہی جرأت کرنے والے ہیں اس جیسی باتوں کی جیسا کہ شریک کر دیا ہے بچے اور پاگل اور حیوان و بہائم کو علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اور میں نہیں دیکھتا اصل اس شبہ کی یعنی شریک کرنا مخلوق کو اللہ کی صفت میں مگر وہابیہ کے اگلے پیشوا نمرود سے جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا وہ رب ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے تو نمرود نے کہا میں (بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ثانیاً جو رسالہ کے ذکر کیا وہ ڈھٹنے والا ضابطہ نہیں بلکہ واجب اتباع دلیل ہے نہ کہ تفصیل کی صورت پر جم جانا۔ ورنہ یونہی خدا کا شریک

بنانا ہوگا مخلوق کو عظمت و بلندی و بزرگی و حلم وغیرہ

ان اشیاء میں جن میں اطلاق افعل کا ہمارے رب تبارک و تعالیٰ پر ہوا۔ مثلاً ہم کہتے ہیں اللہ اکبر۔ اللہ اعظم اور اعلیٰ اور اجل اور احکم باوجودیکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ولا یشرک فی حکمہ احدا" اور حدیث قدسی میں ہے "الکبریا ردائی والعظمۃ ازاری الخ"۔ بڑائی میری چادر اور عظمت میرا تہبند ہے تو جو مجھ سے منازعت کرے ان دونوں میں سے کسی ایک میں، اسے میں آگ میں پھینکوں گا ثالثاً رسالہ نے محمول کیا صفات الٰہی کو معانی مصدریہ پر اور معانی مصدریہ امور اعتباریہ تابع انتزاع منتزع فانی و نو پیدا ہیں اور صفات الٰہی اس سے برتر ہیں اور اگر نا کہے تو بلا شبہ اس نے مقرر کیا یہ کہ نصوص دینیہ اور آیات قرآنیہ جہاں اللہ تعالیٰ کی حمد علم اور اس کے مثل سے کرتی ہیں تو اس کی تعریف صفات کمالیہ الٰہیہ سے نہیں کرتیں یوں ہی ہیں کہ حمد کرتی ہیں کسی مبتذل چیز سے جو حاصل ہے ہر اچھے برے شریف کمین مومن کافر کو اس پر کوئی مسلمان جرأت نہ کرے گا بلکہ کہے گا کہ حمد کرتی ہیں عظمت والی بلند مرتبہ صفات سے جو اپنی ذات میں برتر ہیں نو پیدا عوارض اور ان کی نشانیوں سے دوسری مصیبت یہ کہ ارادہ احاطہ سے بھی راضی نہ ہوا چہ جائیکہ ذاتیہ کیونکہ دونوں کو فلسفیت بتا کر فہم معانی کتاب و سنت میں ساقط الاعتبار کر دیا اور دونوں کو ظاہر معنی سے خارج کر دینے والا نصوص کا اور کثیر نصوص کو ناقابل وثوق ٹھہرانے کی جانب

www.waseemziyai.com

علیه عندهم فالزائد لا یساوی الناقص فلم یحکموا بالمساواة لکنهم یحکمون ؛ فبعلم الله یتهمکون ؛ وبالنقص علیه یتحکمون ؛ قاتلهم الله انی یؤفکون ؛ نسأل الله النجاة من الفتون ؛

حیث تصف الله تعالی بالعلم ونحوه فلا تحمده بصفة کمالیة لله عزوجل انما تحمده بشئ مبتذل لحاصل لکل حسن وقبیح وشریف ووضیع ومؤمن وکافر هذا لا یجترئ به مسلم بل تحمده بصفات جلیلة رفیعة فی ذاتها متعالیة عن اعراض المحدثات وسماتها

٦ الرزیة الثانیة حیث لم یرض ارادة الاحاطة ایضا فضلا عن الذاتیة جاعلا لهما تفنند سا قطا عن الاعتبار فی فهم معانی الکتاب والسنة مخرجین لها عن ظواهرها مفضیین الی عدم الوثوق بکثیر من النصوص موقعین للمسلمین فی حیرة عظیمة ناقضین عری الدین الوثیقة وقرران لیس المراد فیها الا مطلق الادراک الشامل للخالق والمخلوق فقد ترک الآیات تتناقض لما علمت ان القرآن العظیم انی فی علم المغیبات بکلا طرفی النفی والاثبات والمراد عنده فیهما هو مطلق الادراک فترارد النفی والاثبات علی معنی واحد وتمکن مجلب التناقض فی آیات الرحمن وای مصیبة اعظم من هذا وکذلک کل من نابذ الحق فان الباطل لا ینصره الا الباطل نسأل الله العافیة۔

٦ بلیة اخری امر وادهی وقع فی الرسالة ص٢٣ المفتراة ان المعلومات کلها بالنسبة الیه تعالی من عالم الشهادة اقول هذه زلة شدیدة وحقه ان یقول الموجودات کلها لان معلوماته تعالی تعم المعدومات التی لم تکتس الوجود ولا تکتسیه ابدا بل والمحالات باسرها کما نصوا علیه فی کتب العقائد ولو کان المحال من عالم الشهادة

www.waseemziyai.com

کر دیا۔ یہ حکم لگانے والے خود ہی خبط و غلطی میں پڑے ہیں اور آپ ہی شرک و کفر کے گڑھے میں گرے ہیں۔ اس لئے کہ جب انھوں نے اُس گھرے ہوئے حد باندھے ہوئے گنتی کے علم کے ثابت کرنے میں علم الٰہی سے مساوات ٹھہرا دی تو وہ گواہی دے چکے کہ اللہ تعالےٰ کا علم بس اسی قدر ہے کم چھوٹا قلیل تھوڑا کیونکہ علم الٰہی ان کے نزدیک اس مقدار سے زیادہ ہوتا تو زیادہ کم کے کیسے برابر ہوجاتا تو وہ مساوات کا حکم نہ کرتے لیکن وہ اس کا حکم لگا رہے ہیں تو اللہ ہی کے علم سے ٹھٹھا کر رہے ہیں اور زبردستی اسے ناقص بتا رہے ہیں خدا انھیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ فتنہ سے بچائے۔

چلانے والا مسلمان کو حیرت عظیمہ میں ڈالنے والا دین کی مستحکم رسی کو توڑ دینے والا بتایا اور ٹھہرا لیا کہ مطلق ادراک ہی آیات میں مراد ہے جو خالق و مخلوق دونوں کو شامل ہے تو اس نے آیاتِ کریمہ کو ایک دوسرے کا نقیض بنا کر چھوڑ دیا کہ تمھیں معلوم ہو چکا ہے کہ قرآن عظیم میں نفی و ثبوت علم غیب دونوں کی آیات موجود ہیں اور اس کے نزدیک مراد مطلق ادراک ہے تو نفی و اثبات دونوں کی آیات کا ایک ہی معنی پر توارد ہوا تو شاہین تناقض کا خونخوار پنجہ آیات رحمٰن پر خوب جم گیا اس سے بڑی کون سی مصیبت ہے اور ہر تارک حق ایسا ہی ہے کہ یقیناً باطل مدد باطل ہی کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے ایک دوسری نہایت تلخ سخت بلا یہ کہ افترا پرداز رسالہ کے ص۲۳ میں ہے کہ کل معلومات بہ نسبت اللہ عزوجل یا کے عالم شہادت ہیں میں کہتا ہوں یہ شدید لغزش ہے اور حق یہ تھا کہ کل موجودات کہتا کیونکہ معلومات الٰہی ان معدومات کو کہ جنھوں نے جامۂ ہستی نہ پہنا اور نہ کبھی تا ابد پہنیں بلکہ تمام تر محالات کو بھی عام ہیں اس کی تصریح کتب عقائد میں ہے اور محال اگر عالم شہادت سے ہوتا بہ نسبت باری تعالیٰ کے تو ضرور مشہود و مشاہد موجود ہوتا اور اس سے زائد بدتر کون سی شناعت ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شریک اور اپنی موت اور اپنے عجز و جہل وغیرہ ذالک کا مشاہدہ فرماتا ہے اور اس کے ما سوا یہ بہت سے

www.waseemziyai.com

النظر الثالث

اللهم غفرا نرى الظلمات عمت وطمت ؛ وكلمة النكال لى كثير من الناس تمت ؛ فيما قررناه ان العلم الذاتى والمطلق المحيط التفصيلى مختص بالله تعالى وما للعباد الا مطلق العطائى وانه حاصل لكل مؤمن فضلا عن الانبياء الكرام ؛ عليهم الصلوٰة والسلام ؛ اذ لولاه لما صح الايمان ؛ كما مر البيان ؛

بالنسبة اليه تعالى لصار شاهدا مشهودا موجودا واى شناعة اشنع من هذا فان فيه انه تعالى يشاهد شريكه وموته وعجزه وجهله الى غير ذلك من المصائب تعالى عنها علوا كبيرا وقد نص العلماء ان الرؤية تتوقف على الوجود وان المعدوم غير مرئى لله تعالى وانما اختلفوا انه تعالى هل يرى الموجود حين يوجد ام يرى فى القدم كل ما يخرج الى الابد من العدم مع الاجماع على ان المحال لا تتعلق به رؤية ذى الجلال كما بيناه فى سبحٰن السبوح عن عيب كذب مقبوح ١٣٠٧ فتنبه فلعل هذه الزلات مثل ما حكت١١ الرسالة فى حق بعض الائمة انه قد كان يعتقد مذهب اهل السنة لكنه سها فى هذه المسالة نسأل الله العفو والعافية ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ١٢ منه حفظه ربه تعالى احمد رضا

نظر سوم

الٰہی تیری ہی بخشش ہم دیکھتے ہیں کہ تاریکیاں چھا گئیں اور حد سے بڑھ گئیں اور بہت سے لوگوں پر گمراہی کا قول پورا ہوا یہ تقریر جو ہم نے بیان کی کہ علم ذاتی اور علم مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور بندوں کے لئے نہیں مگر مطلق علم عطائی اور یہ ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ چہ جائے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے کہ یہ علم نہ ہو تو ایمان ہی ٹھیک نہیں جیسا کہ اوپر بیان گذرا عجب کہ اس تقریر سے کسی وہمی کو وہم گذرے یوں کہ ہم میں اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی فرق نہ رہا پھر اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کیا ذکر ہے کہ جیسا علم حضور اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو حاصل ہے ویسا ہم کو بھی حاصل ہوا اور جس قسم کا ہم کو نہیں ان کو بھی نہیں تو ہم برابر ہو لئے۔ اور یہ اگرچہ ایسی بات ہے کہ عالم درکنار کسی عاقل کے بھی کہنے کی نہیں مگر وہابیہ سے دور

مصائب ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے اور بہت بلند برتر و اعلیٰ ہے اور علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ رویت وجود پر موقوف ہے اور معدوم اللہ تعالیٰ کے لئے مرئی نہیں اور اختلاف صرف اس میں ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ موجود کو بوقت وجود دیکھتا ہے یا ازل میں ہر اس چیز کو جو نیستی سے ہستی میں آئے گی دیکھتا ہے بہ اس پر اتفاق ہے کہ محال سے متعلق نہیں ہوگی رویت ذوالجلال جیسے ہے رسالہ سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح میں خوب روشن طور پر بیان کر دیا ہے تو آگاہ رہو تو شاید یہ لغزشیں اس جیسی ہیں جس کی رسالہ نے بعض ائمہ کے بارے میں صہ۱۲ میں حکایت کی کہ بلاشبہ وہ مذہباً سنی تھے لیکن اس مسئلہ میں سہو ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہم خواہاں عفو و عافیت ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ صہ۱۵

www.waseemziyai.com

عسى ان يتوهم متوهم ان لم يبق اذن فرق بيننا وبين نبينا صلى الله تعالیٰ علیه وسلم فما ظنك بسائر الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام فان الذی حصل له ولهم قد حصل لنا وما هو منتف عنا فهو منتف عنهم ايضا فقد استوينا وهذا وان كان لا يصدر عن عاقل ؛ فضلا عن فاضل ؛ عن الوهابية غير بعيد ذلك بانهم قوم لا يعقلون وليس منهم رجل رشيد ؛ مالی اقدر وقد وقع اما سمعت ذلك المتقشف المتصلف ؛ المتشيخ المتصوف ؛ المنصور المتكبر ؛ منهم فی زماننا من الهنود ؛ الطغام العنود ؛ صنف رُسيلة لا تبلغ اربعة اوراق ؛ تكاد تتفطر منها السبع الطباق ؛ سماها حفظ الايمان ؛ وما هی الا خفض الايمان صرح فيها بهذا القول ؛ ولم يخش وبال يوم الاول ؛ اذ قال ما ترجمته ان صح الحكم علی ذات النبی المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه انه ماذا اراد بهذا البعض الغيوب ام كلها فان اراد البعض فای خصوصية فيه لحضرة الرسالة فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبی ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم وان اراد الكل بحيث لا يشذ منه فرد فبطلانه ثابت نقلا وعقلا اه ولم يدر العبد العنيد ان مطلق العلم العطائی بالمغيبات خاص اصالة بحضرات الانبياء الكرام عليهم افضل الصلوٰة والسلام لقول ربهم جل وعلا علم الغيب فلا يظهر علی غيبه احدا الا من ارتضی من رسول وقوله عز مجده وما كان الله ليطلعكم علی الغيب

www.waseemziyai.com

نہیں یہ اس لئے کہ وہ ایک بے عقل قوم ہے اور ان میں کوئی شخص راہ پر نہیں مجھے کیا ہوا کہ فرض کرتا ہوں حالانکہ واقع ہو لیا کیا تم نے نہ سنا کہ آج کل وہابیوں میں کا وہ کھرکھرا ڈھیٹ شیخ وصوفی بننے والا اونچے بیٹھنے کا مدعی مغرور۔ جو کمینے ہٹ دھرم ہندیوں میں سے ہے اس نے ایک رسلیا تصنیف کی جو چار ورق کی بھی نہیں۔ جس سے قریب ہے کہ ساتوں آسمان پھٹ پڑیں اس نے اس کا نام حفظ الایمان رکھا اور وہ نہیں مگر خفض الایمان (یعنی ایمان کی پست خوار کرنے والی) اس میں اس قول کی تصریح کردی اور روز قیامت کے وبال سے نہ ڈرا اس کی عبارت یہ ہے :۔ "پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضوری کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے .... اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہیں تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے اھ"۔

اور ہٹ دھرم مردود نے نہ جانا کہ غیبوں کا مطلق علم عطائی اصالۃ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے ان کے رب جل وعلا کے اس قول سے کہ "اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو" اور اس کے اس ارشاد سے کہ "خدا اس لئے نہیں کہ تم کو اپنے غیب پر مطلع کردے، ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے چن لیتا ہے" تو ان کے غیر کو جو علم حاصل ہوگا وہ انھیں کے فیض و مدد اور فائدہ عطا فرمانے اور راہ دکھانے سے ملے گا تو برابری کیسی۔ علاوہ بریں علوم انبیاء میں سے ان کے غیر نہیں جانتے مگر تھوڑا قلیل کہ انبیاء کے علوم غیب کے جو سمندر چھلک رہے ہیں ان کے سامنے

www.waseemziyai.com

ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء فما يحصل لغيرهم انما يحصل بافاضتهم وامدادهم ؛ وافادتهم وارشادهم ؛ فانى التساوى على ان غيرهم لا يعلم من علومهم الا نزرا يسيرا لا يعد شيأ بجنب مالهم من بحار متدفقة من العلوم الغيبية فانهم عليهم الصلاة والسلام يعلمون بل يرون و يشاهدون جميع ماكان وما يكون من اول يوم الى اليوم الاخر قال الله تعالى وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وللطبرانى فى كبيره ونعيم ابن حماد فى كتاب الفتن والى نعيم فى الحلية عن عبد الله بن عمر الفاروق رضى الله تعالى عنهما عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال ان الله قد رفع لى الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذه جليانا من الله تعالى جلاه لنبيه كما جلاه للنبيين من قبله صلى الله تعالى عليه وسلم وعليهم اجمعين فالبعيد شقق بين الكل والبعض واذ قد انتفى الاول ورئ الثانى شاملا للكل حكم باستواء علوم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الذى وسع العلمين علما وحلما وعلمه الله ما لم يكن يعلم وكان فضل الله عليه عظيما فعلم علوم الاولين والاخرين وعلم ماكان وما يكون وعلم ما فى السموات والارض وعلم ما بين المشرق والغرب وتجلى له كل شئ وعرف ونزل عليه القرآن تبيانا لكل شئ وفصل الله له كل شئ تفصيلا مع علم زيد وعمرو بل كل صبى ومجنون بل كل حيوان وبهيمة ولم يدر

www.waseemziyai.com

کسی شئی شمار میں نہیں اس لئے کہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام روز ازل سے روز آخر تک
کے تمام ماکان و مایکون کو جانتے بلکہ دیکھ رہے اور مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اور اسی طرح دکھاتے ہیں ہم ابراہیم کو ساری سلطنت آسمانوں اور
زمین کی۔ طبرانی نے معجم کبیر اور نعیم بن حماد نے کتاب الفتن اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء
میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا بے شک یقیناً اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں اسے اور اس
میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس
ہتھیلی کو یہ ایک روشنی ہے اللہ کی طرف سے جو اللہ نے اپنے نبی کے لئے چمکائی۔
جس طرح اگلے انبیاء کے لئے چمکائی تھی۔

تو مردود نے کل اور بعض دو شقیں رکھیں اور جب کہ پہلی شق موجود نہیں اور
ان سے دوسری شق کو سب کے لئے شامل خیال کیا تو حکم لگا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جن کا علم و حلم سارے جہان کو وسیع ہے اور اللہ نے انھیں سکھا دیا
جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل ان پر بہت بڑا ہے تو انھوں نے سب اگلوں
پچھلوں کا علم جان لیا اور جو کچھ ہوگذرا ہے اور آنے والا ہے سب ان کے علم
میں آگیا۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب انھیں معلوم ہوگیا اور مشرق
سے مغرب تک جو کچھ ہے سب سے خبردار ہوگئے اور ہر چیز ان پر روشن ہوگئی۔
اور انھوں نے پہچان لی اور ان پر قرآن اترا ہر چیز کا روشن بیان اور اللہ تعالیٰ
نے ان کے لئے ہر چیز خوب مفصل بیان فرمادی۔ مردود نے ان کو زید و عمر بلکہ ہر بچہ
اور پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کے علم سے برابر کردیا اور بدبخت نے نہ جانا کہ
بعض میں تو بڑی چوڑی وسعت ہے جو ایک چھوٹی سی بوند کی خوار بے مقدار سے
لے کر لاکھوں کروروں چھلکتے سمندروں تک کو شامل ہے۔ جن کا گہراؤ نہ جانا

الشق ان البعض له عرض عريض شامل من قطيرة صغيرة ضئيلة ذليلة الى الوف الوف بحار زواخر لا يدرى قعرها ولا لها حد ولا انتهاء وما الكل الا من علومه تعالى لا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء فان كان مجرد صدق لفظ البعض كافيا فى التساوى والتماثل ونفى الخصوصية كما زعم الطريد البعيد فليحكم بتساوى قدرة الله تعالى لقدرة[1] زيد وعمرو بل كل صبى ومجنون بل كل حيوان وبهيمة فان الحيوانات جميعا القدر

---

[1] نحن معشر اهل السنة والجماعة نثبت القدرة الحادثة بعطاء المولى سبحنه وتعالى وان كانت كاسبة لا خالقة ونفيها مطلقا انما هو مذهب جهم بن صفوان الضال كما فى المواقف وشرحه وقد قال تعالى ﴿وغدوا على حرد قادرين﴾ اى اصبحوا جهدين على المنع مع كونهم قادرين على النفع قال العلامة ابو السعود فى تفسيره ارشاد العقل السليم المعنى انهم ارادوا ان يتنكدوا على المساكين يحرموهم وهم قادرون على نفعهم الخ وقال تعالى ﴿لئلا يعلم اهل الكتاب الا يقدرون على شئ من فضل الله﴾ قال فى التفسير الكبير القول الثانى ان لفظة لا غير زائدة فالضمير فى الا يقدرون الى الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم واصحابه والتقدير لئلا يعلم اهل الكتاب ان النبى والمؤمنين لا يقدرون على شئ من فضل الله واذا لم يعلموا انهم لا يقدرون فقد علموا انهم يقدرون عليه واعلم ان هذا القول اولى اهـ مختصرا فان قيل ان القدرة الالهية ازلية ابدية واجبة مؤثرة ولا كذلك قدرة العبد قلت هذه امور غير الكلية والبعضية وانما الكلام فيهما فالبعيد هل يعتقد لعلم محمد صلى الله عليه وسلم مزية ما على علم المجنون والبهيمة فى صفات وكيفيات ❊ واحاطة وافادات ❊ وجلالة وتم وجزالة نفع واولية فى الايجاد ❊ وتوسط فى الامداد ❊ الى غير ذلك من فروق عظيمة جسيمة ❊ كبيرة

جائے اور نہ ان کا کوئی کنارہ نہ انتہا تو یہ سب کا سب نہیں مگر اللہ کے علموں میں سے بعض اور وہ اس کے علموں سے احاطہ نہیں کرتے مگر جتنا وہ چاہے تو اگر فقط لفظ بعض کا صادق آنا برابری اور مماثلت اور نفی خصوصیت کے لیے کافی ہو جیسا اس مردود مطرود نے گمان کیا تو یہ بھی حکم لگا دے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت زید و عمر بلکہ ہر بچہ و پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپایہ کی قدرت[1] کے برابر ہے۔

---

[1] ہم گروہ اہل سنت خدا کی دین سے نو پیدا قدرت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ کام کرنے والی ہے نہ پیدا کرنے والی اور اس کی بالکل نفی جہم بن صفوان گمراہ کا مذہب ہے جیسا کہ مواقف اور اس کی شرح میں ہے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا "وغدوا علی حرد قادرین" یعنی انھوں نے سویرے کو مد دینے کی ٹھان لی باوجودیکہ انھیں دینے اور نفع پہنچانے کی قدرت تھی علامہ ابو المسعود نے اپنی تفسیر ارشاد العقل السلیم میں کہا کہ معنی یہ ہیں کہ انھوں نے چاہا کہ سختی کریں مساکین پر اور انھیں محروم کر دیں، حالانکہ وہ انھیں نفع پہنچانے پر قادر تھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تاکہ نہ جانیں اہل کتاب نبی اور ان کے صحابہ کو کسی شے پر قدرت نہیں اللہ کے فضل سے۔" تفسیر کبیر میں کہا کہ دوسرا قول یہ ہے کہ لا زائد نہیں تو ضمیر الا یقدرون جانب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ہے اور تقدیر اس طرح ہے۔ تاکہ نہ جانیں اہل کتاب کہ نبی اور مسلمان قدرت نہیں رکھتے کسی چیز پر فضل الٰہی سے اور انھوں نے جب ان کا قادر ہونا نہ جانا تو ان کا قادر ہونا جانا اور جان لو کہ یہی قول بہتر ہے اھ بطور اختصار اگر کہا جائے کہ قدرت الٰہیہ ازلی ابدی واجب اور تاثیر والی ہے اور عبد کی قدرت ایسی نہیں تو میں کہوں گا یہ امور کلیت و جزئیت کے ماسوا ہیں اور کلام انھیں میں ہے تو کیا وہ دنکارا معتقد ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی کچھ بھی زیادتی کا علم مجنون اور چوپائے پر صفات و کیفیات میں محیط و مفید ہونے میں جلالت و وسعت کثرت منفعت میں ابتدا یکجا وسیلہ و امداد میں اور ان کے سوا بڑے بڑے عظیم۔ بہت بہت بزرگ و جسیم امتیازات جلیلہ سوا اس بعضیت کے کہ مشترک نزد اس مردود مطرود ہیں یا نہیں۔ بلکہ ان کے علم کو اصلا کوئی فضل کسی طرح پاگلوں اور چوپاؤں کے علم پر نہیں۔ دوسری شق پر اس کا کفر خوب کھل کر ظاہر ہو گیا کہ وہ دنکار ہوا مردود خود اپنے لیے اس کا مقر ہے کہ اس کے علم کے لیے فضیلتیں ہیں۔ گدھے بیل اور کتے سؤر کے علم پر اور پہلی شق پر اس نے خصوصیت کی نفی اور مماثلت کے حکم کی بنا صرف بعضیت میں شرکت پر رکھی باوجود اس یقین کے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے لیے ان کے علم پر

مطلب، بندہ کی قدرت

www.waseemziyai.com

بعض الافعال والحركات وان لم تكن قدرتها موثرة فيه

جنيلة ÷ كثيرة جزيلة ÷ سوى البعضية المشتركة عنده ام لا بل علمه لا يفضل عنده الا فى شئ ما على علم المجانين والبهائم على التانى ظهر كفره ظهورا بينا فان الطريد البعيد يعترف لنفسه ايضا ان لعلمه مزايا على علم الثور والحمير والكلب والخنزير وعلى الاول اذ قد بنى نفى الخصوصية والحكم بالتماثل على مجرد الاشتراك فى البعضية مع اذعانه ان لعلومه صلى الله تعالى عليه وسلم مزايا على علم هولاء من جهات اخرى لا تحاط كثرة فالنقض بالقدرة الالهية تام ولا يجدى ذكر الفروق بتلك المزايا الخارجة عن الكلية والبعضية فاعرف وافهم والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢ منه حفظه ربه من نبيه۔

ے اى فى الخلق ولا يجاد باجماع اهل السنة والجماعة ÷ حفظهم الله تعالى عن كل شناعة ÷ واختلفوا انها هل لها اثر ما فى شئ زائد على الوجود كنسب واضافات واعتبارات يسميها البعض حالا والباقون لا ينكرون ان هناك امورا اعتبارية لها قسط من الواقعية ليست مجرد اختراع وهم كانياب اغوال وان نازعوا فى القول بالاحوال واثبات واسطة بين الوجود والعدم فالخلف لفظى كما صرح به المحققون فجمهور الاشاعرة نفوه مطلقا وما عندهم من الفرق للقدرة الحادثة الا معية وللعبد منه الا محلية والحنفية حسبوا انه لا يكفى لنفى الجبر فاثبتوا لها تاثيرا فى القصد وهو امر اضافى قطعا ليس من الموجود عينا فلا يكون استناده خلقا وتكوينا فانه افاضة الوجود لا افاضة موجود ولا عبرة بقدم زلت وتاثيرها فى الاضافات قد ارتضاه بعض كبراء الاشعرية ايضا كامام السنة القاضى ابى بكر الباقلانى ولا دليل على خلافه نصا ولا اجماعا وقد بينت كل ذلك فى رسالتى تجبير الجبر بقصم الجبر ٢٩ واما انا فلست ممن يخوض فى هذا وانما ايمانى ولله الحمد ما ثبت بالقران ÷ واجمع عليه الفريقان ÷ وشهدت به البداهة وادى اليه البرهان ÷ ان لا جبر ولا تفويض ولكن امر بين امرين والفرق بين حركتى البطشة والرعشة والصعود والهبوط ÷

کہ تمام حیوانات کسی نہ کسی فعل وحرکت پر قدرت رکھتے ہیں اگرچہ ان کی قدرت پیدا کرنے والی نہیں ۔ تو بعض صادق آیا اور اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ اپنی

دوسری جہات سے بکثرت بے حد فضیلتیں ہیں تو قدرت الٰہی سے نقص پورا ہے اور بیان کرنا فرقوں کا ان زیادتیوں سے جو کلیت وبعضیت سے خارج ہیں کچھ نفع بخش نہیں تو جان لو سمجھ لو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

ا‌ے یعنی پیدا کرنے اور عدم سے وجود میں لانے میں باتفاق اہل سنت وجماعت (اللہ انھیں شماتت سے محفوظ رکھے) اور اختلاف اس میں ہے کہ کیا اس کا کچھ بھی اثر کسی شے زائد علی الوجود میں ہے ۔ مثل نسبت واضافت واعتبارات بعض اس کا حال نام رکھتے ہیں اور باقی اس کے منکر نہیں کہ امور اعتباریہ ہیں جن کے لئے واقعیت کا ایک حصہ ہے محض وہمی اختراع نہیں محض دندان غول بیابانی کی طرح اور اگر انھیں قول احوال اور وجود وعدم میں واسطہ ثابت کرنے میں نزاع ہے تو خلاف لفظی ہے جیسا کہ محققین نے اس کی تصریح کی تو جمہور اشاعرہ نے اس کو مطلقًا نہ مانا اور ان کے نزدیک نہیں ہے فعل سے قدرت حادثہ کے لئے مگر معیت اور بندہ کے لئے نہیں مگر محلیت ہونا اور احناف نے خیال کیا کہ یہ کافی نہیں انکار جبر کے لئے تو انھوں نے ثابت کی اس کے لئے تاثیر قصد میں اور قصد یقینًا امر اضافی ہے موجود عینی نہیں تو اس کی جانب استناد تخلیق و تکوین نہیں کہ وہ وجود کا افاضہ نہ موجود کا افاضہ اور لغزش قدم کا کچھ اعتبار نہیں اور اس کی تاثیر اضافتوں میں اسے بعض اکابر اشاعرہ نے بھی پسند کیا جیسے امام اہلسنت علامہ قاضی ابوبکر باقلانی اور اس کے خلاف میرے علم میں نہ کوئی نص نہ اجماع اور میں نے یہ سب بیان کیا ہے اپنے رسالہ "تجیر الجبر بقصم الجبر" ۱۳۰۹ھ میں لیکن ہیں ان میں سے نہیں جو اس میں خوض کریں اور اللہ کے لئے حمد ہے کہ میرا وہی ایمان ہے جو قرآن سے ثابت ہوا ۔ اور جس پر دونوں فریق نے اجماع کیا اور ہدایت عقل نے اس پر گواہی دی اور دلیل قطعی اس کی طرف سے چلی کہ نہ مجبوری ہے نہ سپردگی ، لیکن کام دونوں کے بین بین ہے

اور گرفت اور رعشہ چڑھنے اترنے اور کودنے گر پڑنے کی حرکتوں میں فرق کا شاہد ہے ضمیر انسان ناواقف نہیں اس سے کوئی کچھ نہ حیوان اور بندہ کے لئے آفرینش میں بالکل کوئی حصہ نہیں جو کچھ اپنے میں قدرت وارادہ واختیار محسوس کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہی بنانے سے ہے نہیں ان کے لئے کوئی اختیار نہ قدرت یا ارادہ جو ان کا اپنا ہو اور نم کیا جا ہو مگر

www.waseemziyai.com

بالوثوب والسقوط: مما يشهد به الوجدان
ولا يجهله صبی ولا حیوان: وليس للعبد من الخلق شئ جملة واحدة وما
يحس فى نفسه من قدرة وارادة واختيار فانما خلقها الله تعالى فيه ماكان
لهم الخيرة ولا قدرة اوارادة يستبدون بها وما تشاؤن الا ان يشاء الله
ما شاء الله كان ولو اجتمع على دفعه الظمون: وما لم يشاء لم يكن ولو اجتهد
لايقاعه الاولون والاخرون: والله خلقكم وما تعملون: يثيب من
شاء والثواب فضله: ويعذب من شاء والعذاب عدله: وما ظلمهم الله
ولكن كانوا هم الظالمين: جزاء بما كانوا يكسبون: فالتكليف حق والجزاء
حق والحكم عدل والاعتراض كفر والاستبداد ضلال والتحجر جنون
والجنون فنون: ولا حجة لاحد على الله مهما فعل ولله الحجة البالغة
لا يسئل عما يفعل وهم يسألون: فهذا ايماننا ولا نزيد عليه وان سُئلنا
عمّا وراءه قلنا لاندرى ولا كلفنا به ولا نخوض بحرالا نقدر على سباحته:
نسأل الله الثبات على دين الحق وسداجته: والحمد لله
رب العلمين

ام منه حفظه ربه

حسدیره

ذات کریم اور صفات قدیم پر قدرت رکھے ورنہ تحت قدرت ہوگا تو ممکن، ہوجائے گا تو خدا نہ ہوگا اور اس کی صفتیں مخلوق و نوپیدا ٹھہریں گی۔ اس لئے کہ جو قدرت سے موجود ہوا۔ وہ پیدا کرنے سے موجود ہوتا ہے اور جو پیدا کرنے سے موجود ہوتا ہے وہ پہلے ناپید ہوتا ہے تو یہاں بھی بعض کا لفظ صادق آیا کہ تمام اشیا۔ کا احاطہ یہاں بھی نہیں تو برابری اور ساری براتیاں لازم آگئیں اور میں تجھے ایک مثال بیان کروں۔ ایک بادشاہ جبار تمام و کمال دنیا کا مالک ہوا اور ہر چھوٹا بڑا خزانہ سب اسی کے ملک میں تھا اور اس کے کچھ نواب سردار تھے۔ جنھیں ایک ایک ضلع کے خزانے پر اس نے مسلط کیا تاکہ محتاجوں کی اعانت کریں اور مسکینوں کو خیرات دیں اور سب پر ایک نائب اعظم کو سردار کیا

وہ اللہ چاہے اور وہی ہوا جو اللہ نے چاہا اگرچہ اس کے دفع پر ایکا کرے سارا جہاں اور جو وہ نہ چاہے نہ ہو اگرچہ اس کے ہونے کی بلیغ کوشش کریں سارے اگلے جن و انسان اللہ ہی نے تمھیں پیدا کیا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اسی نے خلق فرمایا۔ ثواب دیتا ہے جسے چاہے اور ثواب اس کا فضل ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے اور عذاب اس کا عدل ہے اور نہ تھا اللہ کہ ان پر ظلم فرماتا لیکن وہ خود آپ ہی ظالم ہیں بدلہ اس کا جو وہ کمایا کرتے۔ تو تکلیف حق ہے اور جزا و سزا حق اور حکم انصاف اور اعتراض اسلام کے خلاف کفر و اشگاف اور استقلال ماننا گمراہی اور مجبور جاننا پاگل پن اور جنون کی بہت سی بہت سے فن۔ اور کسی کے لئے کوئی حجت اللہ پر نہیں کہ کیا کیا اور اللہ ہی کے لئے حجت البالغہ اس سے کوئی کام نہیں پوچھا جائے گا کہ کیا کیا اور بندوں ہی سے پوچھ ہوگی یہ ہے ہمارا ایمان اس پر ہم کچھ زیادہ نہ کریں گے اور جو ہم سے پوچھا جائے گا اس کے ماسوا تو ہم کہدیں گے کہ ہم نہیں جانتے نہ ہم کو اس کی تکلیف دی گئی۔ نہ ہم گھسیں ایسے سمندر میں جس میں تیرنے کی ہم میں قدرت نہیں اور ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو حق پر ثابت قدم رکھنے کا۔ والحمد للہ رب العالمین ۱۲ منہ غفرلہ جدید۔

وصفاته القديمة والا لكان مقدورا فكان ممكنا فلم يكن الها ولكانت
صفاته مخلوقات حوادث اذ كل موجود بالقدرة موجود بالخلق
وكل موجود بالخلق مسبوق بالعدم فصدق ههنا ايضا لفظ البعض
لانتفاء الاحاطة بجميع الاشياء فلزم التساوى : مع جميع المساوى
وسأضرب لك مثلا ملك جبار ملك الدنيا بحذافيرها : وملك الخزائن
بنقيرها وقطميرها : وله نواب وامراء سلطهم على خزائن قطر
قطر ليعينوا المحتاجين : ويتصدقوا على المساكين : وامّر عليهم
جميعا خليفة اعظم : ليس فوقه الا الملك الاكرم فجعل خزائنه
جميعا طوع يديه : وآمر الكل مفوضا اليه : الّا خاصة نفسه
فهو يقسم على النواب والامراء : وهم على من تحتهم درجة فدرجة
حتى تصل القسمة الى الفقرآء فيصيب كلا نصيبه : وفيهم شقى
طريد خبيث بعيد : ينازع الملك ونوابه فلا يذعن لهم ولا
يعظمهم : ولا يرى فضلا عليه لهم : وما عنده قوت يومه
فقير بائس مسكين مفلس : لم يصل اليه من قسمة الامراء الا فلس
واحد : مطموس كاسد : فهو يقول انا والخليفة الاكبر
كلانا سواء فى المال والملك لانه ان اريد ملك الكل فليس
للخليفة ايضا وان اريد ملك البعض فاى خصوصية فيه
للخليفة فانى ايضا املك البعض اليس فى ملكى هذا الفلس الاسود
الكاسد فهذا الشقى الكفور : العائل المتكبر المغرور لا شكر
عطاء الخليفة ولا عظم منصب الخلافة ولا فرق بين الفلس
الكاسد والخزائن العامرة المالئة وجه الارض من الشرق
والغرب بل ولا قدر الملك الجبار حق قدره : واستخف بعظيم شان

www.waseemziyai.com

جس سے اوپر سب سے زیادہ عزت والے بادشاہ کے سوا کوئی نہیں تو بادشاہ نے اپنے تمام خزانے اس کے ہاتھ اختیار میں دیدیئے اور خاص اپنی ذات کے سوا سب کے معاملات اسے سپرد کر دیئے تو وہ نائب اعظم سب نوابوں اور سرداروں پر تقسیم کرتا ہے اور وہ درجہ بدرجہ اپنے ماتحتوں پر بانٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ تقسیم فقیروں تک پہنچتی ہے تو ہر ایک کو اس کا نصیب ملتا ہے اور ان محتاجوں میں ایک بدبخت مطرود رگندہ مردود ہے جو بادشاہ اور اس کے نوابوں سے جھگڑتا ہے تو نہ ان کی عقیدت رکھے اور نہ ان کی تعظیم کرے نہ انھیں اپنے سے کچھ بڑھ کر سمجھے اور وہ نان شبینہ کا محتاج ہے فقیر آفت زدہ مسکین مفلس اسے امیروں کی تقسیم سے صرف ایک پیسہ پہنچا ملت کھوٹا اور وہ کہتا ہے کہ میں اور نائب اعظم دونوں مال و ملک میں برابر ہیں اس نے اگر تمام موال کی ملک مراد لی جائے تو وہ خلیفہ کو بھی حاصل نہیں اور اگر بعض کی ملک مراد ہے تو اس میں خلیفہ کی خصوصیت کیا ہے کہ بعض کا میں بھی مالک ہوں کیا یہ کالا کھوٹا پیسہ میری ملک میں نہیں تو اس بدبخت بڑے ناشکرے محتاج مغرور بدکنے والے نے نہ تو عطا نے خلیفہ کا حق مانا اور نہ منصب خلافت کی تعظیم کی اور ایک کھوٹے پیسے اور معمور خزانوں میں جو شرق سے غرب تک زمین کو بھرے ہوئے ہیں کچھ فرق نہ کیا۔ بلکہ اس بادشاہ جبار ہی کی قدر جیسی چاہیئے نہ پہچانی اور اس کی خلافت اور حکم کی عظمت شان ملکی جانی تو بڑے وبال والے عذاب اور سخت مار اور لمبی سزا کا مستحق ہوا۔ تو بادشاہ تو اللہ عزوجل ہے اور اس کے خلیفۂ اعظم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نواب وامیر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام اور ہم فقیر ہیں ان سے بھیک مانگنے والے اور وہ گالی دینے والا مردود وہ کنگال ہے راندہ گیا، ہٹ دھرم جھگڑالو سرکش ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں۔ ولا حول ولا قوۃ باللہ العلی العظیم۔

اے مسلمان اللہ تیری حمایت کرے کیا تجھے یہ گمان ہے کہ وہ ذلیل کمینہ اس بڑے

www.waseemziyai.com

خلافته ورة ؛ فاستحق العذاب الوبيل والعقاب الشديد ؛ والنكال المديد ؛ فالملك هو الله سبحٰنه وتعالىٰ وخليفته الاكبر محمد صلّى الله تعالىٰ عليه وسلم والنواب والامراء الانبياء والاولياء عليهم الصلاة والسلام ونحن الفقراء المتكففون منهم والساب البعيد ؛ هو ذلك العائل الطريد ؛ العنود اللدود المريد ؛ نسأل الله العفو والعافية ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم يا مسلم حماك الله اتظن ان الاخر اللئيم جاهل ذلك الفرق العظيم حاش لله بل دار به ولا نكار فضل رسول الله صلّى الله تعالىٰ عليه وسلم دارئ له فان شئت ان ترى حقيقة ذلك فأته وخاطبه بقولك يا مساوى الكلب والخنزير ؛ فى العلم والتوقير ؛ ستراه يحترق غيظا ؛ ويكاد يموت منظا ؛ فسله هل احطت بكل شئ علما كمثل الله سبحانه وتعالىٰ فان قال نعم فقد كفر وان قال لا تقل له اى خصوصية لك فى العلم فان العلم ببعض الاشياء حاصل لك ولكل كلب وخنزير ؛ فما لك تسمى عالما دون نظرائك الكلاب والخنازير ؛ وهكذا حال التوقير ؛ فليس لك كل الوقار ولم تخل الكلاب والخنازير عن بعضه لان الكفار اذل واوضع قدرا منهما قال تعالىٰ اولئك هم شر البرية فعند ذلك يؤمن بالفرق بين القليل والكثير فضلا عن فرق الاماله والتطفل والعطاء والتكفف فان الكلب لم يتعلم منه والخنزير لم يتطفل ،

www.waseemziyai.com

فرق کو جانتا نہیں حاش للہ بلکہ خوب جانتا ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت سے انکار کرنے کے لئے اسے دفع کر رہا ہے اگر تو اس کی حقیقت دیکھنا چاہے تو اس کے پاس جا اور اس سے یوں خطاب کر کہ اے علم و حکمت میں کتے اور سور کے برابر ابھی تو اسے دیکھ لے گا کہ غیظ میں جل جائے گا۔ اور غصہ میں مرنے کے قریب ہو جائے گا تو اب اس سے پوچھ کیا تیرا علم اللہ تعالیٰ کی طرح ہر شئے کو محیط ہے اگر کہے ہاں جب تو آپ ہی کافر ہے اور اگر کہے نہیں تو اس سے کہہ کہ علم میں تیری خصوصیت کیا ہے؟ کہ بعض کا علم تو ہر کتے اور سور کو حاصل ہے تو کیا سبب کہ تجھے عالم کہا جاتا ہے نہ تیرے ان مانندوں کتوں اور سوروں کو اور عزت کا بھی یہی حال ہے کہ جمیع عزت تو تیرے لئے ہے نہیں اور کتے اور سور بھی اس کے بعض سے خالی نہیں اس لئے کہ کافران سے زیادہ ذلیل و خوار تر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سارے جہان سے بدتر ہیں اس وقت کم و بیش کے ایمان پر فرق لائے گا۔ چہ جائے اصلی اور طفیلی اور بخشنے اور بھیک مانگنے کا فرق اس لئے کہ کتے نے اس سے علم حاصل نہ کیا اور سور اس کا طفیلی نہیں بخلاف تمام جہان کے علم والوں کے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہے امام عبدالوہاب کی الیواقیت والجواہر فی العقائد الاکابر کے مبحث ۳۲ میں ہے اگر تم نے کہا کیا کوئی وہاں ایسا البشر ہے جو بلا واسطہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں کچھ علم پائے تو جواب وہ ہے کہ فرمایا شیخ نے باب ۱۹ میں کوئی نہیں کہ دنیا میں کچھ علم حاصل کرے اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت سے نہ ہو خواہ انبیا، یا علما ان کی بعثت سے اگلے یا پچھلے اھ

میں کہوں گا سوال کے قول میں البشر اور فی الدنیا کا مفہوم مخالف نہیں کیونکہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے بڑے نائب خدا اور علی الاطلاق ہر شئے کے بانٹنے والے ہیں۔ تو نہیں ملتی ساری کائنات میں سے کسی کو کوئی دنیا و آخرت کی نعمت، مگر ان کے دستِ مبارک سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے کہ اس کی تصریح فرمائی اکابر نے اور ہم نے ان کی وہ سب تصریحات اپنی کتاب سلطنۃ المصطفٰے فی ملکوت کل الوریٰ میں نقل کیں ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

www.waseemziyai.com

علیه بخلاف علماء العالم فانما وصل الیهم ما وصل من العلوم بامداد محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم کما قال تعالیٰ لتبین للناس ما نزل الیهم وقد سمعت قول البوصیری فی البردة ؎ وکلهم من رسول اللّٰه ملتمس الی اخر البیتین الموردین فی الخطبة والحمد للّٰه رب العٰلمین۔

النظر الرابع

الوهابیة خذلهم اللّٰه تعالیٰ اذا عجزوا وایسوا جعلوا یطلبون لهم الخلاص ؛ ولات حین مناص ؛ فقالوا نعم اطلع اللّٰه تعالیٰ محمدا صلی اللّٰه علیه وسلم علی بعض المغیبات فی بعض الاوقات علی جهة الاعجاز بید انه لا یعلم الا ما علم قالوا وانتم ایضا لا تقولون الا بهذا فارتفع النقاق ؛ وحصل الوفاق ؛ وهم

ـــه فی الیواقیت والجواهر فی عقائد الاکابر للامام الشعرانی فی المبحث الثالث والثلثین فان قلت هل ثم احد من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطة محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم فالجواب کما قاله الشیخ فی الباب الاحد وتسعین ولیس احد ینال علما فی الدنیا الا وهو من باطنیة محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم سواء الانبیا والعلماء المتقدمون علی مبعثه والمتأخرون عنه واطال فی ذلک کما تقدم بسطه فی المبحث قبله ام قلت ولا مفهوم لقول السوال من البشر ولا لقوله فی الدنیا فانه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم هو الخلیفة الاکبر والقاسم المطلق فلا تصل لاحد من الخلق دنیا واخری نعمة الا علی یده صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم کما نص علیه الاکابر وسردنا نصوصهم فی کتابنا سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ ١٢٩٦ ام منه حفظه جدیده

www.waseemziyai.com

کی امداد سے ملا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تاکہ تم لوگوں سے بیان کردو جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے اور قصیدہ بردہ شریف میں امام بوصیری کا ارشاد سن چکے ؎

"رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا"

دونوں شعروں کے اخیر تک جو خطبہ میں لائے گئے۔ والحمد للہ رب العلمین

منظر چہارم

منظر چہارم۔ وہابیوں کا [illegible] علم غیب میں ہمارے اور ان کے مذہب کے درمیان فرق کا بیان

خدا کے مخذول وہابیہ جب عاجز و ناامید ہوتے ہیں تو اپنے لئے بچاؤ ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ بچاؤ کا وقت کہاں تو یوں کہتے ہیں کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض وقت بعض غیبوں کا علم معجزہ کے طور پر دیا مگر ہے یہ کہ وہ اتنا ہی جانتے ہیں جتنا سکھائے گئے کہتے ہیں کہ تم بھی تو اسی کے قائل ہو تو اختلاف اٹھ گیا اور اتفاق حاصل ہوا۔ وہ اپنی باتوں سے یہ چاہتے ہیں کہ جاہل کو دھوکا دیں اور غافل کو شکار کریں لیکن وہ جس نے ان کی باتیں دیکھیں اور ان کی گالیاں سنیں اس پر پوشیدہ نہیں کہ سب بہودوں میں بُری بہود وہ ہے جو جھانکے اور دبک جائے۔ کیا دلی کے وہابی نے نہ کہا؟ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ نہ جانتے تھے یہاں تک خود اپنے خاتمہ کا حال اس ذلیل کو چھوڑ اور اس جیسے نیچے والے کو دھکا دے کیا اُن کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں نہ کہا جو کسی نبی کے لئے غیب کی بات جاننے کا دعویٰ کرے اگرچہ ایک پیڑ کے پتوں کی گنتی اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا چاہے یوں مانے کہ وہ اپنی ذات سے جانتے ہیں یا خدا کے بتائے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ کیا ان کے بڑے گنگوہی نے اپنی براہین میں نہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیوار پیچھے کا حال نہ جانتے تھے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

www.waseemziyai.com

انما یریدون ان یکید والجاهل ۞ ویصیدوا الغافل ۞ اما الذی رائ کلماتهم ۞ وسمع سبّاتهم ۞ فلا یخفی علیه ان شر الکنائن الخبأة الطلعة - اما قال وهابی دهلی ان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعلم شیأ حتی حال خاتمة نفسه دع ذلک المهین ۞ ودُعّ امثاله من الاسفلین ۞ اما قال امام مهم الدهلوی فی تقویة الایمان ان من ادعی لنبی علم المغیبات ولو علم عدد اوراق شجرة فقد اشرک باللہ سوآء قال انه یعلمه بنفسه او باعطاء اللہ تعالیٰ علی کل وجه یثبت الشرک اما قال کبیرهم الکنکوهی فی براهینه انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یعلم ما وراء جدار وجعله قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتراء علیه ونسب روایته بکمال الوقاحة الی الشیخ المحقق المحدث الدهلوی مع ان الشیخ رحمه اللہ تعالیٰ انما اورده اشکالا واجاب بانه لم یثبت[1] ولم تصح الروایة به کما نص علیه فی مدارج النبوة فانّی هذا مما نطق به القرآن العظیم ۞ ونصت علیه صحاح احادیث النبی الکریم ۞ علیه افضل الصلاة والتسلیم ۞ و امتلأت به زبر الاولین ۞ واسفار الاخرین ۞ من ائمة الدین انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم علوم الاولین والاخرین و علم جمیع ما کان وما یکون وتجلی له کل شئ وعرف آما

[1] وکذلک قال الامام ابن حجر العسقلانی لا اصل له اھ وقال الامام ابن حجر المکی فی افضل القری لم یعرف له سند اھ من حسام الحرمین للمصنف حفظه اللہ تعالیٰ ۔

مطلب: الوهابیة اخبث من المشرکین

وسلم پر افترا کر کے اسے خود حضور کا قول ٹھہرا دیا اور بکمال بے حیائی اس کا روایت کرنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف نسبت کیا۔ حالانکہ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو اس کو اشکال کے طور پر ذکر کیا اور اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حدیث ثابت[1] نہیں اور اس کی روایت صحیح نہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں تصریح فرمائی تو کہاں یہ قول اور کہاں وہ جس پر قرآن عظیم ناطق ہے اور جس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح حدیثیں نص فرما رہی ہیں اور ائمہ دین سے اگلوں کی کتابیں اور پچھلوں کی تصنیفیں اس سے مملو ہیں یہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب اگلوں پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام گذشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں اور ہر چیز ان کے لئے روشن ہو گئی اور انھوں نے پہچان لی۔ رہا ان کا کہنا کہ وہ نہیں جانتے مگر جتنا بتائے گئے یہ حق بات ہے جس سے انھوں نے باطل کا ارادہ کیا اور ایسا ہی ان کا کہنا کہ بعض مغیبات اور بعض اوقات اس لئے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع معلومات الٰہیہ کا احاطہ کر لیا کہ یہ تو مخلوق کے لئے محال ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے اور عنقریب ہم تم سے بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سکھانا بذریعہ قرآن عظیم ہوا اور قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اترا اور ہر وقت نہیں اترتا تھا تو اوقات اور معلومات دونوں میں بعض ہونا صادق ہوا۔ مگر ہے یہ کہ وہابیہ اس بعض سے قلیل وحقیر واندک مراد لیتے ہیں یوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے کمینہ نفسوں پر قیاس کرتے ہیں جیسی کہ یہ مشرکین کی قدیم زمانہ سے عادت ہے جب کہ وہ رسولوں سے کہا کرتے تم تو نہیں ہو

---

[1] یوں ہی امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا کہ اس کے لئے کوئی سند معلوم نہیں۔ منقول از حسام الحرمین مؤلفہ مصنف غفرلہ ۱۲

www.waseemziyai.com

قولهم لا يعلم الا ما علم فكلمة حق ارید بها باطل وکذا قولهم بعض المغيبات وبعض الاوقات فانا لا ندعى انه صلى الله تعالى علیه وسلم قد احاط بجميع معلومات الله سبحانه وتعالى فانه محال للمخلوق كما قدمنا وسنلقى عليك ان تعليم الله تعالى له صلى الله تعالى علیه وسلم كان بالقران والقران نزل نجما نجما ولم يكن ينزل كل وقت فصدق البعض فى الاوقات وفى المعلومات جميعا ولكنهم انما يريدون به القليل والنزر اليسير قياسا له صلى الله تعالى علیه وسلم على انفسهم اللئيمة كما هى للمشركين من قديم الزمان شيمة اذ قالوا للرسل ما انتم الا بشر مثلنا بل هؤلاء اغبى واغوى منهم لان المشركين انما زعموا المثلية لقولهم وما انزل الرحمن من شئ فاذا نفوا الانزال والارسال لم تبق عندهم الا البشرية المشتركة بزعمهم اما هؤلاء فقائلون بالرسالة ومع ذلك ينزلون الرسل منزل انفسهم فسبحن مقلب القلوب والابصار ومنشؤ هذا المرض فيهم نهم يستكثرون علم ما كان وما يكون بالمعنى الذى ذكرنا ولا يقع فى تقدير عقولهم السخيفة صحته لرسول الله صلى الله تعالى علیه وسلم فضلا عن غيره من الانبياء الكرام والاولياء العظام عليهم الصلاة والسلام وما استكثروه الا لانهم ما قدروا الله حق قدره ولم يعلموا سعة قدرته وامره وو زنوا الرسل بميزان احلامهم فكذبوا بما لم يحيطوا بعلمه فى اوهامهم اما نحن معاشر اهل الحق فقد علمنا ولله الحمد

مطلب الوهابية اغبى من المشركين

مگر ہم جیسے آدمی" بلکہ وہابیاں مشرکوں سے بھی بڑھ کر کودن وگمراہ ہیں اس لئے کہ مشرک جو رسولوں کو اپنے جیسا بتاتے تھے وہ ان کے اس قول کے بنا پر تھا کہ رحمن نے کچھ نہیں اتارا تو جب وہ نزول کتاب وحصول رسالت کا انکار کر چکے تو اب نہ رہی مگر بشریت جو ان کے زعم میں مشترک تھی اور یہ تو رسالت کے قائل ہیں اور پھر... بھی رسولوں کو اپنے مرتبہ میں رکھتے ہیں تو پاکی ہے اسے جو دلوں اور آنکھوں کو الٹ دیتا ہے اور یہ بیماری انھیں یوں پیدا ہوئی کہ ماکان ومایکون جس معنی پر ہم ذکر کر آئے ہیں انھیں بہت لگتا ہے اور ان کی بودی عقلوں کے اندازے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ان کا صحیح ہونا نہیں آتا چہ جائے دیگر انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ انھیں اسی لئے بہت لگا کہ انھوں نے اللہ ہی کی قدر جیسی چاہیے نہ پہچانی اس کے حلم وقدرت کی وسعت نہ جانی اور رسولوں کو اپنی عقل کی ترازو میں تولا تو جس بات کا علم ان کے وہم میں نہ آیا اسے جھٹلا بیٹھے اور ہم گروہ اہل حق بحمد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ روز اول سے جو کچھ ہو گذرا اور روز آخر تک جو کچھ آئے گا اس سب کی تفصیل جو ہم نے ذکر کی وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم کے حضور نہیں مگر ایک تھوڑی چیز اور اس پر دلیل رب عزوجل کا ارشاد ہے کہ اس نے بتادیا تمھیں جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے

اقول اس آیۂ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منت رکھی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے تھے اللہ نے انھیں بتادیا اور اس احسان جتانے کو ایسی بات سے ختم فرمایا[1] جو اس عظیم منت کی عظمت اور اس بڑی نعمت کی بڑائی پر

مطلب: [illegible]

---

[1] اس احسان الٰہی کا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر احسان رکھنا ہی اس منت عظمیٰ کی عظمت کا کافی ثبوت ہے کہ فی الحقیقت کوئی بادشاہ اپنے بڑے امراء سلطنت پر احسان نہیں جتاتا مگر بڑی عظمت وجلالت چیز سے تو کیا ذکر شہنشاہ کے منت جتانے اور احسان رکھنے کا اس پر جو اس کا بڑے سے بڑا امیر اور نہایت عظمت والا نائب السلطنت ہو تو پھر اس کا کیا کہنا جبکہ اپنے امتنان کو ایسی شے سے ختم کرے جو اس کے باعظمت ہونے میں نص صریح ہو وللہ الحمد ۱۲ منہ مدظلہ

www.waseemziyai.com

ان هذا الذی ذکرنا من تفاصیل کل ما کان من اول یوم وما
یکون الی اخر الایام لیس بجنب علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الا شیئا قلیلا والدلیل علیہ قولہ عزوجل وعلمک
ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما اقول امتن اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ فی ہذہ الآیۃ علی حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بتعلیمہ ما لم یعلم وختم الامتنان[1] بما دل علی عظم تلک المنۃ
العظمٰی ۃ وفخامۃ ہذہ النعمۃ الکبری ۃ فقال وکان
فضل اللہ علیک عظیما ومعلوم ان ما کان وما یکون بالمعنی
المذکور المثبت کلہ فردا فردا تفصیلا تاما فی اللوح المحفوظ لیس
الا الدنیا فان الاخرۃ بعد الیوم الاخر ووراء ہما ذات اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ وصفاتہ التی لا یسعہا لوح ولا قلم وقد قال اللہ تعالیٰ
فی الدنیا قل متاع الدنیا قلیل فانّی یقع ما استقلہ اللہ سبحٰنہ
وتعالیٰ مما استعظمہ وکبر شانہ مع ان علمہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم قد تعدی الی ما بعد الیوم الاخر من الحشر والنشر
والحساب والکتاب ۃ وتفاصیل ما ہنالک من الثواب
والعقاب ۃ الی نزول الناس منازلہم من الجنۃ والنار الی ما
بعد ذلک مما شاء اللہ تعالیٰ اعلامہ وقد علم صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] الامتنان الالٰہی بہ علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان کافیا لاثبات عظمۃ ہذہ المنۃ فان الملک لا یمتن علی کبراء امراء دولتہ الا بشیئ عظیم جلیل فکیف بامتنان ملک الملوک علی من جعلہ اکبر امیر واعظم خلیفۃ فکیف اذ اختتم امتنانہ بما ینص علی کونہ شیأ عظیما وللہ الحمد ۱۲ منہ حفظہ ربہ

مطلب: لیس علم جمیع ما کان وما یکون الا بعضا من علوم نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دلالت کرتی ہے کہ فرمایا اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے کہ ماکان وما یکون بہ معنی مذکور جس کا ہر ہر فرد بہ تفصیل تام لوح محفوظ میں ثبت ہے یہ نہیں مگر دنیا اس لئے کہ آخرت تو قیامت کے بعد آئے گی اور دنیا وآخرت دونوں سے باہر اللہ عزوجل کی ذات وصفات ہیں جو نہ لوح محفوظ میں آسکیں نہ قلم میں اور اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں فرمایا کہ "تم کہدو کہ دنیا کی پونجی تھوڑی ہے" تو وہ جسے اللہ تعالیٰ قلیل بتارہا ہے اس چیز سے کیا نسبت رکھے۔ جسے اللہ نے عظیم بتایا اور اس کی شان کی بڑائی کی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم روز آخر سے بعد کی اشیاء تک بڑھا۔ جیسا حشر ونشر وحساب وکتاب اور وہاں جو ثواب وعقاب ہے۔ اس کی تفصیلیں یہاں تک کہ لوگ جنت و دوزخ میں اپنے اپنے ٹھکانے پہنچیں اور اس کے بعد کی اور باتیں جتنی خدا تعالیٰ نے تعالیٰ چاہیں اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی ذات وصفات سے اتنا پہچانا۔ جس کی قدر خدا ہی جانے۔ جس نے یہ بخششیں اپنے مصطفےٰ کو عطا کیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ثابت ہوا کہ تمام گذشتہ وآئندہ کا علم جو لوح محفوظ میں لکھا ہے وہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سے نہیں مگر ایک ٹکڑا نہ کہ وہ ان کے حق بہت ٹھہرے۔ اور انھیں حاصل نہ ہو۔ اسی لئے امام اجل بوصیری کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے نفع دے

---

[1] اور ملک العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی محمد لکھنوی قدس سرہ نے حاشیہ شرح میرزاہد رسالہ قطبیہ کہ بیان تصور وتصدیق میں ہے۔ اس کے خطبہ میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں فرمایا جس کی عبارت یہ ہے اور انھیں بعض وہ علوم سکھائے جن پر قلم اعلیٰ حاوی نہ ہوا اور لوح اونی ان کا احاطہ نہ کرسکی نہ زمانے روز ازل سے نہ اس جیسا پیدا کیا نہ ابد تک ویسا پیدا ہو تو نہیں ہے سارے آسمانوں اور زمین میں اس کا ہمسر ۔۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ مدینہ

علیه وسلم من ذاته عزوجل وصفاته مالا یحصی قدره الا الله
المانح تلك العطایا لمصطفاه ؛ صلی الله تعالی علیه وسلم فاذن
لیس علم ماکان ومایکون المثبت فی اللوح المحفوظ الا بعضا
من علوم حبیبنا صلی الله تعالی علیه وسلم فضلا ان یتکثر علیه؛
فلا یحصل لدیه ؛ ولهذا قال الامام الاجل الابوصیری
نفعنا الله تعالی ببرکاته فان من جودك الدنیا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم ؛ فاتی بمن التبعیض ؛ والفی حبال
الغیظ والغنظ علی کل قلب مریض ؛ قل موتوا بغیظکم ان الله
علیم بذات الصدور وقال العلامة علی القاری فی الزبدة شرح
البردة تحت البیت المذکور توضیحه ان المراد بعلم اللوح
ما اثبت فیه من النقوش القدسیة والصور الغیبیة وبعلم
القلم ما اثبت فیه کما شاء والاضافة لادنی ملابسة وکون علمهما
من علومه صلی الله تعالی علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات
والجزئیات وحقائق ودقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات

له وقال المولی ملك العلماء بحر العلوم ابو العیاش عبد العلی
محمد اللکنوی قدس سره فی خطبة حواشیه علی شرح السید زاهد
للرسالة القطبیة فی التصور والتصدیق یمدح نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم
بما نصه وعلمه علوما بعضها ما احتوی علیه القلم
الاعلی وما ۳ستطاع علی احاطتها اللوح الاوفی لم یلد الدهر مثله من الازل
ولم یولد الی الابد فلیس له فی السموات والارض کفوا احد ام ۱۲ منه حفظه ربه
سبحنه منه

ع بتضمین معنی قدر ۱۲ عه موصولة معطفا علی الخبر وهو ما احتوی او نافیة معطفا
علی الجملة صفة اخری لعلوما وهذا اولی لما نبهت الضمیر ۱۲ عه بتضمین معنی قدر ۱۲

www.waseemziyai.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں ؎

تمھارے وجود سے دنیا اور اس کی سوت ایک حصّہ ٭ تمھارے علم سے لوح وقلم کے علم ایک ٹکڑا

تو امام متن کا لفظ لائے جو بعض پر دلالت کرتا ہے اور ہر بیمار دل پر غم وغصہ کے پہاڑ ڈھائے۔ ان سے کہو کہ اپنے غصہ میں مرجاؤ۔ اللہ خوب جانتا ہے سینہ کی بات۔ علامہ علی قاری زبدہ شرح بردہ میں شعر مذکور کے تحت میں فرماتے ہیں اس مطلب کا ایضاح یہ ہے کہ علم لوح سے مراد وہ قدسی نقش اور غیبی صورتیں ہیں جو اس میں ثبت کی گئیں اور علم قلم سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھا اور یہ اضافت ادنیٰ علاقے کے سبب ہے اور لوح وقلم کے علوم علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حصّہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں میں بہت اقسام ہیں۔ کلیات وجزئیات وحقائق ودقائق اور عوارف ومعارف کہ ذات وصفات الٰہیہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکتوب علوم سے نہیں مگر ایک سطر اور علم حضور کے سمندروں سے ایک نہر پھر باین ہمہ ان کا علم حضور والا ہی کی برکت سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہیٰ۔ اب کھل گیا حق اور دفع ہوئے جھوٹ اور یہاں ٹوٹے میں رہے باطل والے والحمد للہ رب العالمین۔

۱؎ یہ تضمین معنے قدر ۱۲ منہ ما موصولہ ہے اور ما احتوی خبر پر عطف ہے یا نافیہ ہے جملہ پر عطف ہوکر دوسری صفت علوم کا ہے یہی بہتر ہے تانیث ضمیر کے باعث ۱۲ = منہ غفرلہ

والصفات وعلمهما انما يكون سطرا من سطور علمه وبحرا من بحور علمه ثم مع هذا هو من بركة وجوده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام ذ الان حصحص الحق وزالت المیرن وخسر هنالك المبطلون ؛ والحمد لله رب العلمین ؛

النظر الخامس

فان قلت رحمك الله بما ارشدت واشرت الیه ؛ فهمت الامر كما هو علیه ؛ وعلمت ان لا مجال ههنا للشرك ولا للضلال اذ لا نقول بمساواة علم الله تعالیٰ ولا بحصوله بالاستقلال ؛ ولا نثبت بعطاء الله تعالیٰ ایضا الا البعض ؛ لكن بون بیّن بین البعض والبعض كالفرق بین السماء والارض ؛ بل اعظم واكثر ؛ والله اكبر فبعض[1] الوهابیة بعض بغض وتوهین ؛ وبعضنا بعض عز وتمكین لا یقدر قدره الا الله تعالیٰ ومن اعطاه ؛ والآن احب ان اسمع

---

[1] (فبعض الوهابیة) ای البعض الذی تقول به الوهابیة خذلهم الله تعالیٰ هو (البعض) قلة وذلة صادر عن (بغض) منهم لفضائل حبیبنا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (و) یرجع ذالی (توهین) لشانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (وبعضنا) الذی نحن نقول به بحمد الله تعالیٰ هو (بعض) عظمة ای البعض الاعظم الاجل الذی لا یقدر قدره الا الله تعالیٰ ثم من حباه لان جمیع ما كان وما یكون لیس الا قطرة من ذلك البعض العظیم الصادر عن جل (وعز) لحبیبنا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحضرة الالهیة (و) اعلی (تمكین) منه تعالیٰ له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المقامات العلیة ۱۲ منه حفظه ربه مكیه

www.waseemziyai.com

نظر پنجم

اگر تو کہے کہ اللہ تجھ پر رحمت فرمائے جو تو نے ارشاد و اشارہ کئے ہیں[1] اس سے مسئلہ کو قرار واقعی سمجھ لیا اور میں نے جان لیا کہ یہاں نہ شرک کی گنجائش ہے نہ گمراہی کی اس لئے کہ نہ تو ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے علم سے برابری مانتے ہیں نہ غیر خدا کے لئے خود بخود حاصل ہونا جانتے ہیں اور خدا کے دیئے سے بھی بعض ہی ثابت کرتے ہیں مگر بعض اور بعض میں روشن فرق ہے جیسا آسمان و زمین میں بلکہ اس سے بھی بڑا اور زیادہ اور اللہ بہت بڑا وہابیہ[1] کا بعض تو عداوت و تحقیر کا بعض ہے اور ہمارا البعض عزت و تمکین کا بعض ہے اس کی قدر کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ جس کو اس نے عطا کیا۔ اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سلف و خلف سے اس پر کچھ دلیلیں سنوں جیسا کہ گذری ہوئی تقریروں میں تو نے اس کا مجھے مشتاق بنا دیا میں کہوں گا اے برادر اللہ ہم پر اور تجھ پر رحم فرمائے ہیں تو تجھے ان باتوں کی طرف ایما کر دیا جو اہل عقل کو بس ہیں اور اگر تو چھلکتے دریا اور چمکتے چاند چاہے تو میری کتاب "مالی الحبیب بعلوم الغیب" سنہ ۱۳۱۸ اور "اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان و ما یکون" سنہ ۱۳۱۸ دیکھ اور تیری آنکھوں کے سامنے موجود ہے میرا رسالہ "انباء المصطفیٰ بحال سر و اخفیٰ" سنہ ۱۳۱۸ اور

---

[1] بعض الوہابیہ یعنی وہ بعض کہ وہابیہ (اللہ انھیں ہدایت کرے) نے بکا وہ بعض کمی اور ذلت کا ہے (بغض) رکھنے کے باعث ہمارے پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضائل میں ان سے کھا اور ہوا پہنچانے والا توہین شان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اور ہمارا البعض یعنی وہ بعض جسے ہم کہتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ وہ بعض عظمت ہے۔ بڑی عظمت بڑی جلالت والا وہ بعض ہے کہ جس کی قدر کا اندازہ نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اور پھر وہ جس کو اس نے عطا کیا کیونکہ سارا ما کان و ما یکون (جو ہوا اور جو ہوگا) صرف ایک بوند ہے اس عظیم بعض کی جو صادر ہوا نہایت جلالت والی عزت سے ہمارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بارگاہ الٰہی میں اور اونچے سے اونچا مقام اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے انھیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مقامات بلند و بالا میں ۱۲ منہ غفرلہ بکیہ۔

www.waseemziyai.com

شيئا من دلائل القرآن والحديث ؛ واقوال ائمة القديم والحديث
كما شوقتني اليه ؛ فيما مررت عليه ؛
قلت يا اخي رحمنا ورحمك الله تذا ومأت لك الى ما فيه
كفاية ؛ لاولى الدراية ؛ وان شئت بحارا تتدفق ؛ واقمارا تتالق
فعليك بكتابي مالي الجيب[۱] بعلوم الغيب وكتابي اللؤلؤ المكنون
في علم البشير ماكان وما يكون وبمرأى منك رسالتي انباء المصطفى[۲]
بحال سر واخفى وان ابيت ؛ الاقتصار ما تمنيت ؛ فحسبك حديث
البخاري عن امير المومنين عمر الفاروق رضي الله تعالىٰ عنه قال
قام فينا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن
بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم وحديث
مسلم عن عمرو بن اخطب الانصاري رضي الله تعالىٰ عنه في خطبته
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الفجر الى الغروب وفيه فاخبرنا
بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا وحديث الصحيحين
عن حذيفة رضي الله تعالىٰ عنه قال قام فينا رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم مقاما ما ترك شيئا يكون في مقامه ذلك الى قيام
الساعة الا حدث به وحديث الترمذي عن معاذ بن جبل رضي الله
تعالىٰ عنه وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرأيته
عز وجل وضع كفه بين كتفي فوجدت بردا انامله بين ثديي
فتجلى لي كل شئ وعرفت صححه البخاري والترمذي وابن
خزيمة والائمة بعدهم وحديثه عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ
عنهما وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعلمت ما في السموات
والارض وفي اخرى فعلمت ما بين المشرق والمغرب وحديث

اگر تو اپنی تمنا پوری ہوتے بغیر نہ مانے تو تجھے کافی ہے صحیح بخاری کی حدیث امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انھوں نے فرمایا "ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتدائے آفرینش سے یہاں تک کہ جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جائیں گے سب احوال کی ہمیں خبر دیدی" اور صحیح مسلم کی حدیث عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صبح سے غروب تک خطبہ فرمانا مذکور ہے اس میں یہ لفظ ہیں "تو جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے اس سب کی ہمیں خبر دیدی۔ ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یاد رہا" اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو حضور نے وقت قیام سے روز قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کچھ نہ چھوڑا سب بیان فرمادیا" اور ترمذی کی حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ "میں نے رب عزوجل کو دیکھا اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے بیچ میں رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لیا" بخاری ترمذی اور ابن خزیمہ اور ان کے بعد کے ائمہ نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی نیز ترمذی کی حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے "میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب جان لیا" اور دوسری روایت میں ہے جو کچھ مشرق سے مغرب تک ہے سب مجھے معلوم ہوگیا اور مسند امام احمد اور طبقات ابن سعد اور معجم کبیر طبرانی کی حدیث بسند صحیح ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابو یعلیٰ اور ابن منیع اور طبرانی کی حدیث ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ "رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر

www.waseemziyai.com

مسند الامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وطبقات ابن سعد و
کبیر الطبرانی بسند صحیح عن ابی ذر الغفاری وحدیث ابی یعلی
وابن منیع والطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالا
لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یحرک
طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما وفی الصحیحین فی
حدیث الکسوف ما من شئ لم اکن اُریتہ[1] الا رایتہ فی مقامی
ہذا او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد ذکرنا لک
حدیث ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو
کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ الی غیر
ذلک مما کثر عددہ ؛ ویطول سردہ ؛ وحسبک من اقوال
الائمۃ السادۃ ؛ والعلماء القادۃ ؛ قول البردۃ المذکور و
من علومک علم اللوح والقلم مع توضیحہ من العلامۃ القاری
فی شرح المشکوۃ للشیخ المحقق عبد الحق تحت قولہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فعلمت ما فی السموات والارض عبارۃ عن
حصول جمیع العلوم الجزئیۃ والکلیۃ والاحاطۃ بہا وفی نسیم

---

[1] قال الامام القسطلانی فی کتابہ العلم من الارشاد ای مما تصح رؤیتہ عقلا کرؤیۃ الباری تعالیٰ ویلیق عرفا مما یتعلق باسر الدین وغیرہ اھ وکانہ رحمہ اللہ تعالیٰ یشیر الی استثناء نحو العورات اقول لکن التخصیص العرفی بما یلیق یلیق بالرؤیۃ العرفیۃ وما العرف الا فی العرفیۃ اما الکشفیۃ فہذا خلیل اللہ ابراہیم لما اراہ ربہ ملکوت السموات والارض رای رجلا یزنی ثم آخر یزنی ثم ثالثا یزنی رواہ عبد بن حمید وابو الشیخ والبیہقی فی الشعب عن عطاء وسعید بن منصور وابن ابی شیبۃ وابن المنذر

چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنے والا نہیں جس کا علم حضور نے ہم نے ذکر نہ فرمایا ہو" اور صحیحین سورج گرہن کی حدیث میں ہے :" جو کوئی چیز میرے دیکھنے میں ؎ نہ آئی تھی وہ سب میں نے اپنے اس مقام میں دیکھ لی "

یا حدیث کے جس طرح لفظ ہوں اور ہم یہ حدیث تم سے پہلے ذکر کر چکے بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو اٹھا لیا تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسا اپنی اس ہتھیلی کو اور ان کے سوا اور حدیثیں جن کا شمار کثیر ہے اور ان کے بیان کا سلسلہ طویل اور سرداروں اور اماموں اور پیشوا عالموں کے اقوال سے تجھے کافی ہے قصیدہ بردہ شریف کا وہ قول ہے

"تمہارے علم سے لوح و قلم کے علم ایک ٹکڑا "

مع اس توضیح کے جو علامہ علی قاری سے گذری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب میں نے جان لیا فرماتے ہیں یہ ارشاد عبارت ہے تمام علوم کلی اور جزئی کے حاصل ہونے اور ان کو احاطہ فرما لینے سے اور علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفا امام قاضی عیاض میں

؎ امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کتاب العلم میں فرمایا یعنی اس شے میں سے جس کی رویت عقلاً صحیح ہے۔ جیسے رویت باری تعالیٰ اور لائق ہے عرفاً یعنی وہ جس کا تعلق مردین وغیرہ سے ہو اور گویا کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ اشارہ فرماتے ہیں استثنائے عورات کی طرف اقول لیکن تخصیص عرفی بالیق کے ساتھ لائق رویت عرفیہ ہے اور عرف تو عرفیہ ہی میں ہے رہی کشفیہ تو یہ ابراہیم خلیل اللہ میں جب انہیں ان کے رب نے دکھائے آسمان و زمین کے ملک تو انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔ پھر دوسرے پھر تیسرے کو دیکھا کہ زنا کر رہا ہے۔ اسے روایت کیا عبد بن حمید اور ابوالشیخ اور بیہقی نے شعب الایمان میں عطا سے اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ و ابن المنذر و ابوالشیخ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے سات شخص یکے بعد دیگرے ایک فاحشہ سے منہ کالا کرتے دیکھے اسے روایت کیا عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے شہر بن حوشب سے علامہ قسطلانی نے دوبارہ کسوف باب صلاۃ النساء مع الرجال میں فرمایا اور فرمایا کہ کوئی شے (اشیاء سے) ایسی نہیں (کہ یقیناً جسے میں نے نہ دیکھا تھا مگر میں نے قطعاً اسے دیکھ لیا) برویت چشم اھ تو یہ لفظ کا اس کے عموم پر جاری کرنا ہے اور یہی صحیح اور کدورت سے صاف ہے ۱۲ منہ غفرلہ جدید

؎ میں نے یہ اس سے زیادہ کہا کہ فقیر نے یہ کتاب مکہ معظمہ میں دو دن کے

الریاض شرح شفا للامام القاضی عیاض للعلامۃ الخفاجی و
شرح المواھب المدنیہ والمنح المحمدیۃ للعلامۃ الزرقانی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حال کل طائر یطیر بجناحیہ
فی الجو ھذا تمثیل لبیان کل شئ تفصیلا تارۃ واجمالا
اخری قال الامام احمد القسطلانی فی المواھب ولاشک ان اللہ
تعالیٰ قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علوم الاولین و
الاخرین وقال الامام البوصیری وسع العٰلمین علما وحلما
قال الامام ابن حجر المکی فی شرحہ افضل القرٰی لقراء ام القرٰی فی لان
اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والاخرین وما
کان ویکون وفی نسیم الریاض انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
عرضت علیہ الخلائق من لدن اٰدم علیہ الصلاۃ والسلام الی
قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم اٰدم الاسماء وقال

تحت حدیث ابی ذر و ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی اخبار

(بقیہ حاشیہ) وابو الشیخ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وفی روایۃ انہ رأی سبعۃ علی الفاختۃ واحدا بعد واحد رواہ عبد بن حمید
وابن ابی حاتم عن شھر بن حوشب وقد قال القسطلانی فی الکسوف باب
صلاۃ النساء مع الرجال وقال ما من شئ من الاشیاء کنت لم اراہ الا قد
رایتہ رؤیا عین ام فھذا اجزاء للکلمۃ علی عمومھما وھو الصحیح الصائن لکون
واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ حفظہ ربہ حبدیدہ

لہ رؤیتہ لان الفقیر مصنف ھذا الکتاب بمکۃ المکرمۃ
فی نحو ثمان ساعات من یومین ماخلا النظر
السادس للمزید بعد ذلک ولم یکن عندی الکتب کما ذکرتہ فی الخطبۃ فوقع
لی التردد فی اللفظۃ قبل الاھو رأیتہ او اُریتہ فذکرت احدھما و
قلت او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم لما رجعت الی بلدی واتفقت

www.waseemziyai.com

اور علامہ زرقانی شرح مواہب لدنیہ و منح محمدیہ شرح حدیث ابوذر اور ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما جس میں ذکر تھا کہ زمین آسمان کے درمیان جو پرندہ پر مارتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے حال سے خبر دیدی فرماتے ہیں یہ اس بات کی تمثیل کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شے بیان فرمادی کبھی مفصل اور کبھی مجمل۔ امام احمد قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس سے زیادہ پر اطلاع بخشی اور حضور پر تمام اگلوں پچھلوں کے علم القا فرمائے اور امام بوصیری فرماتے ہیں ؎ "محیط جملہ عالم علم و حلم مصطفائی ہے"۔

امام ابن حجر مکی اس کی شرح افضل القرام القری میں فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سارے جہان کا علم دیا تو حضور نے تمام اگلوں پچھلوں کا علم اور جو کچھ ہو گزرا ہے اور ہونے والا ہے سب جان لیا اور نسیم الریاض میں ہے کہ تمام مخلوقات آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے قیام قیامت تک سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کی گئیں تو حضور نے ان سب کو پہچان لیا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے گئے اور امام قاضی پھر علامہ قاری پھر علامہ مناوی نے تیسیر شرح جامع صغیر امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم میں فرمایا۔ پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور ان کے لئے کچھ پردہ نہیں رہتا تو سب کچھ

آٹھ گھنٹے میں تصنیف کی علاوہ نظر سادس کے کہ بعد کو زائد کی گئی، اس وقت میرے پاس کوئی کتاب نہ تھی، جیسا کہ میں نے خطبہ میں تحریر کیا تو مجھے اس لفظ میں جو "الا سے پہلے ہے" تردد واقع ہوا۔ آیا وہ رابیۃ ہے یا ربیۃ تو ان میں سے میں نے ایک ذکر کر دیا اور کہہ دیا جیسے انہوں نے فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جب میں اپنے وطن واپس آیا اور مطالعہ کتب کا اتفاق ٹھہرا تو میں نے صحیح مسلم میں دونوں جگہ یہاں لفظ بزیادتی نفتہ۔ قد ہا یا یعنی الا قدرابیۃ اور صحیح بخاری میں متفرق الفاظ سے اور انہیں میں سے ہے جو کتاب میں تحریر ہوا ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

ؒ اس کا شروع یہ ہے کہ ذکر کیا علامہ عراقی نے شرح مہذب میں کہ ان پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی۔ الخ ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

www.waseemziyai.com

القاضی ثم المناوی فی التیسیر شرح الجامع الصغیر للامام السیوطی رحمهم اللہ تعالیٰ النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ اتصلت بالملأ الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاھد وقال الامام ابن الحاج المکی فی المدخل والامام القسطلانی فی المواھب قد قال علمائنا رحمہم اللہ تعالیٰ لافرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ اھ وقد قال تعالیٰ یایھا النبی انا ارسلناک شاھدا وقال القاری فی شرح الشفاء فی توجیہ السلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند الدخول فی بیوت خالیۃ لااحد فیھا لان روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام وفی مدارج النبوۃ للشیخ المحقق عبدالحق البخاری الدھلوی کل ما فی الدنیا من زمن اٰدم الی النفخۃ الاولی کشفہ اللہ تعالیٰ علی نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی علم جمیع الاحوال من الاول الی الاخر وفیھا ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم بجمیع الاشیاء من الشیونات والاحکام الالھیۃ

مراجعۃ الکتب وجدتہ فی صحیح مسلم باللفظ الاول فی الموضعین مع زیادۃ تراءی الا قد رأیتہ وفی صحیح البخاری بالفاظ شتی منھا المثبت فی الکتاب ۱۲ منہ حفظہ جدیدہ

ؔ اولہ ذکر العراقی فی شرح المھذب انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخ ۱۲ منہ حفظہ جلیلہ

ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسا سامنے ہو رہا ہے اور امام ابن حاج مکی نے مدخل اور امام قسطلانی نے مواہب میں فرمایا کہ بے شک ہمارے علمائے رحمہم اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ حضور اپنی اُمت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نیتوں اور ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضورؐ پر ایسا روشن جس میں کچھ پوشیدگی نہیں انتہیٰ اور بے شک رب العزت تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے نبی ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر۔ شفاء شریف میں جو یہ مسئلہ لکھا کہ جب خالی گھروں میں جاؤ جن میں کوئی نہ ہو تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرو علامہ علی قاری اس کی شرح میں اس مسئلہ کی وجہ یہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح پاک تمام مسلمانوں کے گھر میں تشریف فرما ہے اور شیخ عبدالحق بخاری دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں دنیا میں آدم علیہ السلام سے لے کر صور پھکنے تک جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظاہر کر دیا یہاں تک کہ اوّل سے آخر تک تمام احوال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جان لیے یہ اسی میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام اور احکام اور صفات اور اسماء اور افعال اور آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور حضورؐ اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے ان پر سب سے افضل درود اور سب سے تمام و کامل سلام انتہیٰ

اقول یہ آیت عام ہے جس میں سے کسی شے کی تخصیص نہیں تو اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا تمام جہان میں جس کی طرف نظر کرے تو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر علم والے سے بلند و بالا علم والے ہیں اور جب تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کرے تو اللہ وہ علم والا ہے جس سے اوپر کوئی علم والا نہیں اور ذی علم کا اطلاق اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر نہیں ہو سکتا کہ تنکیر بعضیت پر دلالت کرتی ہے تو تخصیص کی کچھ حاجت نہیں اور شاد

یہ میں نے کہا تھا جو میرے ایمان نے میرے رب کے ساتھ مجھے سکھایا، پھر میں نے علامہ

www.waseemziyai.com

وصفات الحق والاسماء والافعال والآثار احاط بجميع علوم الظاهر والباطن والاول والاخر وصار مصداق فوق كل ذی علم علیم عليه من الصلوات افضلها ومن التحيات اتمها واكملها اه اقول والاية عام غير مخصوص منه شئ فاذا نظرت الى غيره صلى الله تعالى عليه وسلم من العٰلمين فنبينا صلے الله تعالیٰ علیه وسلم هو العليم فوق كل ذی علم واذا نظرت اليه صلے الله تعالیٰ علیه وسلم فالله هو العليم لا عليم فوقه ولا يصح اطلاق ذی علم علی الله سبحٰنه وتعالیٰ لدلالة التنكير على التبعيض فلا حاجة الى التخصيص وفی فيوض الحرمين للشاه ولی الله الدهلوی فاض علے من جنابه المقدس صلے الله تعالیٰ علیه وسلم كيفية ترقی العبد من حيزه الى حيز القدس فيتجلے له كل شئ كما اخبر عن هذا المشهد فی قصة المعراج المناهی اه واما الايات فقد مر بعضها ونبذ من جهة الاحتجاج بها وانا اقول وبالله التوفيق هذا

مطلب۔ اقامة المصنف البرهان القاطع من القرآن العظيم

له قلته بما ملهمنی ایمانی بربی ثم رايت فی كتاب الاسماء والصفات للامام البيهقی قال وذكر الاستاذ ابو نصر البغدادی رحمه تعالیٰ انا لا نقول ان الله تعالیٰ ذو علم على التنكير وانما نقول انه ذو العلم على التعريف كما نقول انه ذو الجلال والاكرام على التعريف ولا نقول ذو جلال واكرام على التنكير اه وقد بسطت الكلام على هذا وانه این يمنع من التنكير واين لا يمنع مثل ذو مغفرة وذو رحمة وغيرهما وانه يقال ذو فضل على الناس ولا يقال ذو فضل مع بيان الوجه فی رسالتی فی اسماء الله الحسنٰی ١٢ منه حفظه ربه تعالیٰ جد يده

ولی اللہ دہلوی فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں۔ مجھ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک سے اس کا فیضان ہوا کہ بندہ کیونکر اپنے مقام سے مقام قدس تک ترقی کرتا ہے تو ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصہ معراج خواب میں اس مقام سے خبر دی ہے انتہی۔ رہیں آیتیں اس میں سے کچھ گذریں اور ان سے استدلال کا قدرے طریقہ مذکور ہوا اور میں کہتا ہوں اور اللہ ہی کی طرف سے توفیق ہے۔

مطلب ۔ بیانِ کرم مصنف کا آیات قرآن سے دلیل یقینی

یہ ہے ہمارے رب کا کلام فیصلہ کی بات اور عدالت ذوالاحاکم فرماتا ہے اور اس کا فرمانا حق ہے ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان اور فرماتا ہے قرآن بناوٹ کی بات نہیں بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق اور ہر شے کی تفصیل ہے اور فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی تو قرآن عظیم گواہ ہے اور اس کی گواہی کس قدر اعظم ہے کہ وہ ہر چیز کا بتیان ہے اور تبیان اس روشن اور واضح بیان کو کہتے ہیں جو اصلا پوشیدگی باقی نہ رکھے کہ زیارت لفظ زیادت معنی پر دلیل ہوتی ہے اور بیان کے لئے

بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں دیکھا انھوں نے فرمایا استاد ابوالنصر بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا بلاشبہہ ہم اللہ تعالیٰ کو تنکیر کے ساتھ ذو علم نہ کہیں گے ذوالعلم ہی کہیں گے الف لام تعریف کے ساتھ جیسے کہ ہم ذوالجلال والاکرام نکرہ نہ کہیں گے اھ اور میں نے اس پر بسط کے ساتھ کلام کیا اور یہ کہ کہاں تنکیر ممنوع ہے اور کہاں ممنوع نہیں جیسے ذو مغفرۃ اور ذو رحمۃ اور ان کے ماسوا اور یہ کہ ذو فضل علی الناس کہا جائے گا اور ذو فضل نہ کہا جائے گا مع بیان وجوہ اپنے رسالہ میں کہ اسماء حسنیٰ کے ذکر میں ہے ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

ے بعض معاصرین نے کہا کہ مراد بیان واضح سے ذکر کئے ہوئے قضایا کی بہتائیت ہے تو مراد مبالغہ ہے باعتبار کمیت کے نہ باعتبار کیفیت اور کہا کہ اس کی نظیر ان کا قول ہے کہ فلاں اپنے غلام کے لئے ظالم ہے اور اپنے غلاموں کے لئے ظلام ہے اور اسی پر محمول کیا بعض نے آیہ کریمہ ما ربک بظلام للعبید کو اقول تیری جان کی قسم یہ تاویل نہیں رشدید تحویل ہے قرآن عظیم کے معنی الٹ پلٹ کر دینا اور ظلام للعبید پر قیاس مردود بعید کیونکہ تبیان کی اضافت ہر ہر فرد کی جانب ہے اگرچہ وہ احکام دینی ہی میں سے ہوں،

www.waseemziyai.com

كلام ربنا عز وجل قولا فصلا وحكما عدلا قائلا وقوله الحق
ونزلنا عليك الكتٰب تبيانا لكل شئ وقال تعالى ما كان
حديثا يفترى ولكن تصديق الذى بين يديه وتفصيل
كل شئ وقال تعالى ما فرطنا فى الكتب من شئ فالقران
العظيم شهيد وما اعظمه من شهيد انه تبيان لكل شئ
والتبيان البيان[1] الواضح الجلى الذى لا يبقى خفاء فان زيادة
المبانى دليل زيادة المعانى والبيان لابد له من مبين وهو الله
سبحٰنه وتعالى ومبين له وهو الذى نزل عليه القران سيدنا
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والشئ عند اهل السنة
كل موجود فدخل فيه جميع الموجودات من الفرش
الى العرش ومن الشرق الى الغرب من الذوات والحالات
والحركات والسكنات واللمحات واللحظات والخطرات
والارادات الى غير ذلك ومن جملتها كتابة اللوح المحفوظ

---

[1] زعم بعض العصريين ان المراد بالبيان الواضح البليغ كثرة القضايا المبينة فيه فالمبالغة باعتبار الكم لا باعتبار الكيف قال ونظير هذا قولهم فلان ظالم لعبده وظلام لعبيده وعلى ذلك حمل بعضهم قوله تعالى وما ربك بظلام للعبيد اقول لعمرك هذا لهو التحويل الشديد والقياس على ظلام العبيد سحيق بعيد فان التبيان مضاف الى كل فرد فرد ولو من الاحكام الدينية على زعم التخصيص فلا يكتسب الكثرة من كثرة المتعلقات كما اكتسب الظلم فى ظلام لعبيده من تعلقه بكثيرين فما نحن فيه ليس كقولهم ظلام لعبيده بل كأن يقال ظلام لكل منهم ولا مساغ فيه لما زعم كما لا يخفى ثم اذا تعلقت المبالغة فى البيان بكل فرد فرد لم يفد الفرق بالكم والكيف كيف وان كل شئ او كل حكم دينى اذا تعلق به بيانات

ایک تو بیان کرنے والا چاہیئے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہے اور دوسرا وہ جس کے لئے بیان کیا جائے اور وہ وہ ہیں جن پر قرآن اترا ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اہلِ سنّت کے نزدیک شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو اس میں جملہ موجودات داخل ہوگئے۔ فرش سے عرش تک اور شرق سے غرب تک ذاتیں اور حالتیں اور حرکات اور سکنات اور پلک کی جنبشیں اور نگاہیں اور دلوں کے خطرے اور ارادے ۲ اور ان کے سوا جو کچھ ہے اور انھیں موجودات میں سے لوح محفوظ کی تحریر ہے۔

بربنائے زعم تخصیص تو وہ کثرت حاصل نہ کرے گا بتعلقات کی کثرت سے جیسے ظلم نے ظلام للعبید میں حاصل کر لی کثیرین کے تعلق سے تو ما نحن فیہ ظلام للعبید جیسا نہیں بلکہ یوں کہے جانے کی مثل ہے۔ کہ لکل منہم ظلام اور اس میں اس مزعوم کی گنجائش نہیں جیسا کہ مخفی نہیں پھر جب بیان میں مبالغہ کا تعلق فرداً فرداً ہر ایک سے ہوا تو کم وکیف کا فرق مفید نہ ہوا اور کیسے ہو حالانکہ ہر شے یا ہر حکم دینی جب اس سے بیانات کثیرہ کا تعلق ہو تو لازم کردے گا

اس کے لئے نہایت ایضاح کو اور یہی مقصود ہے۔

پھر علاوہ بریں ایک اور بات بھی جس کی طرف اس کا ذہن رسانہ ہوا اور نہ اسے ہرگز پسند کرتا وہ یہ کہ اس صورت عیاذاً باللہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ پر افترا کی طرف رجوع کر جائے گا، کہ اس نے قرآنِ عظیم میں بار بار اس لئے بیان کیا۔ تاکہ بیان کو کثرت کی عارضی ہو جائے۔ اور یہ آنکھوں دیکھے صریح غلط۔ پھر یہ مراد باطل ہونے کے ساتھ اصلاً کسی روایت میں نہیں، اور نہیں ہے اعتبار اس ذلّت کا جو قریب میں پیدا ہوئی تو یوں حکم کرنا کہ اللہ کی یہی مراد ہے وہی تفسیر بالرائے اور وہی ہر حکم سے ممنوع ہے اللہ تعالیٰ پر اس کی شہادت ہے کہ اس نے اس لفظ سے یہی مراد لئے۔ باوجودیکہ بطلان پر دلیل قائم ہے۔ کجا دلیل ظنی کا بھی اس کی صحت پر قائم نہ ہونا بجائے قیام دلیل قطعی کے تو اسے چاہیئے کہ اسی مصداق قول ۱؎ امام ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ سے سخت تر بتائے لیکن ہم سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے سب بندوں کے لئے بخشش و عافیت کا ۱۲ منہ غفرلہ۔

۱؎ دیکھو اسی رسالہ صہ

فلا بد ان یکون القران الکریم بیانا واضحا وتفصیلا تاما لکل ذلک ولنسأل عن هذا ایضا الفرقان الحکیم ان اللوح ما ذا اکتب فیه قال تعالیٰ "کل صغیر وکبیر مستطر" وقال تعالیٰ "وکل شئ احصینٰه فی امام مبین" وقال تعالیٰ "ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین" وقد بین صحاح الاحادیث ان اللوح مکتوب فیه کل کائن من اول یوم الی الیوم الاٰخر بل الی دخول اهل الدارین منازلهم وهو المراد بما جاء فی حدیث من لفظة الی الابد فان الابد یطلق ویراد به الامد المدید فیما یأتی کما فی البیضاوی والا فتفاصیل ما لا یتناهی لا یتحمله ما تناهی کما لا یخفی وهذ

کثیرة اوجبت له ایضاحا بالغا وهو المقصود ثم علاوةً علیه شئ اٰخر لم یتفطن له ولا لما ارتضاه وهو انه یدل علی هذا والعیاذ بالله الی فریة علی الله تعالیٰ انه بین فی القران کل حکم مراً ای تعرض لبیان کل حکم الکثرة الکمیة وهو واضح البطلان بشهادة العیان ثم هذا المراد مع بطلانه لیس من المأثور فی شئ ولا عبرة بذلة حدثت قریبا فالحکم بان مراد الله تعالیٰ کذا هو التفسیر بالرائے وهو المنهی عنه لکونه شهادة علی الله تعالیٰ انه عنی باللفظ هذا مع قیام الدلیل علی بطلانه فضلا عن عدم قیام دلیل ظنی علی صحته خلفة عن قیام دلیل قطعی به فلیجعله اشد من اشد مصداق قول الامام الماتریدی رحمه الله تعالیٰ ولکن نسأل الله جمیعا العفو والعافیة اه منه سلمه الله تعالیٰ مدنیه۔ ـه انظر رسالتهم ص۸

ـه انظر هذا التصریح الجلی والنص منه ما قدمت فی النظر الاول ان العرش والفرش حدان حاصران واول یوم الی الیوم الاٰخر ص ان اٰخران وما کان محصورا بین حاصرین لا یکون الا متناهیا ثم ان کان عندک عجب فاعجب ممن رد نوا علیه بوجهین احدهما ص۱۰ و۱۱ ان القران باعتبار

تو ضرور ہے کہ قرآن عظیم میں ان تمام چیزوں کا بیان روشن اور تفصیل کامل ہو اور یہ بھی ہم اسی حکمت والے قرآن سے پوچھیں کہ لوح میں کیا کیا لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے ایک روشن پیشوا میں گن دی ہے اور فرماتا ہے زمین کی اندھیریوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر و خشک۔ مگر ایک روشن کتاب میں ہے اور بے شک صحیح حدیثیں بیان فرما رہی ہیں کہ روز اول سے آخر تک جو کچھ ہوا، اور جو کچھ ہوگا سب لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ جنت و دوزخ والے اپنے ٹھکانے میں جائیں اور وہ جو ایک حدیث میں فرمایا کہ ابد تک کا سب حال اس میں لکھا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے اس لئے کہ کبھی ابد بولتے ہیں اور اس سے آئندہ کی مدت طویل مراد لیتے ہیں جیسا کہ بیضاوی میں ہے ورنہ غیر متناہی چیز کی تفصیلیں[عہ] متناہی چیز نہیں اٹھا سکتی

رد فائز العجول

عہ دیکھو یہ صریح تصریح اور اس سے صحیح تر وہ کہ نظر اول میں گذر چکی۔ عرش و فرش دو گھیرنے والی حدیں ہیں اور پہلے دن سے پچھلے دن تک دو دوسری حدیں ہیں اور جو گھرا ہو دو گھیرنے والوں میں وہ متناہی ہوگا تو اگر تجھے تعجب ہو تو تعجب ان پر کر جنھوں نے اس پر دو وجہ سے یورش کی ایک "منہا ؔ" یہ کہ قرآن باعتبار الفاظ متناہی ہے ہو نہیں سکتا کہ غیر متناہی کو محیط ہو الخ اور تم خود دیکھ رہے ہو کہ یہ رد ہے ایک وہم کا، جس کا انھوں نے تخیل کیا، بلکہ اپنی گھڑی ہوئی خود ساختہ تصویر کا، دوسر زعم کیا کہ قرآن مجید اگر غیر متناہی بالفعل پر تفصیلاً نص نہ فرماتا تو

رد فائز العجول

قــ رد دیگر

اس میں غیوب خمسہ یقینی طور پر داخل نہ ہوتے الخ اور تمھیں معلوم ہے کہ ہمارا مقصود ما کان و ما یکون کا احاطہ ہے جو تحریر ہے لوح محفوظ میں ہے وہ متناہی چیز ہے اور آیات نے دلالت کی، ویر محیط ہونے بیان اور تفصیل کے واسطے ہر موجود کے نوعیت نزول اور وہ قطعاً اسی میں سے ہے تو کس لئے اس کا شمول غیر متناہی بالفعل کے شمول پر موقوف ہوگا وہ اپنے آپ بھی غیر متناہی ہے، آیات کی دلالت اشیاء مبہمہ غیر معینہ پر ہے۔ غیر متناہی میں سے تو علم ان کے دخول کا نہ ہوگا۔ جب تک غیر متناہی کا تفصیلوار بیان نہ ہوئے اور اپنی جب

www.waseemziyai.com

هو المعبر عنه بما كان وما يكون وقد بين فی علم الاصول ان النكرة فی حيز النفی تعم فلا يجوز ان يكون الله تعالیٰ

الفاظ متناه لا يجوز ان يحيط بغير المتناهی الخ وهذا كما تری رد علی وهم تصوره بل خلقوه وصوروه والثانی زعمه ان لو لم ينص القرآن المجيد علی غير المتناهی بالفعل تفصيلا لم يدخل فی ذلك علی وجه اليقين المغيبات الخمس الخ وقد علمت ان مقصودنا

احاطة ما كان وما يكون المثبت فی اللوح المحفوظ وهو شیٔ متناه والآيات دلت علی احاطة البيان والتفصيل لكل موجود وقت النزول وهو منه قطعا فلماذا يتوقف شموله علی شمول الخير المتناهی بالفعل اهو غير متناه بنفسه ام الآيات دلت علی اشياء مبهمة غير معلينه من بين غير متناه فلا يعلم دخلولها ما لم يمر البيان علی جميع غير المتناهی تفصيلا ولعمری مثل هذا لم يكن يحتاج الی البيان ولكن قلة التدبر نسأل الله العافيه ١٢ منه حفظه ربه تعالیٰ حبيده

الرد علی غاية المعمول ١

لہ ١ **اقول** الخلاف لم يخف علينا ولكن اذا جاء نهر الله بطل نهر معقل ومن شدة قصور النظر ادعاء الاتفاق علی التخصيص فذلك قول من حفظ شيأ وغابت عنه اشياء قال الامام الجليل السمين فی تفسيره ثم العلامة الجمل فی الفتوحات الالهية تحت قوله تعالیٰ ما فرطنا فی الكتب من شیٔ مانصه اختلفوا فی الكتاب ما المراد به فقيل اللوح المحفوظ وعلی هذا فالعموم ظاهر لان الله تعالیٰ اثبت ما كان وما يكون فيه وقيل القرآن وعلی هذا فهل العموم باق. منهم من قال نعم وان جميع الاشياء مثبت فی القرآن اما بالتصريح واما بالايماء ومنهم من قال انه يراد به الخصوص والمعنی من شیٔ يحتاج اليه المكلفون اه وكذا الخازن وقيل ان المراد بالكتاب القرآن يعنی ان القرآن مشتمل علی جميع الاحوال اه وقال الله تعالیٰ تفصيل الكتاب لاريب فيه قال فی الجلالين تفصيل الكتب تبيين ما كتبه الله تعالیٰ من الاحكام وغيرها قال فی الجمل قوله

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور اسی کو ماکان و ما یکون کہتے ہیں۔ اور بے شک علم اصول میں بیان کر دیا گیا کہ نکرہ مقام نفی میں عام ہوتا ہے تو جائز نہیں کہ

کی قسم یہ محتاج بیان نہ تھا، لیکن کم فہمی سے اللہ کی پناہ ۱۲ منہ حفظہ غفر لہ جدیدہ معظمہ (۱)

لے اقوال خلاف ہم پر مخفی نہیں لیکن جب اللہ کی نہر آئی تو نہر معقل باطل ہو گئی اور سخت قصور نظر ادعائے اتفاق ہے تخصیص پر تو یہ اس کی بات ہے جس نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی اس سے غائب ہو گئیں۔ امام جلیل القدر سمین نے اپنی تفسیر میں پھر علامہ جمل نے فتوحات الٰہیہ میں زیر آیۂ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیٔ ۔ فرمایا جس کی عبارت یہ ہے کتاب سے مراد میں مفسرین مختلف ہوئے کسی نے لوح محفوظ کہا اور اس قول پر عموم ظاہر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ماکان وما یکون (جو ہوا اور جو ہوگا) سب تحریر فرمایا اور کسی نے قرآن کہا تو کیا اس قول پر عموم باقی ہے بعض نے کہا ہاں اور بلا شبہ جمیع اشیاء قرآن کریم میں مکتوب ہیں یا صراحتًا یا اشارۃً اور بعض نے کہا مراد خصوص ہے اور شے سے مراد مکلفون کو جس کی حاجت ہو اھ اور تفسیر خازن کے لفظ یہ ہیں کہ مراد کتاب سے قرآن ہے یعنی یہ کہ قرآن عظیم جمیع احوال پر حاوی ہے اھ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تفصیل الکتاب لاریب فیہ جلالین میں فرمایا کتاب کی تفصیل بیان روشن ہے اس کا جسے اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمایا۔ احکام وغیرہا احکام سے جمل میں کہا قولہ لبیین ما کتبہ اللہ تعالیٰ یعنی لوح محفوظ میں اھ

اور روایت کیا ابن جریر و ابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی یہ کتاب ہر شے کا روشن بیان اور جو کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا، اس میں سے ہمیں اتنے حصہ کا علم ہوا جس کا بیان فرما دیا پھر یہ آیت تلاوت کی ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیٔ اور سعید بن منصور نے اپنی سنن اور ابن شیبہ نے اپنی مصنف عبد اللہ بن امام احمد اپنے باپ کی کتاب الزہد کے زوائد میں اور ابن ضریس نے فضائل القرآن اور ابن نصر مروزی نے اپنی کتاب فی کتاب اللہ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں انھیں سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ انھوں نے فرمایا تو چاہیے کہ تفتیش کرے قرآن سے کہ اس میں سب اگلے پچھلوں کے علم ہیں اور ان کے ارشاد میں ظلبثور میں کیا ہی رد ہے ان اندھوں کا جو کہتے ہیں کہ ہم قرآن میں

www.waseemziyai.com

فيما كتبه الله تعالى اى فى اللوح المحفوظ اھ و اخرج ابن جرير و ابن ابى حاتم فى تفاسيرهما عن سيدنا عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال ان الله تعالى انزل هذا الكتاب تبيانا لكل شئ ولقد علمنا بعضا مما بين لنا فى القرآن ثم تلا و نزلنا عليك الكتاب تبيانا لكل شئ واخرج سعيد بن منصور فى سننه و ابن ابى شيبه فى مصنفه وعبد الله ابن الامام احمد فى زوائد كتاب الزهد لابيه و ابن الضريس فى فضائل القرآن و ابن نصر المروزى فى كتابه فى كتاب الله و الطبرانى فى المعجم الكبير و البيهقى فى شعب الايمان عنه رضى الله تعالى عنه قال من اراد العلم فليثور القرآن فان فيه علم الاولين والآخرين وفى قوله رضى الله تعالى عنه فليثور ردبا ر د على العميان الذين يقولون ما نرى فى القرآن الا احرفا يسيرة فى اوراق عديدة انى تحتمل ما كان وما يكون ولعمرى ما اشبهت قول هؤلاء الطاعنين الطاغين الا بقول المشركين قبلهم كيف يسع العلمين اله واحد وقد بينت ذلك بحمد الله تعالى تبعيد الاوهام وتقريبا الى الافهام فى رسالتى انباء الحى ان كلامه المصون تبيان لكل شئ ١٣٢٦ وحسبك ما نقل العلامة القارى فى المرقات قال قال بعض العلماء لكل آية ستون الف فهم وعن على كرم الله تعالى وجهه لو شئت ان اوقر سبعين بعيرا من تفسير القرآن لفعلت اھ ولفظ العلامة ابراهيم البيجورى فى شرح البردة فى الاول لكل آية ستون الف فهم عــه وما بقى من فهمها اكثر ونقله فى اثر امير المومنين لو شئت لاوقرت سبعين بعيرا من تفسير الفاتحة اھ و فى اليواقيت والجواهر لسيدى الامام عبد الوهاب الشعرانى عن الامام الاجل ابى تراب النخشبى اين هؤلاء المنكرون من قول على بن ابى طالب رضى الله تعالى عنه لو تكلمت لكم فى تفسير الفاتحة لحملت لكم سبعين بعيرا اھ وفى شرح العشماوى لصلاة سيدى احمد الكبير رضى الله تعالى عنه عن سيدى عمر الحضار لو اردت ان املى من تفسير ما تنسخ من آية

عــه ذكره الامام السيوطى فى الثامن والسبعين من الاتقان عن الامام ابن سبع فى شفاء الصدور قال وقد قال بعض العلماء ١٢ منه حفظه حيد بدره

اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیان سے چھوڑ دی ہو اور کل کا لفظ تو عموم پر ہر نص سے زیادہ نص ہے تو روا نہیں کہ بیان روشن اور تفصیل سے کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔

تھوڑے سے حروف ہی چند اوراق میں دیکھتے ہیں وہ کہاں ما کان وما یکون کے حامل ہونے کے قابل ہے اور اپنی جان کی قسم ان حد سے گذر جانے والے معترضوں کا کہنا ولیا ہی ہے جیسے ان سے پیشتر مشرکین کا کہنا کیف یسع العلمین الہ واحد کیسے وسعت رکھے گا۔ سارے جہانوں کی ایک خدا اور بحمد اللہ تعالیٰ میں نے اوہام دور کرنے اور جلد سمجھ میں آجانے کے لئے یہ بیان کر دیا ہے اپنے رسالہ ابناء الحی ان کلامہ المصون تبیانا لکل شیئ ۱۳۲۶ میں بحمدہٖ بس ہے۔ وہ جو علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں نقل کیا کہا کہ بعض علماء نے فرمایا ہر آیت کے لئے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے مروی ہے کہ اگر میں چاہوں کہ ستر اونٹ تفسیر قرآن کریم سے بھر دوں تو ایسا کر دوں اور علامہ ابراہیم بیجوری نے شرح بردہ کے ابتدا میں الفاظ یہ ہیں ہر آیت کے ساٹھ ہزار مفہوم ہیں اور جو مفاہیم باقی رہے وہ بہت زائد ہیں اور ان کے الفاظ اثر امیر المومنین میں یہ ہیں کہ اگر میں چاہوں تو تفسیر فاتحہ سے ستر اونٹ بھر دوں اھ اور یواقیت والجواہر مولفہ سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی میں امام اجل ابو تراب نخشبی سے ہے کہاں ہیں منکرین قول مولیٰ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اگر میں تم سے تفسیر فاتحہ بیان کروں تو تمہارے لئے ستر اونٹ بار آور کر دوں اھ اور علامہ عشماوی کی شرح صلاۃ سیدی احمد کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ہمارے سردار عمر محضار سے مروی اگر میں چاہوں کہ تمہیں زبانی بتا کر لکھا دوں کچھ تفسیر ما ننسخ من آیۃ کی تو لد جائیں ایک لاکھ اونٹ اور اس کی تفسیر ختم نہ ہو تو یقیناً میں ایسا کر دوں اور اسی میں خلیفہ ابو الفضل کے گھرانے کے بعض اولیاء سے ہے کہ ہم نے قرآن کریم کے ہر حرف کے تحت میں چالیس کروڑ معانی پائے اور اس کے ہر حرف کے ایک مقام میں جو معانی ہیں وہ ان معانی کے سوا ہیں جو دوسرے مقام میں ہیں اور فرمایا کہ ہمارے سردار علی خواص نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مطلع فرمایا سورہ فاتحہ کے معنی پر تو مجھ پر ان سے ایک لاکھ چالیس ہزار نو سو ننانوے علم منکشف ہوئے اور زرقانی میں مواہب لدنیہ سے علامہ غزالی نے اپنی کتاب میں دربارہ علم لدنی قول مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ذکر فرمایا اگر لپیٹ دیا جائے میرے

حمل مائة الف جمل وما ينفد تفسيرها لفعلت وفيه عن بعض الاولياء من بيت ابى فضل وجدنا تحت كل حرف من القرآن اربعمائة الف ذرة من المعانى وكل حرف منه له معان فى موضع غير المعانى التى له فى موضع اٰخر قال وقال سيدى على الخواص نفع الله به ان الله تعالى اطلعنى على معانى سورة الفاتحة فظهرلى منها مائة الف علم واربعون الف علم وتسعمائة وتسعون علما اھ وفى الزرقانى على المواهب ذكر الغزالى فى كتابه فى بيان العلم اللدنى قول على رضى الله تعالى عنه لو طويت لى وسادة لقلت فى الباء من بسم الله سبعين جملا اھ وفى ميزان الشريعة الكبرىٰ للامام الشعرانى ندا استخرج اخى افضل الدين من سورة الفاتحة مائتى الف علم وسبعة واربعين الف علم وتسعمائة وتسعة وتسعين علما ثم ردها كلها الى البسملة ثم الى الباء ثم الى النقطة التى تحت الباء وكان رضى الله تعالى عنه يقول لا يكمل الرجل عندنا فى مقام المعرفة بالقران حتى يستخرج جميع احكامه وجميع مذاهب المجتهدين فيها من اى حرف شاء من حروف الهجاء[۱]

[۱] هكذا ذكره الامام السيوطى عن الامام الاجل العارف ابن ابى جمرة عن على كرم الله تعالى وجهه ولفظه انه قال لو شئت ان اوقر سبعين بعيرا من تفسير ام القرآن لفعلت اھ ذكره الامام سطر ما نقله ام من علمائنا الاتقانى

قال ديوثه فى ذلك قول الامام على رضى الله عنه

لو شئت لاوقرت لكم ثمانين بعيرا من علم النقطة التى تحت الباء اھ اقول و بامثال هذه تظهر حقيقة قول سيدنا عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما لو ضاع لى عقال بعير لوجدته فى كتاب الله رواه عنه ابو الفضل المرسى كما فى الاتقان فمن ضيق العطن بل بعض الظن تحويله[۱۲] الى ان المعنى لوجد فى القران ما يرشده الى طريق وجدانه وهذا الامام الجليل الجلال السيوطى رحمه الله تعالى قائلا فى النوع الثالث والاربعين من الاتقان قال الجوينى واستخرج بعض الائمة من قوله تعالى الٓمٓ غُلبت الروم ان البيت المقدس يفتحه المسلمون فى سنة ثلث وثمانين وخمسمائة ووقع كما قال اھ اقول فتح بيت المقدس ۵۸۳ھ معلوم وفيما ذكره المؤرخون كابن اثير فى الكامل اما الجوينى فقد تقدم حتفه على فتحه بنحو من مائة وخمسين سنة فضلا عن الامام الذى حكى عنه الجوينى هذا الاستخراج

www.waseemziyai.com

لیے تکیہ تو میں بسم اللہ کی بے کی تفسیر میں ستر اونٹ بھر دوں اھ اور امام شعرانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے میرے بھائی افضل الدین نے سورہ فاتحہ سے دو لاکھ سینتالیس ہزار نو سو ننانوے علم استخراج کیے پھر ان سب کو بسم اللہ کی طرف راجع کر دیا۔ پھر بائے بسم اللہ کی جانب پھر اس نقطہ کی طرف جو بے کے نیچے ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک مقام معرفت قرآن میں مرد کامل نہیں ہوتا تا آنکہ استنباط اور اس کے تمام احکام کا اور مذاہب مجتہدین کا حروف ہجا کے جس حرف سے چاہے کر سکے فرمایا کہ اس میں ان کی تائید قول سیدنا امام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو اسی اونٹ اس نقطہ کے علم سے جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے بھر دوں۔

اقول اور ایسے ہی اقوال سے کھل جاتی ہے حقیقت ارشاد سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کہ اگر گم ہو جائیں میرے اونٹ دھنگنا تو میں یقیناً اسے کتاب اللہ سے پالوں۔ ابوالفضل مرسی نے ان سے اسے روایت کیا جیسا کہ تفسیر اتقان میں ہے کہ کوتاہ دستی و کم مائیگی ہی نہیں، بلکہ بدبختی سے اس کی تحویل و تبدیل ہے اس جانب کہ معنی یہ ہیں کہ البتہ قرآن میں وہ ہے جو اس کے پانے کی راہ بتائے اور یہ امام جلیل القدر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیر اتقان کی تینتالیسویں نوع میں فرمارہے ہیں۔ امام ابو محمد مفسر جوینی نے کہا استنباط کیا۔ بعض ائمہ نے آیہ کریمہ الٓمٓ غلبت الروم سے یہ کہ بیت المقدس کو مسلمان ۵۸۳ھ میں فتح کریں گے اور انھوں نے جیسا کہا ویسا ہی ہوا اھ **میں کہتا ہوں** ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کا فتح ہونا معلوم ہے اور مورخین نے اسی سنہ میں اس کا ذکر کیا جیسے تاریخ کامل میں ابن اثیر نے۔ لیکن جوینی کا انتقال اس کی فتح سے ڈیڑھ سو برس کے قریب پیشتر ہے، گویا وہ امام جن سے جوینی نے اس استخراج کی حکایت کی۔ ابن خلکان نے کہا ابو محمد جوینی نے ذی القعدہ ۴۳۸ھ میں وفات پائی۔ علامہ سمعانی نے کتاب الذیل میں ایسا ہی کہا اور اذہبی نے ۴۳۴ھ میں بمقام نیساپور لکھا اھ تو جملۂ "وقع" "کما قال" (جیسا کہا ویسا ہی ہوا) کلام امام سیوطی ہے نہ امام جوینی، اللہ تعالیٰ دونوں کو غریق رحمت فرمائے تو پاکی ہے اسے جس نے اس امت مرحومہ کو عزت و کرامت بخشی اس کے نبی کے صدقہ میں اللہ کا درود ان پر اور ان کی ساری امت پر اور اس کی برکت اور سلام اور اپنی جان کی قسم اگر ان لوگوں سے کہا جائے بتاؤ یہ کیسے نکالا آیہ کریمہ الٓمٓ غلبت الروم سے تو ضرور بکے بکے حیران رہ جائیں اور کچھ جواب نہ دے سکیں تو ہم کیسے حکم لگا دیں جہالت سے حبر الامۃ واستاذ امت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جس کے لیے

قال ابن خلكان ابو محمد الجويني توفي في ذي القعدة سنة ثمان وثلثين كذا
قال السمعاني في كتاب الذيل وقال في الانساب سنة اربع وثلثين واربعمائة
بنيسابور اه فجملة ردتم كما قال من كلام الامام السيوطي لا الامام الجويني
رحمهما الله تعالى فسبحان من اكرم هذه الامة بنبيها صلى الله تعالى عليه
وعليهما وبارك وسلم ولعمري لو قيل لهؤلاء اخبروا كيف استخرج هذا من
قوله تعالى الم غلبت الروم لحاروا وما احاروا بشئ اصلا فكيف نحكم بجهلنا
على علم حبر الامة الذي دعا له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اللهم
علمه الكتاب وقد اخرج ابن سراقة في كتاب الاعجاز عن الامام
ابي بكر بن مجاهد قال ما من شئ في العالم
الا وهو في كتاب الله تعالى اه وفي الطبقات الكبرى من ترجمة سيدي
ابراهيم الدسوقي رضي الله تعالى عنه كان يقول لو فتح الحق تعالى عن
قلوبكم اقفال السدد لاطلعتم على ما في القران من العجائب والحكم والمعاني
والعلوم واستغنيتم عن النظر في سواه فان فيه جميع ما رقم في صفحات
الوجود قال تعالى ما فرطنا في الكتب من شئ اه واخرج ابن جرير وابن
ابي حاتم في تفاسيرهما عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم مولى امير المؤمنين
عمر رضي الله تعالى عنه في قوله تعالى ما فرطنا في الكتب من شئ قال لم
نغفل الكتاب ما من شئ الا هو في ذلك الكتاب وروى الديلمي في مسند
الفردوس عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم من اراد علم الاولين والاخرين فليثور القران وقدمناه عن
ابن مسعود رضي الله تعالى عنه فبه بدأنا وبه ختمنا وقد ظهر لك
بطلان دعوى الاتفاق على التخصيص اما ان تطلع على الاختلاف وكلما تلي
عليك قول لا يوافق هواك خلته مائلا عليك توفحه بما استطعت نترد بلسانك
كل عموم الى الخصوص وتسلم ان هذا عموم ثم تقول يجب حمله على وجه
الخصوص وتسلم ان هذا عموم ثم نقول يجب حمله على وجه الخصوص فهذا حكم
الهوى وظلم بالنصوص ولو ساغ هذا لما بقي خلاف قط في العموم والخصوص
كما لا يخفى والله الهادي اه ١٣ سنه حفظه ربه تعالى ـــــ بيتـــه

www.waseemziyai.com

پوشیدہ نہ رہے کہ عام کا افادۂ استغراق میں یقینی ہے اور یہ کہ نصوص کو ظاہر پر حمل کرنا واجب
پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی الٰہی اسے اپنی کتاب کا علم دے اور جو روایت
کیا ابن سراقہ نے کتاب الاعجاز میں امام ابو بکر ابن مجاہد سے فرمایا نہیں ہے کوئی چیز عالم میں مگر
یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے اھ اور طبقات کبریٰ ذکر حالات سید ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں ہے فرمایا کرتے اگر حق تعالیٰ تمھارے دلوں کے قفل کھول دے تو تم ضرور مطلع ہو جاؤ اس
پر جو قرآن میں عجائب و حکمتیں اور معانی اور علوم ہیں اور بے پروا ہو جاؤ اس کے ماسوا
میں نظر کرنے سے کہ صفحات ہستی میں جو کچھ مرقوم ہے وہ سب اس میں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے فرمایا ہم نے کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا اھ اور روایت کی ابن جابر و ابن ابی حاتم نے
اپنی تفاسیر میں عبد الرحمٰن بن زید ابن اسلم امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد شدہ
غلام سے تفسیر آیہ کریمہ ما فرطنا فی الکتٰب من شیئ میں فرمایا ہم کتاب سے غافل نہ ہوں گے
کوئی شے ایسی نہیں کہ اس کتاب میں نہ ہو اور روایت کی دیلمی نے مسند الفردوس میں انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے فرمایا کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو علم اولین و آخرین چاہے تو علم قرآن میں تفتیش کرے اور پہلے ہم نے اسے عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا تو اسی سے ہم نے ابتدا کی اور اسی پر انتہا اور بلاشبہہ
آپ پر ظاہر ہو گیا دعویٰ اتفاق تخصیص کا باطل ہونا، رہا یہ کہ تم اگر مطلع خلاف پر ہو اور
جب کوئی قول تم پر قرأت کیا جائے اور وہ تمھاری خواہش کے موافق نہ ہو اور اسے اپنے
اوپر جھکتا دیکھو تو اسے حتی الوسع تم دفع کرتے ہو اور ہر عموم کو خصوص کی جانب پلٹتے ہو
اور عموم تسلیم کر کے کہہ دیتے ہو کہ اس کا خصوص پر حمل واجب ہے تو یہ ہے، خواہش
نفس کا حکم اور نصوص کے ساتھ ظلم اور جو یہ روا ہو تو عموم او رخصوص میں اصلا کوئی
خلاف باقی نہ رہے۔ جیسا کہ مخفی نہیں اور اللہ ہی ہدایت فرمانے والا ہے ۱۲ منہ مدینہ۔

لے دیکھو ان کا رسالہ ص ۱۸۷، ۲۱۱

لے قطعیت کلامی و قطعیت اصولی یعنی اصول فقہ میں فرق ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ قطعیت عام اجتہادی ہے تو قطعیت کلامی کے سامنے وہ کچھ نہیں تو کسی حنفی کا استدلال عموم قرآنی سے اور اس کے مذہب میں اس حکم

فرط فی کتابہ شیأ وان لفظۃ الکل من انص النصوص علی العموم فلا یصح ان یبقی من التبیان والتفصیل شیٔ وان العام قطعی فی افادۃ الاستغراق وان النصوص واجبۃ الحمل علی ظواھرھا مالم یعرف دلیل صحیح وان التخصیص والتاویل: من دون الجاء دلیل: تبدیل وتحویل: والا ارتفع الامان عن الشرع الجلیل وان حدیث الاحاد وان بلغ ما بلغ من درجات الصحۃ لا یصلح مخصصا لعموم الکتاب بل یضمحل دونہ فکیف بما دونہ من قال وقیل وان التخصیص المتراخی نسخ والاخبار لا تقبل النسخ وان التخصیص العقلی لا ینزل العام عن قطعیتہ وانہ لا یجوز التخصیص بظنی متمسکا بخروج ھذا عن کلیتہ فاذن قد استقر عرش التحقیق وللہ الحمد ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ علی علم نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بما کان ویکون واذ قد علمت ان علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مستفاد

لہ اقول فرق بین القطع الکلامی والقطع الاصولی اعنی اصول الفقہ الا تری ان قطعیۃ العام مجتھد فیہ فیھا فلا تکون من القطع الکلامی فی شیٔ فلیس تمسکہ منفی بعموم قرانی والحکم بکونہ قطعیا فی مذھبہ حکما جازما علی مراد الجلیل ولا خروجا عن حد دالتاویل کما لا یخفی علی کل عارف نبیل ام منہ حفظہ ربہ سدنیہ

لہ عارضنی فیہ بعض العلماء فی المدینۃ الطیبۃ بقولہ تعالی فی التوراۃ وتفصیلا لکل شیٔ فقلت لہ ھل قام دلیل علی التخصیص فی التوراۃ ام لا علی الثانی فنعم الا نکار وعلی الاول قیام الدلیل فی الکلیم الجلیل کیف یکون تماما فی الحبیب الجمیل علیھما الصلاۃ والسلام بالتجمیل وتخصیص لفظ فی موضع

ہے۔ جب تک کوئی صحیح دلیل اس کو نہ پھیرے اور یہ کہ جب تک کوئی دلیل مجوزہ نہ کرے تخصیص و تاویل بات کا بدلنا اور پھیرنا ہے ورنہ شرع جلیل سے امان اٹھ جائے اور یہ کہ حدیث احاد اگرچہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ صحت پر ہو عموم قرآن کی تخصیص نہیں کر سکتی بلکہ اس کے سامنے مضمحل ہو جائے گی، پھر حدیث کے نیچے اور کسی قیل و قال کی کیا گنتی ہے اور یہ کہ جو تخصیص کلام سے جدا ہو وہ اس کا نسخ ہے اور خبر قابل نسخ نہیں اور یہ کہ تخصیص عقلی عام کو اس کی قطعیت سے نہیں اتارتی اور یہ کہ جو چیز تخصیص عقلی کے سبب عام کے کلیہ سے نکل جائے اسے سند بنا کر کسی ظنی دلیل سے تخصیص نہیں کر سکتے تو اب بحمد اللہ تعالیٰ تحقیق کے عرش نے اس پر قرار پکڑا[۱] کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام ماکان و مایکون کو جانتے ہیں اور جبکہ تمہیں معلوم ہو لیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم قرآن عظیم سے مستفاد ہے اور ہر چیز کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہونا یہ اس کتاب کریم کی صفت ہے نہ کہ اس کی ہر ہر آیت یا ہر ہر سورۃ کی اور قرآن عظیم دفعۃً نہ اترا بلکہ تقریباً تیئیس برس میں تھوڑا تھوڑا جب کوئی آیت یا سورت اترتی نبی صلی اللہ

کا قطعی ہونا نہ مراد الٰہی پر جزماً کوئی حکم لگاتا ہے اور نہ دائرہ تاویل سے خروج کرتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ذی عقل عالم پر۔

۱۲ منہ غفرلہ مدینہ

[۱] بعض علماء مدینہ کریمہ نے بطور معارضہ ارشاد الٰہی و تفصیلا لکل شیء کی کہ در بارۂ توریت مقدس ہے پیش کیا تو میں نے کہا کیا کوئی دلیل توریت میں تخصیص پر قائم ہے یا نہیں شق ثانی پر انکار کی کیا وجہ اور شق اول پر قیام کی دلیل دربارۂ حضرت کلیم جلیل کیونکر ہو گا قیام دلیل۔ دربارۂ محبوب جمیل علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مع التکریم والتبجیل اور تخصیص کسی لفظ کی ایک مقام پر لازم نہیں کرتی دوسرے مقام میں بلا دلیل تو سکوت کیا اور کوئی بات نہ کہہ سکے اور میں

من القران العظيم وكونه تفصيلا لكل شئ وتبيانا لكل شئ وصف وصف للكتاب الكريم لا لكل آية آية اوسورة سورة منه والقرآن ما نزل دفعة بل نجما نجما فى نحو ثلاث عشرة سنة فكلما نزلت اية اوسورة زادته صلى الله تعالى عليه وسلم علوما الى علوم الى ان تم نزول القران ؛ فتم لكل شئ التفصيل والتبيان ؛ واتم الله نعمته على حبيبه كما كان وعد به فى القرآن ؛ فقبل ان يتم النزول ان قيل له صلے الله تعالى عليه وسلم فى بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام لم نقصصهم عليك وفى المنافقين لا تعلمهم او توقف صلے الله عليه وسلم فى قصة اوقضية ؛ حتى نزل الوحى واتى بالجلية ؛ فلا هو لتلك الايات مناف ؛ ولا الاحاطة علمه صلے الله عليه وسلم ناف ؛ كما ليس بخاف ؛ على ذوى الانصاف ؛ فكلما تعلقت به الوهابية لنفى علمه صلى الله عليه وسلم من قصص وروايات ان لم يعلم تاريخه فالتمسك به جهل سفيه وسفاهة جهول ؛ لجواز ان يكون ذلك

بالدليل لم يوجبه فى موضع اخر بلا دليل فسكت ولم يقدر على بنت شفة ولات

اقول اخرج ابن ابى حاتم عن مجاهد قال لما القى موسى الالواح بقى الهدى والرحمة وذهب التفصيل واخرج ابوسعيد وابو المنذر عنه ان سعيد بن جبير قال كانت الالواح من زمرد فلما القاها موسى ذهب التفصيل وبقى الهدى الرحمة وقرأ وكتبنا له فى الالواح من كل شئ موعظة وتفصيلا لكل شئ وقرأ ولما سكت عن موسى الغضب اخذ الالواح وفى نسختها هدى ورحمة قال لم يذكر التفصيل ههنا فانقطعت الشبهة اسأ ١٢ منه حفظه ربه تبارك وتعالى

مسدنسه

تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں پر اور علوم بڑھاتی یہاں تک کہ جب قرآن عظیم کا نزول پورا ہوا ہر چیز کا مفصل روشن بیان پورا ہوگیا اور اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنی نعمت تمام کردی جیسا کہ قرآن عظیم میں اس کا وعدہ فرمایا تھا تو تمامی نزول قرآن سے پہلے اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعض انبیا علیہم السلام کے بارے میں فرمایا گیا کہ ہم نے ان کا ذکر تم سے نہ کیا اور منافقوں کے بارے میں فرمایا کہ تم انھیں نہیں جانتے یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی قصہ یا معاملہ میں توقف فرمایا۔ یہاں تک کہ وحی اتری اور علم لائی تو یہ نہ ان آیتوں کے منافی ہے اور نہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احاطہ علم کا نافی جیسا کہ اہل انصاف پر مخفی نہیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انکار علم میں جتنی قصوں اور روایتوں سے وہابی سند لاتے ہیں تو اگر اس قصہ کی تاریخ نہ معلوم ہو جب تو اس سے سند لانا احمق کی جہالت اور جاہل کی حماقت ہے۔ اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ تمامی نزول قرآن سے پہلے کا ہو اور اگر معلوم ہو کہ اس کی تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہے تو اس سے سند لانا خاردار درخت کو ہاتھ سے سوتنا ہے بلکہ نرا جنون ہے، جنون رنگ برنگ کا ہوتا ہے اور اگر تاریخ بعد کی ہو اور وہ مدعائے مدلول میں نص نہیں تو مستدل احمق ہے اور دلیل واہی اور میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں اور اسی کی وجہ کریم کے لئے سب سے بڑی حمد ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم گھٹانے میں وہابیہ

اب کہتا ہوں کہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کیا کہ جب حضرت موسیٰ نے الواح کو ڈال دیا تو ہدایت و رحمت رہ گئی اور تفصیل اٹھ گئی اور ابو معبد و ابن منذر نے ان سے روایت کی کہ سعید ابن جبیر نے کہا کہ الواح توریت زمرد کی تھیں تو حضرت موسیٰ نے جب انھیں ڈال دیا تفصیل اٹھ گئی اور ہدایت و رحمت باقی رہ گئی اور یہ آیت تلاوت کی وکتبنا لہ فی الالواح من کل شیئ موعظۃ وتفصیلا لکل شیئ اور ہم نے الواح میں ہر شے لکھ دی نصیحت کے لئے اور تفصیل واسطے ہر شے کے اور یہ

قبل اكمال التنزيل ÷ وان علم وتقدم فلا سنناد ÷ خرط القتاد ÷ بل محض جنون ÷ والجنون فنون ÷ وان تاخر فان لم يكن نصاً فی ادعاه ÷ فالمستدل سفيه والاستدلال واه ÷ وانا احمد ربی ولوجهه الكريم الاكبر ÷ ان كلما تشبثت به الوهابية فی تقصير علم المصطفى صلی الله تعالٰی عليه وسلم فلا يخرج من احدی هذه الصور ÷ ولئن سلمنا علی سبيل فرض المحال ان وجد هنا رواية معلومة التاريخ متاخرة القصة عن تكامل التنزيل قطعية الافادة فی نفی حصول العلم ببعض الاشياء اصلاً فيكفينا جواب جامع ÷ واف نافع ÷ ناف قامع لجميع القعاقع ÷ شاف كاف فی كل الوقائع ÷ ان اخبار الاحاد اذا عارضت الايات وانسد باب التاويلات ÷ لم تغن ولم تسمع ÷ ولم تسمن ولم تنفع ولئن ذكرت ههنا نصوص الفحول ÷ فی كتب الاصول ÷ فاحسن وامكن منه ان آتی بشهادة امام وهابية العصر فی الهند رشيد احمد الكنكوهی اذ قال فی كتابه المقبول لديه المنسوب الی تلميذه خليل احمد الانبهتی فی نفس هذه المسئلة اعنی مسئلة اعلامه

لـه من جهل الوهابية التمسك ههنا بحديث الشفاعة فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحميد يعلمنيه فان الحمد والثناء عليه تعالٰی باوصافه الجميل فيفيد الحديث انه اذ ذاك ينكشف عليه صلی الله تعالٰی عليه وسلم

من صفاته تعالٰی ما لا يعلمه الآن وهذا ليس محل النزاع فقد اذ ناك ان علمه صلی الله عليه وسلم وصفاته ولن يحيطن بشئ منها ابدا لاستحالة احاطة المتناهی بما لا يتناهی فيزيد صلی الله تعالٰی عليه وسلم الی ابد الآباد علوما جديدة بذاته وصفاته تعالٰی ولا يبلغ الكنه ولا الاحاطة ابدا فان الحاصل ابدا متناه والباقی ابدا غير متناه فلا فيه خلاف لما ادعيناه ولا احاطة بكنه صفات الله ولكن من لم

جتنی چیزوں سے سندلائے ہیں وہ ان صورتوں سے باہر نہیں اور بفرض غلط اگر ہم مان بھی لیں کہ یہاں کوئی[1] ایسی روایت پائی جائے جس کی تاریخ معلوم ہو کہ تمامی نزول قرآن کے بعد ہے وہ یقینی طور پر بتاتی ہو کہ اس وقت تک بعض اشیار کا اصلا علم حاصل ہی نہ ہوا تو ہمیں کفایت کرتا ہے ایک ہی جواب جامع کامل نافع جو سب چہ می گوئیوں کو دور کرتا اور جڑ اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے جو تمام وقائع میں شافی وکافی ہے کہ اخبار احاد جب کہ آیت کے معارض ہوں اور تادیل کی کوئی راہ نہ رہے تو وہ کچھ کام نہ دیں گی اور نہ سنی جائیں گی اور کچھ نفع و فائدہ نہ دیں گی اور اگر میں یہاں کتب اصول میں ائمہ کے نصوص ذکر کروں تو اس سے بہتر اور زیادہ جچتی ہوئی بات یہ ہے کہ اسی کی گواہی پیش کروں جو آج ہندوستان میں وہابیہ کا پیشوا ہے یعنی رشید احمد گنگوہی کہ اس نے اپنی کتاب میں جو اسے مقبول اور اس کے شاگرد خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب ہے خود اس مسئلہ میں کہ نبی صلی اللہ تعالے

---

[1] آیت پڑھی ولما سکت عن موسی الغضب اخذ الالواح وفی نسختها ھدی ورحمة اور جب خاموش ہو گیا موسیٰ کا غصہ لیں الواح اور اس کے نسخہ میں ہدایت ورحمت ہے اور کہا کہ یہاں تفصیل کا ذکر نہ کیا پس میرے سے شبہ منقطع ہو گیا ۱۲ منہ غفرلہ مدنیہ

عـه وہابیہ کی جہالتوں سے ایک جہالت یہ ہے کہ یہاں حدیث شفاعت "تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے تعلیم فرمائے گا" استدلال کرتے ہیں کہ اس کی حمد وثنا اس کے اوصاف جمیلہ سے ہو گی تو حدیث نے افادہ فرمایا کہ حضور پر اس وقت وہ صفات الٰہی منکشف ہونگی جنھیں وہ اب تک نہیں جانتے تھے اور اسے محل نزاع سے کچھ لگاؤ نہیں کیونکہ ہم تمھیں آگاہ کر چکے کہ حضور کا علم ذات وصفات کو محیط نہیں اور نہ اس میں اصلا کسی چیز کا کبھی احاطہ ہو سکے کہ متناہی کا لامتناہی کو گھیر لینا محال ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم جدیدہ تا ابدالآباد ذات و صفات الٰہی کے متعلق زائد ہوتے رہیں گے اور کنہ الٰہی تک کبھی نہ پہنچیں گے اور کبھی محیط نہ ہوں گے کہ حاصل ہمیشہ متناہی اور باقی ہمیشہ نا متناہی تو اس میں نہ ہمارے دعوی کے خلاف نہ احاطہ حقیقت الٰہی الٰہی دا و ماف لیکن نا فہمی سے جو چاہا ہے بکے لاف وگزاف ۱۲ منہ غفرلہ یہ وہم جو نیغیری رسالت ہوا اور وہ بھی اس کی نشاندہی

میں نے رسالہ [illegible] ہے یا ان کی عادت کے زور کا تحریف کردہ ہم نے اس کا رد ۱۲ منہ غفرلہ جدیدہ

تعالیٰ له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بالمغیبات جاعلا لها من باب العقائد لا باب الفضائل ما ترجمته مسائل العقائد لیست قیاسیات تثبت بالقیاس بل قطعیات تثبت بالنصوص القاطعة حتی ان حدیث الاحاد ایضا لا تفید هنا فلا یلتفت الی اثباتها ما لم تثبت بالقواطع وقال فی صـ٨١ العبرة فی الاعتقادیات بالقطعیات لا بالصحاح الظنیات وفی صـ٨٧ احادیث الاٰحاد الصحاح ایضا لا تعتبر کما برهن علیه فی فن الاُصول اھ فانجلی الحال وزال عن الحق کل اشکال، الا فلیجتمع وهابیة کنکوه و دیوبند ودهلی، وکل جلف جاف بدوی جبلی، ولیاتوا بنص قطعی الدلالة یقینی الافادة محزوم الثبوت کآیة القرآن او حدیث متواتر یحکم بقطع قاطع دبرم ظاهر ان بعض الوقائع قد خفیت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد تکمیل التنزیل بحیث انه لا یعلمها اصلا لا انه علم وکتم لان عنده من العلوم ما یکتم او علم وذهل حینا لاشتغال باله بامر اٰخر اعظم واهم

یفهم فلیفه بما ناه اھ منه حفظه ربه عن عرض هذا لوهم الرسالة المفتراة ایضا وهو ایضا من امارات ان عملته ابدی الوهابیه او حرفته بشیمتها الکذابیة وقد قدمنا الرد علیها فی حواشی صـ١١ اھ جدیدة

ـه یشیر الی کلام نفیس جلیل جمیل فصلناه فی اللؤلؤ المکنون احسن تفصیل وطویناه ههنا لان العجالة لا تحتمل الاطالة والحمد لله ذی الجلالة ١٢ منه حفظه ربه محکیه

علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے غیبوں کا علم عطا کیا اسے باب عقائد نہ باب فضائل سے ٹھہرا کر لکھا جس کی عبارت یہ ہے" عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت بھی یہاں نصوص نہیں لہذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا۔ احاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے"۔ تو حال کھل گیا اور رحق سے ہر اشکال زائل ہو گیا تو گنگوہ و نیز سب وہابیہ دیوبند و دہلی اور ہر بے ادب نامہذب گنوار اور پہاڑی سب اکھٹے ہو جاؤ اور ایک نص ایسی لے آؤ جس کی دلالت قطعی ہو اور افادہ یقینی او ثبوت جزمی جیسے قرآن عظیم کی آیت یا متواتر حدیث جو یقینی قطعی اور جزم روشن سے حکم کرتا ہو کہ تمامی نزول کے بعد کوئی واقعہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مخفی رہا باین معنی کہ حضور نے اصلا اسے جانا ہی نہیں نہ یہ[1] کہ حضور نے جانا اور بتایا یا نہیں کہ حضور کے پاس ایسے علم بھی ہیں جن کے اخفا کا حکم فرمایا گیا یا علم تھا کسی وقت ذہن اقدس سے اتر گیا اس لئے کہ قلب مبارک کسی اہم اعظم میں مشغول تھا۔ ذہن سے اترنا علم کی نفی نہیں کرتا بلکہ پہلے علم ہونے کو پتا دیتا ہے جیسا کہ کسی سمجھ وال پر مخفی نہیں رہا۔ ہاں ہاں تو ایسی کوئی برہان لاؤ اگر سچے ہو اور اگر نہ لا سکو ہم کہے دیتے ہیں کہ نہ لا سکو گے تو جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغا بازوں کے مکر کو اور زمانہ کے اچنبوں سے ہے کہ گنگوہی مذکور نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت علم ملنا تو باب عقائد سے قرار دیا تاکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما کی حدیثیں رد کرے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جب علم نبی صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] یہ اشارہ ہے ایک نفیس حسین جلالت والے کلام کی طرف جسے ہم نے مفصل طور پر اللؤلؤ المکنون میں خوب تفسیر سے ذکر کیا اور یہاں مختصر کر دیا کہ عجلت کا رسالہ متحمل طوالت نہیں اور حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے ۱۲ منہ غفرلہ

فان الذهول لا ينفى العلم بل يقتضى سبق العلم كما لا يخفى على ذى فهم الا فاتوا ببرهان كذا ان كنتم صادقين فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان الله لا يهدى كيد الخائنين ومن تعاجيب الدهران الكنكوهى المذكور جعل حصول فضيلة العلم لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من باب العقائد ليرد احاديث صحاح البخارى ومسلم وغيرهما كما ذكر ولما اتى على سلب علمه صلى الله تعالى عليه وسلم جعله من باب الفضائل المقبول فيه الضعاف حتى تمسك بتلك الرواية الساقطة التى صرحت الائمة ان لا اصل لها اعنى رواية لا اعلم ما وراء هذا الجدار فيا للمسلمين هل هذا الا لما فى قلبه من غيظ شديد على فضائل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلا يرضى لثبوتها باحاديث الصحيحين ويتشبث لردها بكل ساقط رباطل دمين افهكذا يكون الاسلام كلا ورب هذا البيت ولكن على ذكر منكم ان هذا الكتاب البراهين القاطعة المنسوبة الى خليل احمد الانبتهى الذى شهد العام حج البيت الحرام وهو الآن موجود هنا و قرظ عليه شيخه رشيد احمد الكنكوهى وصوب كل حرف حرف منه قد رد عليه ساداتنا علماء الحرمين المحترمين اكرمهم الله تعالى ووفقهم لحماية حوزة الدين ونكتفيه الضلال والمضلين فقال مولانا الشيخ الاجل محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفى مفتى الحنفيه اذ ذاك فى تقريظه على كتاب تقديس الوكيل عن توهين الرشيد والخليل المؤلف فى الرد على هذين والتنكيل ما نصه حكم صاحب البراهين مع المؤيدين

مطلب: على بغض الكنكوهى فى فضائل النبى صلى الله عليه وسلم

مطلب: تكفير علماء مكة الرشيد احمد و خليل احمد

www.waseemziyai.com

علیہ وسلم کی نفی پر آیا تو اسے باب فضائل سے ٹھہرادیا۔ جس میں ضعیف حدیثیں بھی مقبول ہیں۔ یہاں تک کہ اس ساقط روایت سے سند لایا۔ جس کی نسبت ائمہ نے تصریح فرمائی کہ محض بے اصل ہے یعنی یہ روایت کہ مجھے اس دیوار پیچھے کا بھی حال معلوم نہیں تو فریاد اے مسلمانوں اس کا سبب کچھ اور بھی ہے سوا اس کے کہ اس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل پر سخت غیظ ہے تو ان کے ثبوت کے لئے صحیحین کی حدیثیں نہیں مانتا اور ان کے رد کے لئے ہر ساقط اور باطل اور جھوٹ کا دامن پکڑتا ہے، کیا اسلام ایسا ہی ہوتا ہے ہرگز نہیں قسم اس گھر کے مالک کی اور یہ تمھیں یاد رہے کہ یہ کتاب براہین قاطعہ، جو خلیل احمد انبیٹھی کی طرف منسوب جو اس سال حج کعبہ کو آیا اور ابھی یہاں موجود ہے اور اس پر اس کے استاد رشید احمد گنگوہی نے تقریظ لکھی اور اس کے ایک ایک حرف کو صحیح بتایا۔ ہمارے سردار علماء حرمین شریفین اس کا رد فرما چکے ہیں اللہ تعالے ان کا اعزاز کرے اور انھیں توفیق بخشے کہ احاطہ دین کی حمایت کریں اور گمراہی و گمراہان کو زخم پہنچائیں تو حضرت مولانا اجل محمد صالح ابن مرحوم صدیق کمال حنفی نے کہ اس وقت مفتی حنفیہ کے عہدہ پر تھے کتاب تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل کی تقریظ میں جو انھیں دونوں پر رد و سزا ہی میں تصنیف ہوئی فرمایا براہین قاطعہ والا اور اس کے جتنے تائید و تقریظ کرنے والے ہیں بالیقین سب کا وہی حکم ہے جو زندیقوں کا اور ہمارے سردار شیخ علماء مکہ مفتی شافعیہ مولانا اجل محمد سعید الصیل نے فرمایا براہین قاطعہ والا اور اس کے جتنے موید ہیں شیطانوں سے کمال مشابہ ہیں اور گمراہ بے دین ہیں اگر یقینا کافر نہ بھی ہوں اور اس وقت کے مفتی مالکیہ جناب فاضل محمد عابد ابن مرحوم شیخ حسین نے براہین قاطعہ کے رد کرنے والے کی مدح فرمائی اور اس کے مصنف کو فتنہ میں پڑا ہوا بتایا اور مفتی حنبلیہ مولانا

www.waseemziyai.com

والمقرظين حكم المتزندقين بيقين وقال سيدنا شيخ علماء الحرم مفتی الشافعیہ مولانا الأجل محمد سعید بابصیل ما نصه اما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم اشبه بالشياطين واهل الزيغ والزندقة ان لم يكونوا كفارا بيقين اما مفتى المالكية اذ ذاك الشيخ الفاضل محمد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين فمدح راد البراهين وسمى صاحبها بالمفتن وقال مفتى الحنابلة مولانا خلف بن ابراهيم ما اجاب به صاحب التعقبات على صاحب البراهين والمؤيدين له فهو الحق لامحيص عنه وقال مولانا الأجل عثمن بن عبد السلام الداغستانى مفتى الحنفية بالمدينة المنورة ما نصه اطلعت على هذا الرد المتين على صاحب البراهين التى دلت على سراب نقيحة برهنت على سخافة عقل ملفق كلماتها القطيعة فلعمرى انه لحقيق الغوص فى لجج الضلال مستحق للخزى من ذى الملكوت والجلال اھ وقال السيد الجليل محمد على ابن السيد ظاهر الوترى الحنفى المدنى ما نصه ما نقله الشيخ الراد عن صاحب البراهين وعن المؤيدين له الفسقة فانه كفر صراح وزندقة اھ وكيف لا وهذه البراهين المنسوبة الى خليل احمد المكتوبة بامر استاذه الكنكوهى وتلقينه قد نسب فيها ربنا تبارك وتعالى الى امكان الكذب انظروا ص۳ ونبينا صلى الله تعالى عليه وسلم الى نقصان علمه من علم اللعين ابليس انظروا ص۴۷ وجعل مجلس ميلاده صلى الله تعالى عليه وسلم والقيام

خلف بن ابراہیم نے فرمایا براہین قاطعہ والے اور اس کے مویدین پر اعتراضات کرنے والے نے جو جواب دیا وہ حق ہے جس سے عدول کی گنجایش نہیں اور مدینہ منورہ کے مفتی حنفیہ مولانا اجل عثمٰن بن عبدالسلام داغستانی نے فرمایا براہین قاطعہ والے پر جو یہ مضبوط رد ہے میں نے مطالعہ کیا وہ براہین جو چٹیل شکوک میدان میں پانی کا دھوکا دکھارہی ہے اور اپنی بھونڈی باتوں کے جوڑنے والے کی بدعقلی پر برہان قائم کرتی ہے تو مجھے اپنی جان کی قسم کہ وہ براہین والا گمراہی کے کنڈوں میں بہت گہرا پڑا ہوا ہے اللہ مالک الملکوت وصاحب جلال کی طرف سے رسوائی کا مستحق ہے انتہیٰ سید جلیل محمد علی ابن سید ظاہر وتری حنفی مدنی نے فرمایا حضرت رد کنندہ نے براہین قاطعہ والے اور اس کے فاسق مویدوں سے جو کچھ نقل فرمایا وہ کھلا کفر اور بے دینی ہے انتہیٰ اور کیونکر نہ ہو حالانکہ اس براہین میں کہ خلیل احمد کی طرف منسوب ہے اور اس کے استاد گنگوہی کے کہنے اور بتانے سے لکھی گئی۔ اس میں ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کو اس کا کذب کی طرف نسبت کیا ہے۔ دیکھو اس کا صفحہ ۳ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ نسبت کیا کہ ان کا علم ابلیس لعین کے علم سے کم ہے دیکھو اس کا ۴۷ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میلاد اور ذکر ولادت کے وقت قیام کو اس کا نظیر و مانند بتایا جو ہند کے مشرک اپنے معبود کنھیا کے لیے کرتے ہیں کہ جب اس کی پیدائش کا دن آتا ہے ایک عورت کو ایسا بنا کر لاتے ہیں گویا وہ پورے دنوں پیٹ سے ہے پھر وہ اس حالت کی نقل کرتی ہے جو صورت کہ جننے کے وقت ہوتی ہے تو خوب کراہتی ہے اور وقتاً فوقتاً کروٹیں بدلتی ہے۔ پھر اس کے نیچے سے ایک بچہ کی مورت نکالتے ہیں اور ناچتے، کودتے، تالیاں پیٹتے باجے بجاتے ہیں اور اس کے سوا

عند ذكر ولادته صلى الله تعالى عليه وسلم مماثلا ونظيرا
لما تفعل مشركوا الهند لانهم الباطل المسمى كنهيا انه اذا جاء
يوم ولادته ياتون بامرأة كانها اما ثم هي تحاكي
حالة المرأة عند الوضع فتأن اينا؛ وتلتوي حينا فحينا؛ ثم
يستخرجون من تحتها صورة ولد ويرقصون ويلعبون؛ ويصفقون
ويزمرون؛ الى غير ذلك من ملاعبهم الخبيثة فشبه مجلس
ميلاد المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم بهذا قال بل هؤلاء
ازيد من اولئك المشركين لانهم انما يفعلون فى تاريخ
معين وهؤلاء لا قيد عندهم اذا شاؤا صنعوا هذه الخرافات
انظروا ص١٩٩ ولما احتج اهل السنة عليه بعلماء الحرمين الكريمين
انهم يعقدون مجلس الميلاد الكريم؛ وكتبوا مرارا فتاوى
كثيرة فى استحباب هذا العمل الفخيم؛ جعل يهجوهم وينقصهم
فى الايمان والامانة؛ ويفضل عليهم وهابية بلدته ديوبند
فى الدين والديانة؛ فقال فى ص١٧ و١٨ ترجمه حال علماء ديوبند
مختصرا ان لباسهم وهيأتهم مطابق للشرع يصلون بالجماعات
على الوجه الحسن ولا يقصرون فى الأمر بالمعروف مهما قدروا ولا
يراعون فى كتابة الفتاوى غنيا ولا فقيرا يجيبون بالحق وان
نبهوا على خطا قبلوا بشرط الصحة هذه الاوصاف كلها واضحة
فيهم من شاء فليختبرهم وهذا هو اية قبولهم عند الله تعالى
اما علماء مكة المعظمة فمن نظرهم مع عقل وعلم فقد قتلهم
خبرا ومن لم يذهب اليها فهو ببيان الثقات يعلم كمن يرى ان
اكثر علماء مكة لا كلهم لان فيهم متقين ايضا لباسهم خلاف

www.waseemziyai.com

ان کے گندے کھیل تو اس نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلسِ میلاد کو اس سوانگ سے تشبیہہ دی کہا بلکہ یہ مجلسِ میلاد کرنے والے ان مشرکوں سے بڑھ کر ہیں کہ وہ تو ایک تاریخ معین پر کرتے ہیں اور ان لوگوں کے نزدیک یہ کوئی قید نہیں۔ جب چاہتے ہیں یہ خرافات کرتے ہیں دیکھو اس کا صـ۱۴۱ اور جب کہ اہلِ سنت نے اس کے سامنے علماء حرمین شریفین سے استفتا کیا کہ وہ مجلسِ میلاد مبارک کرتے ہیں اور انھوں نے بارہا اس عظمت والے کام کے استحباب میں بکثرت فتاوے لکھے تو اس نے ان کی ہجو اور ایمان وامانت میں ان کی تنقیص شروع کردی اور اپنے شہر دیوبند کے وہابیہ کو دین و دیانت میں ان سے افضل بتانے لگا تو صـ۱۷ـ ۱۸ پر کہا۔ علماء دیوبند کا حال جو کچھ ہے وہ سب روشن ہے اور کچھ دور نہیں جس مسلمان منصف کا دل چاہے بچشم خود دیکھ لے ظاہر لباس و ہیئت موافق شرع کے رکھتے ہیں اور نماز کو بجماعت بخوبی ادا کرتے ہیں امر بالمعروف میں بشرط قدرت کوتاہی نہیں کرتے اور تحریر فتوی میں رعایت غنی فقیر کی نہیں حق جواب دیتے ہیں اور جو ان کو کوئی متنبہ کسی خطا پر کردیوے تو بشرطِ صحت کے قبول سے دریغ نہیں۔ بسر وچشم معترف ہوتے ہیں یہ سب اوصاف واضح ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لیوے امتحان کرلیوے اور یہی قبولیت عند اللہ تعالیٰ کا نشان ہے اور علماء مکہ معظمہ کا حال جس نے عقل و علم کے ساتھ دیکھا وہ خوب جانتا ہے۔ جو نہیں گیا وہ ثقات کے بیان سے مثل مشاہدہ کے جانتا ہے اور اکثر وہاں کے علماء نہ کہ سب کیونکہ وہاں متقی بھی ہیں اس حالت میں ہیں کہ لباس ان کا خلاف شرع اسبال آستین زیر دامن کا چغہ و قمیص میں کرتے ہیں۔ ریش اکثروں کی قبضہ سے کم نماز میں بے احتیاطی امر بالمعروف کا باوصف قدرت کے نام و نشان نہیں اکثر انگوٹھی چھلے غیر مشروع ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں

الشرع يسبلون الاكمام والاذيال ولحية اكثرهم اقل من قبضة ولا يجتاطون في الصلاة وليس عندهم مع قدرتهم الامر بالمعروف اسبه ولا اثراكثرهم الخواتيم والفتخات المحرمة تلح الصفوف شائع فيهم تسلم لهم شيئاً من الفلوس يكتبوا لك الفتوى بما تهوى وان اطلعهم احد على عصيانهم تأهبوا لضربه وهذا شيخ علماء مكة يريد مولانا السيد احمد زيني دحلان قدس سره العزيز لا يخفى على احد ما عامل مع شيخ هذا المولوى رحمت الله وكتب ايمان ابي طالب على خلاف صحاح الاحاديث باخذ دراهم رشوة من رافضي بغداد على هذا الى اين اكتب فان فيه طولا ويلحقني حياء ايضا ان اكتب هجو علماء الحرمين لكن كتبت ضرورة قال ومفاسدهم هذه توجب لهم البعد والخسران ازيد واشد الى ان قال ص۲۰ اني سألت عالما اعمى يقص في مسجد مكة بعد العصر عن مجلس الميلاد فقال بدعة وحرام فارتضى ذلك القاص الاعمى لاجل تحريمه مجلس الذكر الشريف فاستحب العمى على الهدى ؛ نسأل الله الحفظ عن الردى ؛ وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين ابدا ؛ آمين

النظر السادس

عسى ان يقول بعض من لا معرفة له بمعاني النصوص وموارد العموم والخصوص انكم اذا اثبتم لنبيكم صلى الله تعالى

قطع صفوف شائع ہے فتوی نویسی میں کچھ دے کر جو چاہو لکھوا لو۔

اگر ان کے عصیان سے کوئی مطلع کر دیوے تو مارنے کو موجود ہو جاویں اور خود شیخ العلماء مولانا سید احمد زینی دحلان قدس سرہ نے جو معاملہ ہمارے شیخ الہند مولوی رحمت اللہ کے ساتھ کیا وہ کسی پر مخفی نہیں اور بغدادی رافضی سے کچھ روپیہ لے کر ابوطالب کو مومن لکھ دیا، خلاف روایات صحاح احادیث کے اور علی ہذا کہاں تک لکھوں کہ طول ہے اور شرم بھی آتی ہے کہ ہجو علماء حرمین کی لکھوں مگر بناچاری لکھنا پڑا۔ کہا اور مفاسد وہاں کے علماء کے زیادہ تر موجب بعد و خسران کے ہیں وہاں کی معصیت اشد ہے یہاں تک کہ ص۲ پر کہا، اس بندۂ عاجز نے ایک نابینا سے جو مسجد مکہ میں بعد نماز عصر وعظ کہتے ہیں حال مجلس مولود کا پوچھا تو انھوں نے فرمایا بدعت احرام تو اندھے واعظ کو پسند کیا اس لئے کہ اس نے مجلس ذکر میلاد کو حرام بتایا تو ہدایت پر اندھے پن کو پسند کیا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ہلاکت سے بچائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل اصحاب پر ہمیشہ درود بھیجے۔ آمین!

نظر ششم

عجب نہیں بعض وہ شخص جسے نصوص کے معانی اور عموم و خصوص کے مواقع کی پہچان نہیں یوں کہنے لگے کہ جب تم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے روز ازل سے روز آخر تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم ثابت کیا تو اس میں وہ پانچ چیزیں بھی داخل ہو گئیں جنھیں سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا پھر ان کا خدا سے مخصوص ہونا کدھر گیا۔ اقول اے شخص تو کتنی جلد بھول گیا، کیا ہم نے تجھے الفا نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ خاص ہے کہ اپنی ذات سے علم ہو اور جمیع معلومات الٰہیہ کو محیط ہو رہا مطلق علم عطائی خود اللہ عزوجل ثابت کرنے اور ارشاد

بیان میں پانچ کی گنتیں جانتا ان کو مگر اللہ

www.waseemziyai.com

عليه وسلم علم جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى اخر الايام فقد دخلت فيه خمس لا يعلمهن الا الله فاين ذهب اختصاصها بالله تعالى اقول يا هذا اما اسرع ما نسيت اما القينا عليك ان الاختصاص بربنا تبارك وتعالى انما هو بمعنى الاستقلال: والاحاطة بجميع علوم ذى الجلال: اما مطلق العلم بعطائى فثابت لعباده: باثباته تعالى وارشاده: اما علمت ان علم ما كان وما يكون لم نثبته لهذا النبى الكريم عليه وعلى اله افضل الصلاة والتسليم: من عند انفسنا بل الله اثبت والقران اثبت بعدهم والصحابة اثبتوا والائمة اثبتوا كما تلونا: وروينا: ونقلنا وحكينا: فانى تصرفون مالكم كيف تحكمون: اتردون ايات الله بعضها ببعض وانتم تتلون الكتاب افلا تحققون: اما وعيتم ما اسمعنا كم ان الله تعالى نفى نفيا لا مرد له: واثبت اثباتا لا محيد عنه: وجب الجمع وقد حلى بوجوهه السمع: فكانكم تصغون ولا تسمعون: و تنظرون ولا تبصرون: فان قلت قد عد الله تعالى هذه الخمس وخصها بالذكر فلا بد لها من مزية على غيرها فى الاختصاص بالله تعالى فالاعلام يجرى فيما وراها لا فيها والا لبطلت خصوصية اختصاصها لكونها اذن كسائر الغيوب فى الانكشاف بالاعلام قلت اولا مهلا اياكم والعجل: فان العجل ياتى بالزلل: ان بغيت المحاورة: على سنن المناظرة: فمن اين لك ادعا الخصوصية فى الاختصاص فان الاية هكذا ان الله

فرمانے سے اس کے بندوں کے لئے ثابت ہے کیا تو نے نہ جانا کہ ماکان
ومایکون کا علم اس نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلاۃ والتسلیم کے لئے ہم نے
اپنی طرف سے ثابت نہ کیا بلکہ اللہ نے ثابت کیا اور قرآن نے ثابت کیا اور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ثابت کیا اور صحابہ نے ثابت کیا اور ان کے
بعد کے ائمہ نے ثابت کیا جیسا کہ قرآن مجید کی آیتیں اور حدیثیں اور صحابہ
کے اقوال اور علماء کی عبارتیں ذکر کر آئے تو کہاں پھرے جاتے ہو اور
تمھیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔ کیا اللہ کی آیتوں میں بعض سے بعض کو
رد کرتے ہو حالانکہ تم قرآن پڑھتے ہو کیا تمھیں عقل نہیں کیا تمھارے
کان تک نہ پہنچا وہ جو ہم نے تمھیں سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نفی کی جو ٹل نہیں
سکتی اور اس طرح ثابت فرمادیا جس سے عدولی ممکن نہیں تو دونوں میں تطبیق
دینا واجب ہوا اور وجوہ تطبیق سے کانوں کو زیور پہنا چکے تو گویا تم کان لگاتے ہو
اور سنتے نہیں اور آنکھ اٹھاتے ہو اور دیکھتے نہیں اب اگر تو کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان
پانچ چیزوں کو گنا اور خاص ان کا ذکر کیا تو ضرور ہے کہ ان لوپٹے غیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ
خاص ہونے میں کوئی زیادتی ہو تو اللہ کا بتانا اور غیبوں میں جاری ہوتا ہے نہ ان میں تو
ان کے خاص ہونے کی خصوصیت باطل ہو جائے گی کہ اب یہ بھی مثل اور غیبوں کے ہو گئیں کہ بتانے
سے معلوم ہو جاتی ہیں اقول اولاً ٹھہر جلدی سے بچ کہ جلدی لغزش لاتی ہے تو روش مناظرہ پر گفتگو چاہیے

ل جس نے نہ سمجھا میرا کہنا بطریقہ مناظرہ وہ جو چاہے غوغہ کرے کہ وہ اس کا کلام ہے جو خوشتر تک
نہ پہنچا پھر بڑی جرأت ہے اس کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ سے حصر سمجھا ہے اور نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمھیں اسکی کب خبر دی اور یہ حکم لگا دینا حضور پر بڑا تحکم اور عظیم خطا ہے بلکہ حضور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مفاتیح الغیب کو انھیں پانچ سے تفسیر فرمایا اور اس آیہ کریمہ نے کلمہ
"لایعلمہا الا ہو" سے اسکی تصریح کر دی تو یہیں سے حصر آگیا تو پھر عجب یہ کہ اس نے کہا کہ یہ دوسری آیہ
کریمہ ہی حصر پر دلالت کرتی ہے حدیث "لایعلمھن الا اللہ" کے ملانے کے ساتھ تو اللہ کے لئے پاکی ہے
اس شخص سے کہ اکتفا نہ کرے قول الٰہی لایعلمہا الا ہو پر جب تک نہ ملائے اس کے ساتھ قول نبی کریم

عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما فى الارحام وما تدرى نفس ماذا تكسب غدا وما تدرى نفس بأى ارض تموت ان الله عليم خبير فانى دلالتها على اختصاص الخمس جميعا فضلا عن خصوصية الاختصاص الاترى ان فى بعضها ليس بشئ مما يدل على الحصر والقصر كقوله تعالىٰ ينزل الغيث وقوله تعالىٰ يعلم ما فى الارحام ولانسلم ان مجرد الذكر فى مقام الحمد يوجب الأختصاص مطلقا فقد مدح الله سبحانه وتعالىٰ نفسه بالسمع والبصر والعلم ووصف بها عباده ايضا جعل لكم السمع والأبصار والأفئدة ومن ذلك قول موسىٰ على نبينا الكريم وعليه الصلاة والسلام لا يضل ربى والانبياء ايضا منزهون عن الضلال يا قوم ليس بى ضلالة وقال تعالىٰ ان الله لا يظلم مثقال ذرة والانبياء ايضا مبرؤن عن الظلم قال لا ينال عهدى الظلمين ثانيا سلمنا الدلالة

ـه من لم يتامل تولى على سنن المناظرة فليدندن بما شاء فانه كلام من لم يصل الى العنقود ثم من الجرأة ادعاء ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فهم الحصر من هذه الأية ومتى اخبرك النبى صلے الله تعالىٰ عليه وسلم بهذا فالحكم به عليه صلے الله تعالىٰ عليه وسلم تحكم جسيم وخطاء عظيم بل هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسر مفاتح الغيب بهذه الخمس وقد صرحت تلك الكريمة بقوله عزوجل لا يعلمها الا هو فمن هنا اتى الحصر ثم من العجب زعم ان هذه الكريمة الاخرى انما تدل على الحصر مع ضميمة حديث لا يعلمهن الا الله سُبحن الله ومن لا يكتفى بقوله تعالىٰ لا يعلمها الا هو ما لم يضم اليه قوله صلے الله تعالىٰ عليه وسلم لا يعلمهن الا الله ثم من الفرية على انى ادعيت عدم دلالة الكريمة الاخرى على الحصر وهذه رسالتى بين عينيك لا ذكر فيها ههُنا لهذه الكريمة انما تكلمت على دلالة الكريمة الاولى وذلك ايضا على سنن المناظرة كما ترى

تو یہ دعویٰ تونے کہاں سے نکال لیا کہ خاص ہونے میں ان کی کوئی خصوصیت ہے آیت تو اس طرح ہے بے شک اللہ کے پاس ہے علم قیامت کا اور اتارتا ہے پانی اور جانتا ہے جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کرے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ ہے جاننے والا بتانے والا تو اس آیت میں اس کا بیان کہاں ہے کہ یہ پانچوں سب کے سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ خاص ہونے میں اور زیادہ خصوصیت کیا تو نہیں دیکھتا کہ ان پانچ سے بعض میں تو کوئی چیز ایسی ہے ہی نہیں جو حصر و تخصیص پر دلالت کرے جیسے یہ ارشاد کہ پانی اتارتا ہے اور یہ ارشاد کہ پیٹ کی چیزیں جانتا ہے اور ہم نہیں مانتے کہ صرف مقام حمد میں ذکر کرنا مطلقاً اختصاص کا موجب ہو کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سمع و بصر علم سے اپنی ذات کی مدح فرمائی اور ان سے اپنے بندوں کا بھی وصف کیا کہ فرماتا ہے اس نے تمہارے لئے بنائے کان اور آنکھیں اور دل اور اسی باب سے ہے موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ میرا رب بہکتا نہیں اور انبیا بھی بہکنے سے پاک ہیں اے قوم مجھ میں کچھ گمراہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بے شک اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی ظلم سے منزہ ہیں اللہ نے فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ثانیاً ہم نے اختصاص مانا مگر پانچ کو ان میں ایسی خصوصیت کیا ہے کہ اللہ کے بتانے کو بھی ان کی طرف راہ نہ رہے کہ یہ اگر ہو تو مفہوم اللقب سے استدلال کے قبیل سے ہوگا (یعنی بعض اشیاء کا نام لے کر جو حکم بیان کیا جائے وہ اس پر دلالت کرے کہ وہ حکم ان کے غیر میں نہیں) اور وہ باطل ہے اصول میں اس کے بطلان پر دلائل قائم ہو چکے اس لئے کہ آیت میں تو پانچ کا لفظ بھی نہیں جسے مفہوم ادب کی طرف پھیر و (یعنی کچھ گنتی گنا کر جو حکم بیان کیا جائے وہ دلالت کرے کہ اس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایعلمہن الا ہو کو پھر مجھ پر بہتان ہو کہ میں نے دعویٰ کیا دوسری آیہ کریمہ کے عدم دلالت کا حذف پر حالانکہ یہ میرا رسالہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے اس آیۂ کریمہ کا یہاں اس میں کوئی ذکر نہیں صرف پہلی آیت پر میں نے کلام کیا ہے اور وہ بھی مناظرانہ رنگ پر جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو ہم اللہ سے طالب عفو و عافیت ہیں ۱۲ منہ غفرلہ

على الاختصاص فاى خصوصية للخمس فيه بحيث لا يبقى للاعلام الالٰهى اليها سبيل؛ فانه ان كان استدلالا بنحو مفهوم اللقب وهو باطل مبرهن على بطلانه فى الاصول؛ فان الاٰية ليس فيه لفظ الخمس ايضا حتى يرجع الى مفهوم العدد والحديث وان ذكر فيه هذا اللفظ فمع قطع النظر عما قدمنا ان خبر الاحاد يصلح للاعتماد؛ فى باب الاعتقاد؛ لا نسلم ان العدد فى امثال المقام ينفى ما زاد؛ اما سمعت قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى مع انه صلى الله تعالى عليه وسلم خص بعطايا كثيرة لا تعد ولا تحصى والحديث جاء من وجه اٰخر بلفظ فضلت على الانبياء بست فالخمس تنفى الست فيتناقضان ثم هما فى سرد الخصال متخالفان فعد فى كل منهما

له ثم رأيت فى ارشاد السارى شرح صحيح البخارى من تفسير سورة الرعد ما نصه ذكر خمسا وان كان الغيب لا يتناهى لان العدد لا ينفى الزيادة اولانهم كانوا يعتقدون معرفتها اھ ونقله فى الانعام كانوا يدعون علمها وفى عمدة القارى من الايمان قيل ما وجه الانحصار فى هذه الخمس مع ان الامور التى لا يعلمها الا الله كثيرة واجيب بانه امالانهم كانوا سألوا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم عن هذه الخمس فنزلت الاٰية جوابا لهم واما لانها عائدة الى هذه الخمس فافهم اھ اقول لا معنى لعود ما وراءها اليها فان كنه ذاته وصفاته تعالى لا يعلمه الا هو ولا يرجع الى شئ من الخمس وكانه الى هذا يشير بقوله فافهم وكذلك فى قول القسطلانى كانوا يعتقدون معرفتها ويدعون علمها نظر ظاهر بالنظر الى الساعة فانهم لم يكونوا يؤمنون بها فضلا عن ادعاء معرفتها والجواب الثانى ما القاه الله تعالى على عبده الضعيف كما سياتى اھ منه مد ظله

مطلب ان الذكر فى مقام الاختصاص لا يوجب الاختصاص مطلقا مطلب ان العدد لا ينفى الزائد

www.waseemziyai.com

سے زائد کے لئے یہ حکم نہیں، اور حدیث میں اگر پانچ کا لفظ آیا ہے تو اس سے قطع نظر کرکے جو اوپر ہم بیان کر آئے کہ حدیث احاد دربارۂ اعتقاد نا مفید اعتماد ہم نہیں مانتے کہ ایسی جگہ عدد زیادہ کی نفی کرتا ہو کیا تو نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد نہ سنا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنے کثیر عطاؤں سے خاص کئے گئے ہیں جن کی گنتی اور شمار نہ ہو سکے اور حدیث دوسری طریق سے یوں آئی کہ میں انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا تو پانچ چھ کی نفی کرے گا تو دونوں حدیثوں میں تناقض ہو جائے گا پھر ان فضائل کے شمار کرنے میں وہ دونوں حدیثیں مختلف ہیں تو ہر ایک میں وہ بات گنی گئی ہے جو دوسری میں نہ شمار ہوئی تو اگر یہ مانیں کہ عدد سے حصر سمجھا جاتا ہے تو صحیح حدیثیں کہ ائمہ کے نزدیک سب مقبول ہیں متعدد جگہ ایک دوسرے کی نفی کریں گی اور بندہ ضعیف نے جتنی حدیثیں اس روش پر چلیں ان کو اپنے رسالہ البحث الفاحص

لے پھر میں نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری کی تفسیر سورۂ رعد میں دیکھا جس کی عبارت یہ ہے پانچ کو ذکر فرمایا اگرچہ غیب غیر متناہی ہے یا اس لئے عدد نفی زیادت نہیں کرتا یا اس لئے کہ کفار ان کے جاننے کا اعتقاد کرتے تھے اور ان کے الفاظ سورۂ انعام میں یہ ہیں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کرتے تھے ان کے علم کا اور عمدۃ القاری باب الایمان میں ہے کہا گیا ان پانچ میں انحصار کی وجہ کیا ہے باآنکہ وہ امور جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بہت ہیں جواب دیا گیا یا اس لئے کہ کفار رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان پانچ کے متعلق سوال کرتے تھے تو ان کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یا اس لئے کہ یقیناً وہ تمام امور انھیں پانچ کی طرف راجع ہیں تو سوچو اھ میں کہتا ہوں ان پانچ کے ماسوا سب انکی طرف عود کرنا اسے کوئی معنی نہیں کیونکہ اللہ کنہ ذات وصفات حق تعالیٰ کو نہیں جانتا مگر وہی وہ ان پانچ میں سے کسی کی طرف رجوع نہیں کرتی اور گویا کہ انھوں نے اسی کی طرف اشارہ کیا اپنے قول فافہم سے تو سوچو یوں ہی علامہ قسطلانی کے قول میں کہ کفار ان پانچ کی معرفت کا اعتقاد رکھتے تھے اور ان کا کہنا کہ ان کے جاننے کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے کھلی نظر توقیات کی طرف نظر کرتے ہوئے کیونکہ درحقیقت انھیں اس پر ایمان نہ تھا کیونکہ وہ قطعاً اس پر ایمان ہی نہ رکھتے تھے چہ جائیکہ اس کی معرفت کا ادعا۔ جواب شافی وہ ہے جو اللہ عزوجل نے اپنے اس ضعیف بندہ کو القا فرمایا جو عنقریب آتا ہے اھ منہ مدنیہ

مالم يدل فی الأخر فعلی تقدیر افادة العدد الحصر يلزم تنافی الاحادیث الصحیحة المقبولة کلها عند الائمة بوجوه شتی والعبد الضعیف قد جمع الاحادیث الماشیة علی هذا لنسق فی رسالة سمیتها البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص فوجدها عادة من اثنین الی عشر وکل یذکر ما لیس فی صاحبه وقد نافت الخصائص المذکورة فیها علی ثلثین فأین الخمس واین الست ومن تتبع باب ثلث وباب اربع وباب خمس ونظائرها من الجامع الصغیر ومن ذیله ومن جمع الجوامع أیقن ان العدد لا یقضی بالحصر فی شئ من امثال هذا المقام ولعلك تقول هذا کله واضح ولکن لابد لتخصیصهن بالذکر من نکتة اقول وبالله التوفیق نعم نکتة وایة نکتة رفیعة جلیلة بدیعة جمیلة ومن لطفها انها تقضی علی الوهابیة بعکس ما فهمته افهامهم الذلیلة فاسمع لما الهم الله سبحانه وتعالٰی اعلم[1] ان فی الغیوب کثرة عظیمة سوی هذه الخمس

---

[1] قوله اعلم الخ هذا من الاسرار الربانیه والحکم الالهیة والفیوضات الرحمانیة والاختصاصات الوهبیة ان رزق الله مؤلف هذا الکتاب الجلیل حکمة ذکر الخمس من دون ما فوقها من الغیبات واطلعه الله تعالٰی علی ما تختص من نکت الجلیلات ولله در ابن مالك اذ یقول فی طالعة تسهیلة واذا کانت العلوم عطایا الهیة ومنحا ربانیة فلا غرابة ان یدخر للمتاخرین ما صعب فهمه علی کثیر من المتقدمین ام وحسب الواقف علی مثل هذه التحقیقات ان یتلو قوله تعالٰی ما یفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وقوله جل شانه وعز سلطانه

مطلب:۔ نکتة تخصیص ذکر الخمس

www.waseemziyai.com

عن طرق احادیث الخصائص میں جمع کیا تو انہیں پایا کہ دو سے دس تک گنتی ہے اور ہر ایک میں د . بات مذکور ہے جو دوسری میں نہیں اور خصائص جو ان میں مذکور ہوئے تیس سے بھی بڑھ گئے تو کہاں پانچ اور کہاں چھ اور جو شخص جامع صغیر اور اس کے ذیل اور جمع الجوامع سے ثلث اور ارباع اور خمس کے باب تفتیش کرے وہ یقین کرے کہ ایسی جگہ عدد کہیں حصر کا حکم نہیں کرتی اور شاید تو کہے کہ یہ سب تو ظاہر بات ہے مگر آخر خاص ان پانچ کے ذکر فرمانے میں کوئی نکتہ تو ہونا چاہیے اقول وباللہ التوفیق ہاں نکتہ ہے اور کیسا نکتہ بلند وبالا جلالت لو طرز خوش نما اور اس میں ایک لطف یہ ہے کہ وہابیہ جو اپنی ذلیل فہموں سے سمجھے یہاں پر اس کے عکس کا حکم لگاتا ہے تو کان لگا کر سن وہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے القا فرمایا جان[1] کہ ان پانچ کے سوا غیب اور بہت کثرت سے ہیں یہاں تک کہ ان پانچ کے جملہ افراد سب مل کر بھی اور غیبوں کے ہزارویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے تو اللہ تعالیٰ غیب کا غیب ہے اور وہ ہر چیز پر شاہد ہے اور اس کی ہر صفت غیب ہے اور برزخ غیب ہے اور بہشت غیب ہے اور دوزخ غیب ہے اور حساب غیب ہے اور نامۂ اعمال غیب ہے اور قیامت کے میدان میں

---

[1] تو اعلم الخ یہ ربانی راز اور الٰہی حکمت اور ربانی فیوض اور وہبی خصوصیت کہ اللہ تعالیٰ نے نصیب کی اس جلالت والی کتاب کے مؤلف کو حکمت ذکر خمس کے ماسوا اس کے کہ اس سے بڑھ چڑھ کر ہیں غیوب سے اور مطلع فرمایا خاص خاص جلالت والے نکتوں پر اور اللہ کے لئے ہے خوبی ابن مالک کو کہ وہ کہتے ہیں اپنی طالعہ تسہیل میں اور جب کہ علوم الٰہی بخشش اور ربانی عطیہ ہیں تو کچھ نئی بات نہیں یہ کہ اللہ اٹھا رکھے متاخر کے لئے وہ کہ جس کا سمجھنا بہت سے متقدمین کے لئے دشوار ہوا اھ اور ان تحقیقوں پہ واقف ہونے والے کو یہ آیت تلاوت کرنا چاہتے ؛ وہ کشود کہ اللہ لوگوں کے لئے اپنی رحمت سے فرمائے تو اس کا کوئی روکنے والا نہیں - نیز یہ آیت +

www.waseemziyai.com

حتی ان مجموع افراد الخمس بجذافیرها لا تبلغ جزء من عشر عشیر معشارة ما سواها فالله تعالی غیب الغیب وهو علی کل شئ شهید وکل صفة من صفاته غیب والبرزخ غیب والجنة غیب والنار غیب والکتاب غیب والحشر غیب والنشر غیب والملائکة غیب وجنود ربك سواهم غیب الی غیوب لا یمکن لنا احصاء اجناسها فضلا عن افرادها ومعلوم ان کلها اوجلها اشد غیبة من اکثر الخمس وما ذکر الله تعالی فی هذه الآیة منها شیأ وانما اتی بهذه فلم یحصها لزیادة تغلغلها فی الکمون والبطون بل ان الزمان کان زمان الکهان وکان الکفرة یدعون علوم الغیب بالرمل وبالتنجیم وبالقیافة وبالعیافة وبالزجر وبالطیر وبالأزلام وبغیر ذلك من هوسات تهم المغشاة بالظلام وماکانوا یبحثون عما ذکرنا من علم الذات والصفات والمعاد والاملاك ولا لأدراکها طریق اصلا فی تلك الفنون الداعیة الی الهلاك وانما کانوا یقولون عن الأمطار متی تکون این تکون وعن الاجنة هل هی بنات ام بنون وعن المکاسب والمتاجر والرابح فیها والخاسر وعن قفول المسافر الی بیته اوموته

ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم

اهـ کتبه الفقیر حمدان الجزائری۔ مدنیه حمدان نیه

هذا ثانی الحواشی التی تفضل بها علی کتابی سعادة علامة المغرب مولینا حمدان حمد نعاله الحنان آمین والحمد لله رب العلمین اهـ منه حفظه ربه تعالی

جمع کیا جانا غیب ہے قبروں سے اٹھانا غیب ہے اور فرشتے غیب ہیں اور ان کے سوا تیرے رب کے لشکر غیب ہیں اور ان کے سوا اور غیب ہیں کہ جن کی جنسیں تک ہم نہیں گنا سکتے نہ کہ فردیں اور معلوم ہیں کہ یہ سب کے سب یا ان میں اکثر غیب ہونے میں ان پانچ سے بڑھ کر ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں ان میں سے کچھ ذکر نہیں فرمایا صرف یہی پانچ ذکر فرمائے تو انھیں اس لئے نہ گنایا کہ یہ غیبت وخفا کے اندر زیادہ داخل ہیں بلکہ بات یہ ہے کہ وہ زمانہ کاہنوں کا تھا اور کافر علم غیب کا ادعار کھتے تھے رمل سے، نجوم سے، قیافہ سے، عیافہ سے، زجر طیر سے اور پالنوں سے اور ان کے سوا اپنی اور ہوسوں سے جو اندھیریوں سے ڈھانپی ہوئی تھیں اور وہ ان چیزوں سے جو ہم نے ذکر کیں مثلاً ذات وصفات الٰہی اور آخرت اور فرشتے کچھ بحث نہ رکھتے تھے اور نہ ان چیزوں کے جاننے کی ان بربادی کی طرف بلانے والے فنون میں کوئی راہ تھی وہ تو یہی بات بکا کرتے تھے کہ مینہ کب ہوگا کہاں ہوگا اور پیٹ کا بچہ لڑکی ہے یا لڑکا اور کسب اور تجارتوں کے حال اور یہ کہ ان میں کسے فائدہ ہوگا اور کسے نقصان اور یہ کہ مسافر اپنے گھر پلٹے گا یا وہیں پردیس میں مرجائے گا تو یہ چار چیزیں خاص ذکر کی گئیں بایں معنی کہ یہ چیزیں جن کا علم کاہن اپنے باطل فنون سے ادعا کرتے ہو ان کا علم تو اسی بادشاہ جلیل کے پاس ہے بے اس کے بتائے اس کی طرف کوئی راہ نہیں اور ان چار کے ساتھ علم قیامت کو بھی شامل فرمالیا کہ یہ بھی انھیں باتوں کے جنس سے تھی جن سے بحث کرتے تھے یعنی موت

یہ ہے اللہ کا فضل عطا فرماتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱ھ

اسے تحریر کیا فقیر حمدان جزائری نے مدینہ حمدانیہ

یہ دوسرا وہ حاشیہ ہے جس سے میری کتاب پر کرم فرمایا علامہ مغرب مولانا حمدان نے کی تفضیلت مخدم حمدان کے کاموں کو سراہے الٰہی ایسا ہی کر اور ساری خوبیاں اللہ پروردگار عالم کو ہیں

اھ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ

ثم فی غربته؛ فخصت هذه الاربع بالذکر بمعنی ان التی تدعون علمها بفنونکم الاباطیل؛ فان علمها عند الملک الجلیل؛ لیس الیها من دون اعلامه تعالٰی سبیل؛ وضم الیها علم الساعة لانها من جنس ما یبحثون عنها وهو الموت فهم کانوا یخبرون عن موت آحاد من الناس والساعة موت کل من فی الارض وقد علم من عرف النجوم ان الکواکب علی زعم ذٰلک الفن اشد دلالة علی الحوادث العامة من الخاصة وفی خراب دار وهلاک رجل لیست عندهم ضوابط تقطع بها بزعمهم ایضا فان انظار الکواکب واتصالاتها واوضاعها ودلالاتها ربما تتعارض فی الامور الجزئیة بل قلما یوجد بیت من بیوت زائجة ولادة او تحویل عام فی عمر احد والکواکب الذی فیه وهو ناظر الیه خالیا عن تعارض القوة والضعف فان کان له وجه الی الشر فوجه اخر الی الخیر وهم انما یخمنون ویرجحون؛ وبما یقع عندهم الغلبة یحکمون؛

له وقد حکمت المحاسبات ان لو بقیت الدنیا لیقعن القرآن الاعظم بین العلویین بعد خمسمائة وثمان واربعین سنة من تاریخنا هذا الثالث والعشرین من ذی القعدة سنة الف وثمانمائة واحدی وسبعین من الهجرة تریب نصف اللیل فی الدرجة الثالثة من الحمل کل ذٰلک بالوسطی فلئن بقیت الدنیا لم یبعد ان تقوم الساعة فی المحرم الذی یلیه او الذی قبله من عامه لان حکم القران یبتدئ فی هٰذین اذا بقی الفصل بینهما ح وینتهی اذا صار بعد القران ط والله تعالٰی اعلم اھ منه حفظه ربه تعالٰی صد نبیه ثم عن لی احتمال ان یکون راس تلک المائة زمن ظهور سیدنا الامام المهدی رضی الله تعالٰی عنه وترجح ذٰلک عندی بما رائت للسان الحقائق سید المکاشفین سیدنا الامام الاجل الشیخ الاکبر رضی الله تعالٰی

تو اکا دکا آدمیوں کی موت سے بحث کرتے تھے اور قیامت تمام اہلِ زمین کی موت ہے اور بے شک جو فن نجوم جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ اس فن کے زعم پر ستاروں کی دلالت عام حادثوں کی بہ نسبت خاص کے بہت زائد ہے اور کسی ایک گھر کی خرابی یا ایک شخص کے موت کے لئے ان کے پاس کوئی ایسا قاعدہ نہیں جس پر وہ اپنے زعم میں بھی یقین کر سکیں اس واسطے کہ ستاروں کی نظریں اور جوگ اور باہمی نسبتیں اور دلالتیں جزئی باتوں میں اکثر ایک دوسرے کے خلاف پڑتی ہیں بلکہ کسی کے زائچہ پیدائش یا عمر کے زائچہ سال میں کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جو ستارہ کسی گھر میں ہو یا اس کی طرف دیکھ رہا ہو وہ قوت و ضعف کی باہم مزاحمت سے خالی ہو تو اگر ایک طرف سے بدی پر دلالت کرتا ہے تو دوسری جانب سے بھلائی پر اور وہ بس اٹکل دوڑاتے ہیں اور ایک جانب کو ترجیح دیتے ہیں اور جدھر کا پلا ان کے نزدیک جھکتا ہے اس پر حکم لگا دیتے ہیں مگر عالم میں انقلاب عام کے لئے ان کے یہاں ایک قاعدہ قرار پایا ہوا استمراری ہے اور وہ قران اعظم ہے یعنی دونوں اونچے ستاروں زحل و مشتری کا تینوں بروج آتشی حمل اسد قوس سے کسی کے اول میں جمع ہونا جیسا کہ زمانۂ طوفان نوح علیہ الصلاۃ والسلام میں تھا اور معلوم ہے کہ حساب[1] سے آنے والے قران بھی یوں ہی معلوم ہو سکتے ہیں جیسے گذرے ہوئے اور یہ کہ وہ کتنے برس

---

[1] قد حکمت المحاسبات الخ اور حسابات کی رو سے یقینی ہے کہ اگر دنیا باقی رہی تو علویین کا قران اعظم ضرور واقع ہوگا بعد ۵۸۴۲ھ کے ہماری اس تاریخ سے بتاریخ ۲۳ ذی القعدہ ۱۸۷۱ھ کو آدھی رات کے قریب حمل کے تیسرے درجہ میں اور یہ سب کچھ اوسط میں ہوگا تو دنیا اگر باقی رہی تو یہ بات دور نہیں کہ قیامت قائم ہو اس محرم میں جو اس ذی قعدہ کے پاس ہے یا اس میں کہ جو اس سے پہلے ہے اسی سال کیونکہ قران کی ابتدا انھیں دنوں میں ہے جب کہ فاصلہ کا باقی رہے اور انتہا اس کے بعد قران جب ہوگی کہ ٹھیک ہو جائے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ مدینہ

www.waseemziyai.com

اما الانقلاب العام فی العالم فله عندهم ضابطة مستقرة مستمرة وهو القران الاعظم اعنی اجتماع العلویین زحل والمشتری فی اوائل احد من البروج الثلاثة الناریة الحمل والاسد والقوس کما کان ذلک فی زمن طوفان نوح علیه الصلاۃ والسلام ومعلوم ان الحساب ینبئ عن القرانات الآتیة کالماضیة وانها بعد کم سنة تکون وکیف تکون وفی ایة درجة بل دقیقة من ای برج یکون وما جهته وکم بقاؤہ وهل یکون کاسفا ام کاشفا الی غیر ذلک فان النجوم مسخرات بحساب قدیم ﴿ ذلک تقدیر العزیز العلیم ﴾ فوبخوا باذکر الساعة ان لو کان لعلومکم هذه حقیقة کما تزعمون لکان علمکم بالساعة اسرع من علمکم بموت فلان لکنکم لا تعلمون ﴿ ان انتم الا تخرصون ﴾ فهذه واللہ اعلم نکتة تخصیص الذکر

عنه فی کتابه الدر المکنون والجواهر المصون من قوله

اذا دار الزمان علی حروف ببسم اللہ فالمهدی قاما
ویخرج بالحطیم عقیب صوم الا فاقراءہ من عندی سلاما

اما ما فی الحدیث ان عمر الدنیا سبعة الاف سنة انا فی آخرها الفا رواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی دلائل النبوة عن الضحاک بن زمل الجهنی رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم وقوله صلی اللہ تعالی علیه وسلم انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربها عزوجل ان یؤخرهم نصف یوم رواه الامام احمد وابو داؤد ونعیم بن حماد والحاکم والبیهقی فی البعث وایضا بسند جید عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنه وفیه قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمسمائة سنة وللبیهقی فی البعث عن ابی ثعلبة رضی اللہ تعالی عنه انه قال واللہ لا تعجز هذه الامة من نصف یوم اقول لا یعجزن مترجی صلی اللہ تعالی علیه وسلم امهال نصف فیمنحه ربه یوما کاملا وما شاء من زیادة بنه قال صلی اللہ تعالی علیه وسلم ان یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاف من

کے بعد ہوگا اور کیا ہوگا اور یہ کہ کس برج کے کس درجہ بلکہ کس دقیقہ[1] میں ہوگا اور کس طرف ہوگا اور کتنے دنوں رہے گا اور ایک ستارہ دوسرے کو چھپالے گا یا کھلا رہے گا اور ان کے سوا اور باتیں اس لئے کہ ستارے تو ایک مضبوط حساب کے باندھے ہوئے ہیں یہ زبردست جاننے والے کا اندازہ مقرر فرمایا ہوا ہے تو قیامت کے ذکر سے ان پر توبیخ کنی فرمائی گئی کہ تمھارے ان علموں کی اگر کچھ حقیقت ہوتی جیسا کہ تمھارا خیال ہے تو کسی ایک شخص کی موت جاننے سے قیامت کا علم تمھیں زیادہ جلد آجاتا مگر تم نہیں جانتے تم نوں ہی اٹکل دوڑاتے جاتے ہو تو ان پانچ چیزوں کے خاص ذکر کا

پھر مجھے پیش آیا یہ احتمال کہ اس صدی کا آخر زمانہ ظہور سیدنا امام موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو اور یہ میرے نزدیک مرجح ہے کہ میں نے لسان الحقائق سید المکاشفین امام اجل شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب الدر المکنون والجواہر المصؤن میں ان کا ارشاد دیکھا جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حرف پر ہوگا تو امام مہدی قائم ہوں گے اور حطیم میں بعد روزہ کے نکلیں گے تو میری جانب سے انھیں سلام عرض کرنا

لیکن جو حدیث میں ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس کی ہے میں پچھلے ہزار میں ہوں اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا اور بیہقی نے دلائل النبوۃ ضحاک ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا حضور کا ارشاد ہے میں بلا شبہہ اسکی امید رکھتا ہوں کہ میری امت محروم نہ ہوگی اپنے رب کے پاس اس سے کہ انھیں آدھے دن کی تاخیر عطا فرمادے اسے روایت کیا امام احمد اور ابو داؤد اور نعیم بن حماد اور حاتم اور بیہقی نے بعث میں اور ضیاء نے بسند جید سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی میں ہے کہ سعد سے کہا گیا کہ آدھا دن کتنا ہے، پانچ سو برس اور بعث میں بیہقی کی روایت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہرگز نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے آدھے دن سے میں کہتا ہوں کچھ دور نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدھے دن کی مہلت چاہی ہو اور ان کے رب نے انھیں پورا دن یا جو اضافہ چاہا عنایت فرمایا ہو جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا یہاں تمھیں ہرگز کفایت نہ کریگا کہ تمھاری مدد کرے تمھارا رب تین ہزار اتارے ہوئے ملائکہ سے تو انکے رب عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم صبر اور پرہیزگاری کرو تو مدد کرے گا تمھاری تمھارا رب پانچ ہزار ملائکہ سے تو یقیناً حضور کے لئے اضافہ فرمایا۔ وللہ الحمد اللہم حمدیہ

[1] لما اتی الخ جب تخصیص بر آئے تو ضمیر مصدر کی طرف پھیر دی ۱۲ منہ کنہ

www.waseemziyai.com

وللہ الحمد علی تسدید الفکر؛ اتقن ھذا فانہ من فیوض ھذا البیت الکریم ؛ وسانح الوقت بعون النبی الرحیم؛ علیہ وعلی الہ الصلاۃ والتسلیم؛ **ثالثا** نعم قال النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس لا یعلمھن الا اللہ وقال اللہ عزوجل قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ فخصص الرسول وعمم الالہ وانا بکل مؤمنون فان الخصوص لا ینفی العموم فلا یعلم الخمس الا اللہ ولا یعلم غیرھا من الغیوب التی ھی اعلیٰ واشرف وادق والطف منھا الا اللہ **اقول** بل لا یعلم شیأ الا اللہ بل لا وجود حقیقیا الا اللہ وقد جعل النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا العرب قول لبید الا کل شیء ماخلا اللہ باطل وقد تقرر عندنا ان کلمۃ لا الہ الا اللہ معناھا عند العامۃ لا معبود الا اللہ وعند الخاصۃ لا مقصود الا اللہ و عند الاخصین لا مشھود الا اللہ وعند المنتھین لا موجود الا اللہ والکل حق ومدار الایمان علی الاول ومناط الصلاح الثانی وتمام السلوک بالثالث وملاک الوصول ھو الرابع رزقنا اللہ من جمیعھا حظا وافیا بمنہ وکرمہ امین وقد انشد سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مطلب: حصر العلم فی اللہ ووجوب النفی عن عباد اللہ وکذا کل ما یصح ان یظھر عبادہ

مطلب۔ لا موجود الا اللہ

الملائکۃ منزلین فقال ربہ عزوجل بل ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین فزادہ الفین وللہ الحمد

اھ منہ حفظ ربہ

ـلہ لما اتی علی الخصوص ارد الضمیر الی المفرد ۱۲ منہ مکیہ

www.waseemziyai.com

یہ نکتہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور درستی فکر پر اللہ ہی کے لیے حمد ہے لسے خوب مضبوطی سے سمجھ لو کہ یہ اس کرم والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے فیضوں سے ہے اور نبی رحیم علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کی مدد سے اس وقت تازہ ذہن میں آنے والا

ثالثاً ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں ہیں جنھیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اللہ عزوجل نے فرمایا تم فرمادو کہ آسمان وزمین میں کوئی غیب نہیں جانتا سوا اللہ کے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص پانچ چیزوں کو فرمایا اور اللہ عزوجل نے عام حکم فرمایا اور ہم سب پر ایمان لائے اس لیے کہ خاص عام کی نفی نہیں کرتا تو ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور اس کے سوا اور غیب جو ان سے علو و شرف و دقت و لطافت میں زائد ہیں انھیں بھی کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اقول بلکہ کوئی کچھ نہیں جانتا سوا اللہ کے بلکہ حقیقی وجود کسی کے لیے نہیں سوا اللہ کے اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے تمام مقولوں میں سب سے زیادہ سچا لبید کے اس قول کو فرمایا سن لو ہر شے بے حقیقت ہے سوا اللہ کے اور ہمارے یہاں قرار پاچکا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے معنی عام لوگوں کے نزدیک تو یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور خواص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی مقصود نہیں اور خاص الخاص کے نزدیک یہ کہ اللہ کے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا اور جو نہایت کو پہنچ گئے ان کے نزدیک یہ معنی ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں اور یہ سب معنی حق ہیں اور ایمان کا مدار پہلے پر ہے اور صلاح کا مدار دوسرے پر اور سلوک کا تمام تیسرے پر اور وصول الی اللہ کا مدار چوتھے پر اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب معنی میں سے پورا حظ عطا فرمائے اپنے احسان وکرم سے آمین۔

اور بے شک سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ اشعار پڑھے

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں اور بے شک آپ تمام مغیبات کے امین ہیں اور بے شک آپ اے طیب طاہر آباء واُمہات کے فرزند تمام رسولوں سے زیادہ شفاعت کے معاملہ میں اللہ سے قریب ہیں۔ آپ میرے سفارشی بن جائیے جس دن آپ کے سوا کوئی سفارشی سواد بن قارب کو نفع نہیں پہنچا سکتا۔

فاشهد ان الله لا شیئ غیره　　وانك مامون علی كل غائب

وانك ادنی المرسلین شفاعة　　الی الله یا ابن الاکرمین الاطائب

فکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعة　　سواك بمغن عن سواد بن قارب

هكذا روینا فی المسند وان كانت الروایة الاخری لا رب غیره

اقول فاولا نفی الوجود عن كل شی سوی الله تعالیٰ وثانیا اثبت علم المغیبات لنبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حیث جعله امینا علی جمیع الغیوب والجاهل عن شئ لا یكون امینا علیه وثالثا آمن بان نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد اعطی الشفاعة كما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی حدیث مسلم واعطیت الشفاعة لا كما قالت الوهابیة انه لم یعطها بعد وانما یؤذن له فیها یوم القیٰمة قصدوا بذلك ان لا یستغاث به صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الآن لانه لا یقدر الان علی الشفاعة ونبذوا قوله تعالیٰ واستغفر لذنبك وللمومنین والمؤمنٰت وقوله تعالیٰ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما وراء ظهورهم كانهم لا یعلمون ورابعا امن بانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو اقرب شفاعة لا كما قال كبیر الوهابیة انه تعالیٰ اذا اراد الاحتیال لمغفرة النادم التائب لا شفاعة عنده الا له لا لمن اذنب ولم یتب فانه یقیم من شاء شفیعا له من دون تخصیص وخامسا استغاث به صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ردا علی الوهابیة وسادسا ترقی عن اقربیة شفاعته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحصر الشفاعة فیه وهو الحق

مسند امام احمد میں ہم کو یونہی روایت آئی (کہ اللہ کے سوا کوئی شے نہیں) اگرچہ دوسری روایت میں ہے کہ اس کے سوا کوئی رب نہیں قول تو سواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول اللہ کے سوا ہر چیز سے وجود کی نفی فرمائی دوم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے غیبوں کا علم ثابت کیا کہ حضور کو تمام غیبوں پر امین بنایا اور جو کسی چیز کو نہ جانتا ہو اس پر امین کیا ہو گا سوم اس پر ایمان لائے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شفاعت عطا ہو چکی جیسے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح مسلم میں فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی نہ جیسے وہابیہ کہتے ہیں کہ حضور کو ابھی شفاعت نہیں دی گئی حضور کو قیامت ہی کے دن اس کا اذن ملے گا وہ اس سے یہ قصد رکھتے ہیں کہ دنیا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد نہ کی جائے کہ وہ ابھی شفاعت پر قادر نہیں اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اپنے خاص علاقہ والوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش چاہو اور اللہ عزوجل کا یہ ارشاد کہ اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تمہارے حضور حاضر ہو کر خدا سے معافی چاہیں اور معافی مانگیں ان کے لئے رسول تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ان آیتوں کو وہابیوں نے ایسا پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں چہارم اس پر ایمان لائے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے نہ وہ جیسا کہ وہابیہ کا پیشوا اسمٰعیل دہلوی تقویۃ الایمان میں کہتا ہے اللہ تعالیٰ جب کسی پشیمان توبہ کرنے والے کی بخشش کے لئے حیلہ کرنا چاہے گا تو جسے چاہے گا اس کا شفیع کر دے گا کسی کی خصوصیت نہیں اور پشیمان توبہ کرنیوالے کی قید اس واسطے ذکر کی کہ دہلوی مذکور کے نزدیک شفاعت ایسے ہی شخص کی ہوگی نہ اس گنہگار کی جس نے توبہ کی پنجم سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہابیہ پر رد فرمانے کیلئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی۔ ششم پہلے جو یہ کہا تھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سب سے قریب تر ہے اس سے ترقی کر کے شفاعت کو حضور ہی میں منحصر کر دیا اور یہی حق ہے سب اور سب شفاعت کرنیوالے وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کریں گے اور اللہ عزوجل کے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انبیا کی شفاعت کا میں مالک ہوں اور کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا ہفتم انھوں نے ثابت کیا کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑیں

www.waseemziyai.com

اما سائر الشفعاء فيشفعون عنده صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
ولا یشفع عند اللہ تعالٰی الا ھو کما قال صلی اللہ علیہ وسلم وانا صاحب شفاعتھم
ولا فخر وسابعا اثبت لہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الاغناء عن المتوسلین بہ
رد علی کبیر الوھابیۃ الذی زعم انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا یغنی عن بنتہ
فضلا عن غیرھا فانظر الی عظم نفع ھذہ الکلمات الیسیرۃ من
ذلک الصحابی الکریم رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد نطق الحدیث
انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اقرہ علی جمیع ذلک ھذا وقال اللہ
تعالٰی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اقول
فتکلموا علی اصل الحقیقۃ ونفوا عنھم العلم رأسا لان الظل
اذا قابل الأصل لم تبق لہ دعوی وقالت الملئکۃ سبحنک
لا علم لنا الا ما علمتنا فتکلمت عن الحقیقۃ العطائیۃ فاتت
بالثنیا فکان الأنبیاء اکثر ادبا واعظم اجلالا منھا علی
جمیعھم الصلاۃ والسلام ھی ایضا تذکرت فرجعت وحصرت
فقالت انک انت العلیم الحکیم ای لا علم الا لک وبالجملۃ
فالکل للہ وما یعلم احد الا باللہ فیرجع الامر الی ما حقق الائمۃ
الأمجاد ان المنفی ھو الاستقلال والاستبداد ونقل بعض اصحابنا
عن الروض النضیر شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر
النذیر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ما نصہ اما قولہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم الا ھو فمفسر بانہ لا یعلمھا احد بذاتہ الا ھو
لکن قد تعلم باعلام اللہ فان ثمہ من یعلمھا وقد وجدنا ذلک
لغیر واحد کما رأینا جماعۃ علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام

www.waseemziyai.com

حضور انھیں کام آئیں گے اس میں پیشوائے وہابیہ (اسمعیل دہلوی) کا رد فرمایا جو یہ بک گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے بھی کام نہ آئیں گے پھر اوروں کی کیا گنتی تو ان عزت والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان تھوڑے سے الفاظ کا عظیم نفع دیکھو اور بے شک حدیث ناطق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی یہ سب باتیں برقرار رکھیں یہ سمجھ لو اور اللہ عزوجل فرماتا ہے جس دن اللہ جمع کرے گا رسولوں کو ان سے فرمائے گا تمھیں کیا جواب ملا عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں تو ل تو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام نے اصل حقیقت پر کلام کیا اور اپنے سے علم سے بالکل نفی فرمائی اس لئے کہ سایہ جب اصل کے سامنے آتا ہے تو اسے کوئی دعویٰ نہیں رہتا اور ملائکہ نے عرض کی پاکی ہے تری ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا تو ملائکہ نے حقیقت عطائی پر کلام کیا تو وہ استثنا لائے تو انبیا ملائکہ سے ادب میں زائد اور تعظیم میں بڑھ کر ہوتے ان سب پر درود وسلام پھر ملائکہ کو بھی یاد آیا تو وہ پلٹے اور حصر کر دیا کہ بے شک وہی ہے علم والا حکمت والا یعنی تیرے سوا کسی کو علم نہیں اور خلاصہ یہ کہ سب اللہ ہی کے واسطے ہے اور کوئی بے عطائے الٰہی کچھ نہیں جانتا تو بات اسی طرف پلٹے گی جو ائمہ کرام نے تحقیق فرمادی کہ نفی اس کی ہے کوئی بذات خود بے عطائے الٰہی جانے اور ہمارے بعض اصحاب نے روض النضیر شرح جامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر سے نقل کیا کہ فرماتے ہیں رہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان پانچ کو کوئی نہیں جانتا سوا اس کے اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پانچ کو خود بخود کوئی نہیں جانتا سوا اس کے لیکن کبھی خدا کے بتائے سے معلوم ہوتی ہیں کہ یہاں ان کے جاننے والے موجود ہیں اور ہم نے ان کا علم کئی شخصوں کے پاس پایا جیسا کہ ہم نے ایک گروہ کو دیکھا کہ انھیں معلوم تھا کہ کب انتقال کریں گے اور پیٹ کے بچہ کو عورت کے

لے ومن علم الخ جس نے جانا اور دیکھا جو آگے گزرا پہلی نظر میں پھر تناقض کا الزام دوشن آیتوں میں دیا تو اس نے غفلت کی اور ٹھوکر کھائی ہم اللہ سے طلب ہیں کہ بخش دے کل چیز جو گزری اور آیندہ آئے گی ۱۲ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

www.waseemziyai.com

حال حمل المراة وقبله اھ **قلت** وفی شرح الصدور للامام السیوطی وبهجة الأسرار للامام الأجل نورالدین ابی الحسن علی اللخمی الشطنوفی وروض الریاحین وخلاصة المفاخر للأمام الأسعد عبد الله الیافعی الشافعی وغیرها من کتب القوم روایات کثیرة من هذ الباب عن الأولیاء الکرام لا ینکرها الا من حرم لاحرمنا الله برکاتهم وکذالک نص الأمام ابن حجر المکی فی شرح الهمزیة بعطاء علم الغیوب من الخمس حیث قال ان علم الانبیاء والأولیاء انما هو باعلام الله تعالیٰ لهم وعلمنا بذلک انما هو باعلامهم وهذا غیر علم الله تعالیٰ الذی تفرد به وهو صفة من صفاته القدیمة الأزلیة الدائمة الأبدیة المنزهة عن التغیر وسمات الحدوث والنقص والمشارکة والانقسام الی قوله فلا ینافی ذلک اطلاع الله تعالیٰ لبعض خواصه علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیهن صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خمس لا یعلمهن الا الله اھ ولذا قال الشیخ المحقق عبد الحق المحدث دهلوی قدس سرہ فی شرح المشکوٰة تحت حدیث خمس لا یعلمهن الا الله المعنی انما لا یعلمها

لـه ومن علم ادنظرة ما سبق ومرة فی اول نظرة ثم الزم التناقض فی الای الخرة فقد غفل وعثرة فنسأل الله ان یغفرلنا جمیعا ما عبر وما غبرة
اھ منه حفظه ربه مدینه

لـه ولفظ اللمعات المراد لا تعلم بدون تعلیم الله تعالیٰ اھ وقال الامام القسطلانی فی الارشاد من سورة الانعام وینزل الغیث فلا یعلم وقت انزاله من غیر تقدیم ولا تاخیر وفی بلد لا یجاوزبه الا هو لکن اذا امربه علمته ملائکته الموکلون به ومن شاء الله من خلقه ویعلم ما فی الارحام لا احد

زمانہ حمل میں جان لیا اور اس سے پہلے انتہی میں کہتا ہوں اور امام جلال الدین سیوطی کی شرح الصدور اور امام اجل نور الدین ابی الحسن علی لخمی شنطوفی کی بہجۃ الاسرار اور امام اسعد عبد اللہ یافعی کی روض الریاحین اور خلاصۃ المفاخر اور ان کے سوا اولیاء کرام کی اور کتابوں میں اولیائے کرام سے اس باب میں بہت روایات ہیں جن کا انکار نہ کرے گا مگر محروم اللہ ہمیں انکی برکتوں سے محروم نہ فرمائے اور اسی طرح امام ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں ان پانچ میں سے علم غیب عطا ہونے کی تصریح فرمائی جہاں فرماتے ہیں انبیا اور اولیا کا علم اللہ کے بتانے ہی سے ہے اور ہم جو کچھ ان میں سے جانتے ہیں وہ انبیاء و اولیاء کے بتائے ہی سے ہے اور یہ وہ علم الٰہی نہیں جو اس کے ساتھ خاص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفتوں میں سے ہے جو قدیم ازلی دائم ابدی ہیں بدلنے اور حدوث و نقصان کی علامتوں اور ساجھے اور بانٹے سے منزہ ہیں یہاں تک فرمایا کہ اس کے منافی نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بعض خاص بندوں کو غیبوں کا علم دینا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کی نسبت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا انتہی اور اسی لئے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں اسی حدیث کے نیچے کہ پانچ چیزیں ہیں جنھیں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا یوں فرمایا کہ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ

لہ اللمعات الخ اور الفاظ لمعات کے یہ ہیں مراد یہ ہے کہ تم نہیں جانتے بغیر تعلیم الٰہی اھ امام قسطلانی نے ارشاد الساری کی تفسیر سورہ انعام میں فرمایا۔ اتارتا ہے پانی تو نہیں جانتا اس کے اتارنے کا وقت بغیر تقدم و تاخر کے اور کس شہر میں کہ اس سے تجاوز نہ کرے مگر وہی اللہ لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو اس کے ملائکہ موکلین نے جان لیا اور اسے جسے اللہ نے چاہا اپنی مخلوق سے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے نہ اس کے سوا کوئی، لیکن جب اس نے حکم فرمایا تو ملائکہ نے جان لیا اور جسے اللہ نے اپنی مخلوق سے چاہا جان لیا اور یہ استدراک مستفاد ہے قول الٰہی "الا من ارتضی من رسول" سے اور ولی رسول کے تابع ہے اسی سے لیتا ہے اھ ملتقطاً تو بلاشبہ تصریح فرمادی تعلیم الٰہی جاری ہونے کی نہ مشیت الٰہی ان پانچ میں بھی اور یہ ظاہر تر ہے اس سے کہ ظاہر کیا جائے لیکن اللہ کی پناہ نگاہ نہ ہونے سے سمندر مدینہ

احد بحسب عقله من[١] دون تعليم الله تعالى لانها من الغيوب التى لا تعلم الا باعلامه عزوعلا اھ وھذا الامام الاجل[٢] البدر محمود العینى[٣] قائلا فى عمدة القاری شرح صحیح البخاری ما نصه

سواد لكن اذا امر علمه الملائكة ومن شاء الله من خلقه والاستدراك مستند ومن قوله تعالى الامن ارتضى من رسول والولى تابع للرسول یاخذ عنه اھ بالتقاء فقد صرح بجریان الاعلام فیما شاء الله تعالى من هذه الخمس ایضا وهو اظهر من ان یظهر ولكن معاذ الله من طمس ابصارهم منه مدنیه -

[١] اكذلك قال الشهاب فى عنایة القاضى عنده مفاتح الغیب وجه اختصاصها به تعالى انه لا یعلمها كما هى ابتداء الاهواء الحمد لله لا حاجة بنا الى الاستكثار فقد قال السید المدنى فى الرسالة المنسوبة الیه التى اتت بها الوهابیة فى ص٢ ما نصه ننقل لك ههنا نصوصا عن بعض الائمة الاعلام تحقیقا للمقام فنقول قال الحافظ ابن كثیر فى تفسیره قوله تعالى ان الله عنده علم الساعة الآیة هذه مفاتیح الغیب التى استاثر الله تعالى بعلمها فلا یعلمها احد الا بعد اعلامه تعالى بها اھ نوضح ولله الحمد وضوح الشمس فى رابعة النهار ان معنى لا یعلمهن الا الله اختصاص علم الخمس به عزوجل من دون اعلام فلا یعلمها غیره الا باعلامه عزوجل وهذا هو مدعا قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا الحمد لله جاء النصر وتم الامر وظهر امر الله وهم كرهون ١٢ منه حفظه ربه جدیدة

[٢] ونقله ایضا القاری فى المرقاة تحت حدیث جبرئیل علیه الصلاة والسلام وكذا القسطلانى فى الارشاد ١٢ منه جدیدة

[٣] هؤلاء اكابر جلة العلماء العظام من الحنفیة الشافعیة والمالكیة كالامام العینى والامام القرطبى والامام الشطنوفى والامام الیافعى والامام ابن كثیر والامام السیوطى والامام القسطلانى والامام ابن حجر والعلامة القاری والعلامة الشنوانى والشیخ البیجوری والشیخ عبد الحق والشهاب الخفاجى

www.waseemziyai.com

ان پانچ چیزوں کو بے خدا کے بتائے اپنی عقل سے کوئی نہیں جانتا اس لئے کہ یہ پانچوں ان غیبوں میں سے ہیں جو بے اللہ عزوجل کے بتائے معلوم نہیں ہوتے[1] اھ اور یہیں[2] امام اجل بدرالدین محمود عینی[3] کہ عمدۃ القاری شرح بخاری میں فرماتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا۔

---

[1] ایسا ہی کہا علامہ شہاب الدین خفاجی نے عنایت القاضی میں "عندہ مفاتیح الغیب" اس کی تخصیص کی وجہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہے کہ نہیں جانتا انھیں کوئی سب سے پہلے جیسی کہ حقیقت میں وہ ہیں مگر وہی اللہ تعالیٰ اھ الحمد للہ ہمیں کوئی حاجت تکثیر کی نہیں سید مدنی ہی نے اس رسالہ میں جو ان کی طرف منسوب ہے وہابیہ کے رد میں ص۲ میں کہا جس کی عبارت یہ ہے' ہم نقل کرتے ہیں یہاں تصریحات بعض ائمہ اعلام سے تحقیق مقام کے لئے تو ہم کہتے ہیں حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں کہا قولہ تعالےٰ ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ الآیہ یہ غیب کی کنجیاں وہ ہیں جنھیں اللہ نے اپنے لئے خاص کر لیا تو انھیں کوئی نہیں جانتا مگر بعد تعلیم الٰہی اھ تو واضح ہو گیا اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے مثل واضح ہونے آفتاب کے دوپہر کے وقت کہ معنی لایعلمہن الا اللہ کے خاص ہونا علم خمس کا ہے ساتھ رب العزت کے بغیر اس کے بتائے پس نہیں جانتا اس کے سوا کوئی مگر اس کے بتائے سے اور یہی ہمارا مدعا ہے کہ حق آیا باطل فنا ہوا اور یقیناً باطل فانی تھا اللہ ہی کے لئے حمد کیا۔ آئی مدد اور کام تمام ہوا اور امر الٰہی ظاہر ہوا حالانکہ کرہ جانتے تھے ۱۲ منہ حفظ ربہ جدیدہ

[2] علامہ قاری نے مرقاۃ میں زیر حدیث جبریل علیہ السلام اسے نقل کیا اور یوں ہی علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ۱۲ منہ جدیدہ

[3] یہ بڑے جلیل القدر علماء عظام حنفیہ و شافعیہ و مالکیہ مانند امام عینی و امام قرطبی و امام شطنوفی و امام یافعی و امام ابن کثیر و امام سیوطی و امام قسطلانی و امام ابن حجر و علامہ قاری و علامہ شنوانی و شیخ ہجوری و شیخ عبدالحق دہلوی و شہاب خفاجی

وغیرہم اور آپ خود اے سید صاحب اور ہر وہ جس نے سیرت و مناقب اولیا میں تصنیف کی اور تمام مصنفین صوفیائے کرام اور ان کے معتقدین علمائے عاملین و راکین دین میں تو تم نے سب کی طرف نسبت کر دیا کہ وہ سب جو اپنی مخالفت کے واسطے اس چیز کے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم سے سمجھا تھا عظیم خطا پر ہیں اور انھوں نے قطعی دین کی مخالفت کی کیونکہ انھوں نے چھوڑ دیا وہ حق و صواب جس میں نہ شک تھا نہ ارتیاب یہ سخت خطرناک اور

قال القرطبي لا مطمع لاحد في هذه الأمور الخمسة لهذا الحديث وقد فسر النبي صلے الله تعالیٰ علیه وسلم قوله تعالیٰ وعنده مفاتیح الغیب بهذه الخمس قال فمن ادعی علم شئ منها غیر مسند الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان کاذبا فی دعواه اھ فانظر کیف قصر التکذیب علی من لم یسنده الی عالم ما کان وما یکون صلے الله تعالیٰ علیه وسلم فقد افاد باعلی ندائه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعلمها ویعلمها من یشاء من الاولیاء الکرام لا جرم ان نص العلامة ابراهیم البیجوری فی شرح البردة انه لم یخرج صلے الله تعالیٰ علیه وسلم من الدنیا الا بعد ان علمه الله تعالیٰ بهذه الامور ای الخمس قلت بل هذه کما بینا من اظهر الغیوب فالذی علمه

وغیرهم وانت نفسک یا سید وکل من صنف فی سیر الاولیاء ومناقبهم والمصنفین من الصوفیة الکرام عن آخرهم والمحققین فیهم من العلماء العاملین واساطین الذین ننسبهم جمیعا بمخالفتهم لما فهم[عه] رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من القرآن الکریم علی خطاء عظیم وانهم خالفوا القطعی فی الدین اذ نا بهذا[عه] الحق والصواب الذی لیس فیه ولا شک[وله] ارتیاب مخاطرة عظیمة وجراة جسیمة وخطأ کبیر وظن فی شباب وما تقول انت فی نفسک یا رفیع القباب ثم تعبیرهم بشرذمة[سه] قلیلة من المتأخرین وبعض الصوفیة مکابرة للحس وتلبیس لا حق بل هم الجم الغفیر والسواد الکثیر وغیرهم ولم یردوا علیهم کلهم الی انهم ولا عبرة بمن فی قلبه مرض وله. ثلمة دینه فرض کالمعتزلة والرافضیة والوهابیة خذلهم الله تعالیٰ اومن زلت قدمه وطغی قلمه نسأل الله العفو والعافیة اھ منه حفظه ربه جدیده

عه صـ۹ من رسالتهم ۱۲ عه صـ۳۰ من رسالتهم ۱۲ - سه صـ۳۱ من رسالتهم

اس حدیث سے ثابت ہے کہ ان پانچ غیبوں کے جاننے میں کسی کے لئے طمع کی جگہ نہیں اور بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیہ کریمہ کو کہ اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان پانچ سے تفسیر فرمایا تو جو کوئی ان پانچ میں سے کسی کا دعویٰ کرے اور اس علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے نہ بتائے وہ اپنے دعوی میں جھوٹا ہے انتہی تو دیکھو صرف اسے جھوٹا بتایا جو ان پانچ کا علم اپنے لئے بغیر واسطہ عالم ماکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے تو نہایت بلند آواز سے پکار کر یہ فائدہ بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پانچ غیبوں کو جانتے ہیں اور اولیاء میں سے جسے چاہیں بتا دیتے ہیں نا گزیر علامہ ابراہیم بیجوری نے شرح بردہ شریف میں تصریح فرمادی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو یہ پانچوں غیب بتا دیئے انتہی **اقول** یہ پانچ تو جیسا ہم بیان کر آئے نہایت کھلے ہوئے غیبوں میں سے ہیں جن کا شمار وہی جانے جس نے بتایا اور جن کو بتایا جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کیا ان ظاہر باتوں میں جو باڑھ کے کنارے رکھی ہوئی ہیں ان سے بخل کرے گا اور مضمون کو شنوانی نے جمع النہایۃ میں بطور حدیث کے بیان کیا کہ بے شک مروی ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ لے گیا یہاں تک کہ حضور کو ہر شے پر اطلاع بخشی انتہی میں کہتا ہوں اور بے شک ہم وہ آیتیں

بھاری جرأت اور بڑی خطا اور ہلاکت والا گمان ہے اور تم کیا کہتے ہو خود اپنے لئے ایسے بند گنبد والے پھر انھیں شرذمہ قلیلہ متاخرین اور بعض صوفیا سے تعبیر[۵] کرنا حاشا بھرے ہٹ دھرمی اور حق کی تلبیس ہے بلکہ وہ ایک جم غفیر اور سواد اعظم وغیرہ ہیں اور ان کے کلمات طیبات کا کسی نے رد نہ کیا اور جس کے دل میں دین میں رخنہ[۶] ڈالنا اس کی غرض ہو اس کا کچھ اعتبار نہیں جیسے معتزلہ و روافض و وہابیہ اللہ انھیں رسوا کرے یا وہ جس کا قدم ڈگمگایا قلم حد سے بڑھا اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں ۱۲ منہ حفظہ ربہ جدیدہ

[۴] ان کا رسالہ دیکھو [۵] ۱۲ ان کا رسالہ دیکھو

[۶] ۱۲ ان کا رسالہ دیکھو

www.waseemziyai.com

من ابطن الغيوب مالا يحصيه الا من عُلّم ومن علّم جل جلاله وصلى الله تعالى عليه وبارك وسلم هل يغمض عنه بهذه الظواهر الواقعة على طرف الثمام وساقه الشنوانى فى جمع النهاية مساق الحديث فقال قد ورد ان الله تعالى لم يخرج النبى صلى الله تعالى عليه وسلم حتى اطلعه على كل شئ ام قلت وقد تلونا الآيات الناصة بذلك وصحاح الاحاديث المصرحة بما هنالك ؛ ونقل فيه ايضا عن بعض المفسرين ما نصه لا يعلم هذه الخمس علما لدنيا ذاتيا بلا واسطة الا الله تعالى اما بواسطة فلا تختص به تعالى ام قلت بل اذن تختص بغيره تعالى لاستحالة الواسطة فى علمه عز وعلا ؛ وفى كتاب الابريز عن شيخه سيدى عبد العزيز قدس سره العزيز هو صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخفى عليه شئ من الخمس المذكورة فى الآية الشريفة وكيف يخفى عليه ذلك والاقطاب السبعة من امته الشريفة يعلمونها وهم دون الغوث فكيف بالغوث فكيف بسيد الاولين والآخرين الذى هو سبب كل شئ ام قلت واراد بالاقطاب السبعة البدلاء وهم فوق الابدال السبعين ودون الامامين الوزيرين وايضا فيه رضى الله تعالى عنه قال كيف يختفى امر الخمس عليه صلى الله تعالى عليه وسلم والواحد من اهل التصرف من امته الشريفة

www.waseemziyai.com

تلاوت کر چکے جو اس مطلب کی تصریح فرما رہی ہیں اور وہ صحیح حدیثیں جو اس مضمون کو صاف بتا رہی ہیں، نیز اس میں بعض مفسرین سے یہ عبارت نقل کی کہ ان پانچ غیبوں کو اپنے پاس سے بذات خود اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ ان کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص نہیں انتہی میں کہتا ہوں بلکہ وہ اب تو غیر خدا کے ساتھ خاص ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں واسطہ ہونا محال ہے کتاب ابریز میں اپنے پیر و مرشد ہمارے سردار عبد العزیز قدس سرہ العزیز سے نقل فرمایا کہ اس آیت میں جو پانچ غیب مذکور ہیں ان میں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

اور یہ غیب حضور پر کیونکر مخفی رہیں حالانکہ حضور کی امت میں سے ساتوں قطب ان پانچوں کو جانتے ہیں حالانکہ وہ ساتوں غوث سے نیچے ہیں پھر کجا غوث پھر کجا وہ تمام اگلوں پچھلوں کے سردار ہیں وہ جو ہر شے کے سبب ہیں۔ وہ کہ ہر شے انھیں سے ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہی میں کہتا ہوں ساتوں قطب سے ابدال مراد ہے کہ وہ ستر ابدال کے اوپر اور دونوں اماموں کے نیچے ہوتے ہیں جو غوث کے دونوں وزیر ہیں نیز ابریز میں انھیں سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ان پانچ غیبوں کا معاملہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں سے کوئی صاحبِ تصرف تصرف نہیں کر سکتا جب تک کہ ان پانچوں کو نہ جانے انتہی تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو اور اولیاء اللہ کی تکذیب[1] نہ کرو کہ ان کی تکذیب دین کی بربادی ہے اور قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تکذیب کرنے والوں سے انتقام لے گا

---

[1] الحمد للہ الخ میں لکھ چکا تھا جو رسالۂ منکرہ سے پہلے اور اس میں پایا جا چکا اشارہ طرف اس شخص کے جو لائے اولیائے کرام و صوفیائے عظام سے بھاگا اور اس نے حیلہ جوئی کی کہ شیخ عبد الوہاب شعرانی نے اپنی کتاب یواقیت کے خطبہ میں کہا کہ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ میں مخالفت کروں جمہور متکلمین کی اور اعتقاد کر دوں ایسے کے کلام کی صحت کی جس نے ان کا خلاف کیا ہو بعض غیر معصوم

www.waseemziyai.com

لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس ام فاسمعوا هذا ايا منكرين ؛ ولا تكونوا الاولياء الله مكذبين فان تكذيبهم خراب للدين ؛ وسينتقم الله من الجاحدين اعاذنا الله بعباده العارفين ؛ آمين وبالجملة لامرد للقران ؛ انه لكل شئ تفصيل وتبيان ؛ وانه ما فرط فيه شئ من الاكوان ووجه الجمع بينهما وبين النفى قد ظهر وبان ؛ فباى آلاء ربكما تكذبان **رابعًا** اقول وبحول الله احول يا هذا الذى يدعى ان للخمس خصوصية زائدة فى الاختصاص به تعالى من بين سائر الغيوب ماذا تريد بهذا اسلب العموم فيهن دون غيرهن

له الحمد لله كتبت هذا قبل وجود الرسالة المنكرة وحصلت فيه اشارة الى الرد على من انسل من موالاتهم واعتل بما ...... قاله الشيخ عبد الوهاب الشعرانى فى خطبة كتابه اليواقيت معاذ الله ان اخالف جمهور المتكلمين واعتقد صحة كلام من خالفهم من بعد اهل الكشف الغير المعصوم ام فان كلامه رحمه الله تعالى فى عقائد اهل السنة والجماعة ومعاذ الله ان يخالفها الاولياء وما يظن فيه الخلاف فهو امامدسوس عليهم كما ذكره الشعرانى بعد قوله هذا باربعة اسطرها ولم يصل فهم القاصرين الى مرادهم كما اشار اليه فى صدر هذا الكلام بقوله اوصى كل من عجز عن الوصول الى تعقل كلام اهل الكشف ان يقف مع ظاهر كلام المتكلمين ولا يتعدا لا قال تعالى فان لم يصبها وابل فطل الخ وقال عقب ما نقله هذا المعتل ولذا اقول غالبًا عقب كلام اهل الكشف انتهى فليتأمل ويحرر ونحو ذلك اظهارًا للتوقف فى فهمه على مصطلح اهل الكلام وقد اسقط هذه العبارة كلها من حول معا نقل كے يوهم ان الاولياء ربما يخالفون معتقدات اهل السنة فلو

له في رسالته

اللہ تعالیٰ اپنے عارف بندوں کا صدقہ ہمیں پناہ دے آمین الحاصل قرآن کا کوئی رد کرنے والا نہیں کہ وہ ہر شے کے لیے تفصیل اور روشن بیان ہے۔ اور یہ کہ اس نے عالم میں کوئی بات اس میں اٹھا نہ رکھی اور ان آیتوں اور نفی علم غیب میں تطبیق ظاہر و روشن ہوچکی تو اپنے رب کی کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ رابعاً اقول اور اللہ ہی کی قوت سے جولان کرتا ہوں اے یہ شخص کہ دعویٰ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونے میں اور سب غیبوں میں ان پانچ کو زیادہ خصوصیت ہے تو اس سے کیا مراد لیتا ہے کہ یہ کہ ان میں سلب عموم ہے نہ ان کے غیر میں (یعنی ان کا علم محیط دوسرے کو نہیں)

اہل کشف سے اھ کیونکہ کلام امام شعرانی دربارۂ عقائد اہل سنت وجماعت ہے اور اللہ کی پناہ اس سے کہ اولیائے کرام اس کی مخالفت فرمائیں اور جس بات میں اس کا خلافِ مظنون تو وہ یا افترا پر مکرر افترا ہے جیسا کہ خود امام موصوف نے چار سطر بعد اسی قول کے فرمایا، یا قصور فہم سے ان کی مراد تک نہ پہنچے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ اسی کلام کے ابتدا میں اپنے قول سے فرمایا
میں وصیت کرتا ہوں ہر اس شخص کو جو اہل کشف کے کلام کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ وہ ظاہر کلام متکلمین پر ٹھہرے اور اس سے تجاوز نہ کرے کہ اللہ تعالے نے فرمایا کہ اگر نہ پہنچا اسے بڑی بھرن تو شبنم الخ اور اس کے بعد اس برتری خواہ نے نقل کیا فرمایا اور اسی لیے میں اکثر جگہ بعد کلام اہل کشف کے کہہ دیتا ہوں کہ سوچو اور تنقیح کر دیا اور اس کے مثل واسطے ظاہر کر دینے توقف کے اس کلام کے فہم میں اصطلاح اہل کلام پر اھ اور اس ساری عبارت کو عبارت منقولہ کے گرداگرد سے ساقط ہی کر دیا تاکہ ایہام ہو اس بات کا کہ اولیا بسا اوقات اہل سنت کے عقائد کی مخالفت کیا کرتے ہیں تو وہ قابلِ حجت نہیں معاذ اللہ من ذالک ہاں وہ چیز کے کھلے ہوتے ہیں ان عقائد سے نہیں جو کتاب سنت و اجماع سے بیان کیے گئے اور متکلمین نے اس میں کلام کو وسعت دی جنھیں اکثر نے قولاً اسے اختیار کیا اور بعض نے اس کا خلاف کیا تو تعجب نہیں کہ کشف سے حاصل ہو وہ جو بعض کے موافق ہو لیکن جبکہ مکاشف معصوم نہیں اور قلب زیادہ سکون پذیر ہے اکثر کے قول کے جانب تو یہی وہ ہے جسے امام شعرانی ذکر کر رہے ہیں کیا تجھے دکھائی نہیں دیتا چھ سطر منقول سے پہلے ان کا قول ہے کہ میزان ہر اس چیز میں جس میں نص قطعی وارد نہ ہوئی اور نفس قوت پاتا ہے اس چیز کے اعتقاد میں جس پر جمہور ہیں نہ اس میں جس پر اہل کشف ہیں کہ ان کی راہ چلنے دے

www.waseemziyai.com

ام عموم السلب فعلى الاول يثبت عموم الاعلام مما وراء هذه من اسرار العلام فيكون المعنى ان الله تعالى قد علّم انبياءه او نبينا خاصة منهم صلى الله تعالى عليه وسلم وعليهم وسلّم جميع الغيوب مما سوى الخمس بحيث لم يبق منها شئ لم يعلمه اما هذه فلم يعلمه جميعها وان علّمه بعضها وعلى الثانی يكون الحاصل ان الله سبحنه وتعالى لم يعلّم احدا شيئًا من افراد هذا الخمس اصلا قط بخلاف سائر الغيوب فانه علم منها ماشاء من شاء۔ الاول باطل قطعًا والالزم احاطة علمه صلى الله تعالى عليه وسلم بذات رب الارباب وبجميع صفاته بالادراك

البينة المبينة بالكتاب والسنة والاجماع وتوسع المتكلمون بالكلام فيه مما اختار جمهورهم قولا وخالفه بعضهم فلا عبروا ان يأتى الكشف بما يوافق البعض ولكن حيث ان المكاشف غير معصوم والقلب اسكن الى قول الاكثرين فهذا اما يذكره الامام الشعرانی الى الاترى الى قوله قبل مانقل بسته اسطر هذا امیز انهم فى كل مالم يرد فيه نص قاطع والنفس تجد القرة فى اعتقاد ما عليه الجمهور دون ما عليه اهل الكشف لقلة سالكى طريقهم اه هذا واصل مقصودنا ههنا انه لم يفرق بين اثبات الكشف والاثبات بالكشف وكلام الشعرانی فى الثانی كلامنا فی الاول فانا نقول انهم كوشف لهم عن كثير من المغيبات الخمس فاخبروا بها عن انفسهم وعن اكابرهم فههنا نفس الكشف مدعى ودليله اخبارهم ورواياتهم ولا سبيل الى رده الا بتكذيبهم فى حكاياتهم ورواياتهم ولا يصدر هذا من سنى يخاف الله تعالى بل الامر ان اخبارهم بالمغيبات ووقوعها كما اخبروا قد بلغ مبلغ التواتر يعنى وان وردت الجزئيات بالاحاد فلا ينكره الاجاحد المتواترات نسأل الله السلامة اه منه حفظه ربه۔ حديث

كشفهم وحاشاهم عن ذالك فانهم مالبس من القصائد الظاهرة

www.waseemziyai.com

یا عموم سلب (یعنی دوسرا ان میں سے کچھ نہیں جانتا، تو پہلی تقدیر پر یہ ثابت ہوگا کہ ان پانچ کے سوا اللہ کے جتنے غیب ہیں سب بتا دیئے گئے تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام بالخاص ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ کے سوا اپنے تمام غیب بتا دیئے جن میں کچھ باقی نہ رہا، رہے یہ پانچ یہ سب کے سب حضور کو نہ بتائے اگرچہ ان میں سے بعض بتائے بر تقدیر ثانی حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ میں سے اصلا کوئی چیز کسی کو کبھی نہ بتائی بخلاف باقی غیبوں کے کہ ان میں سے جس کو چاہا بتا دیا پہلے معنی یقیناً باطل ہیں ورنہ لازم آئے گا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم رب الارباب کی ذات اور اس کی جملہ صفات کو ایسے کامل احاطہ کے ساتھ محیط ہو جس کے آگے اصلا پردہ نہ رہے نیز حضور کا علم جملہ سلاسل غیر متناہیہ کو محیط ہو جو غیر متناہی در غیر متناہی بار ہیں جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ یہ سب کے سب ان پانچ سے الگ ہیں اور اس کے تو ہم اہل سنت قائل نہیں نہ کہ وہابیہ جنھوں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹانے ہی پر کمر باندھی ہے اور دوسرے معنی بھی کھلے باطل ہیں کہ ان پانچ میں سے

کم ہیں، اس لئے اور ہمارا اصل مقصد یہاں یہ ہے کہ اس نے فرق نہ کیا درمیان کشف کے ثابت کرنے اور کشف سے ثابت کرنے میں اور کلام شعرانی ثانی میں ہے اور ہمارا اول میں ہم یقیناً کہتے ہیں کہ انھیں مکشوف ہوئیں بہت سی مغیبات خمس تو انھوں نے اپنے آپ اور اپنا کابر سے ان کی خبر دی تو یہاں مدعا نفس کشف ہے اور اس کی دلیل ان کا خبر دینا اور ان کی روایات اور اس کے رد کی کوئی راہ نہیں سوا ان کی تکذیب کے ان کی حکایت و روایت میں اور یہ صادر نہ ہوگا کسی سنی سے جسے اللہ کا خوف ہو بات یہ ہے کہ ان کی اخبار بالغیب بلا شبہہ پہنچ گیا حد تواتر تک اگرچہ وارد ہوئے جزئیات اخبار احادیث تو اس کا انکار نہ کرے گا مگر متواترات کا کٹر منکر اللہ تعالیٰ سے ہم سلامتی چاہتے ہیں اھ منہ حفظہ ربہ جدیدہ۔

التام الذی لا یبقی دونه حجاب و بجمیع سلاسل غیر المتناهیا
الحاصلة مرارا فی غیر متناهیة فی غیر متناه کما وصفنا من قبل فان کل ذلك
وراء هذه الخمس ولا نقول به نحن اهل السنة فکیف

وهابیة الذین انما شمروا اذیالهم لتنقیص شان محمد
صلی اللہ تعالی علیه وسلم **والثانی** ایضا من اجل الاباطیل
مطلب
فقد ثبت علم بعض من الخمس لمن شاء الجلیل **اخرج** الخطیب[1]
وابو نعیم فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما
قال **حدثتنی** ام الفضل قال مررت بالنبی صلی اللہ تعالی علیه
وسلم فقال انك حامل بغلام فاذا ولدته فأتینی به قالت
یا رسول اللہ انی لی ذلك وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء

علم ما فی الارحام
[1] **قلت** واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه
وسلم دخل علی ام ابراهیم الماریة القبطیة وهی حامل منه
بابراهیم (فذکر الحدیث وفیه) ان جبرئیل اتانی فبشرنی ان فی
بطنها منی غلاما وهو اشبه الخلق بی وامرنی ان اسمیه ابراهیم
وکنانی بابی ابراهیم الحدیث قال الامام السیوطی فی الجامع
الکبیر سنده حسن اه منه عفی عنه **مدینه**

قال هو ما اخبرتك قالت فلما ولدته اتیته فاذن فی
اذنه الیمنی واقام فی الیسری والباه من ریقه وسماه
عبد اللہ وقال اذهبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه
فذکر له فقال هو ما اخبرتها هذا ابو الخلفاء حتی

www.waseemziyai.com

بعض کا علم اس کے لیے جسے اللہ نے دینا چاہا ضرور ثابت ہے خطیب[1] اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ مجھ سے ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہو کر گذری حضور نے فرمایا تو حاملہ ہے اور تیرے پیٹ میں لڑکا ہے جب وہ پیدا ہو تو اسے میرے حضور لانا ام الفضل نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حمل کہاں سے آیا حالانکہ قریش نے قسمیں کھالی ہیں کہ عورتوں کے پاس نہ جائیں ارشاد ہوا بات وہی ہے جو ہم نے تم سے ارشاد فرمائی، ام الفضل فرماتی ہیں جب لڑکا پیدا ہوا میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت فرمائی اور اپنا لعاب دہن اقدس اس کے منہ میں ڈالا اور اس کا عبداللہ نام رکھا۔ اور فرمایا لے جا، خلفا کے باپ کو میں نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا ارشاد بیان کیا وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ام الفضل نے ایسا کہا، فرمایا بات وہی ہے جو ہم نے ان سے کہی یہ خلیفوں کا باپ ہے یہاں تک کہ ان میں سے سفاح ہوگا یہاں تک کہ ان میں سے مہدی ہوگا **اقول** تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ جان لیا جو پیٹ میں تھا اور وہ جانا جو اس سے بہت زیادہ ہے وہ جان لیا جو پیٹ کے بچے

---

[1] قلت الخ میں کہتا ہوں روایت کی طبرانی نے کبیر میں اور ابن عساکر نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام ابراہیم ماریہ قبطیہ کے پاس تشریف لائے جب کہ ابراہیم ان کے شکم مبارک میں تھے (راوی نے) حدیث ذکر کی اور اس میں ہے کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے مژدہ سنایا کہ ماریہ کے پیٹ میں مجھ سے لڑکا ہے وہ تمام مخلوق سے زائد مجھ سے مشابہ تر ہے انھوں نے مجھ سے کہا کہ میں اس کا نام ابراہیم رکھوں اور جبریل نے میری کنیت ابو ابراہیم رکھی (تا آخر حدیث) امام سیوطی نے جامع کبیر میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے اھ منہ عفی عنہ مدینہ

www.waseemziyai.com

يكون منهم السفاح حتى يكون منهم المهدى اقول
فقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم ما فى الرحم و
علم ما هو فوق ذلك بكثير علم ما فى صلب ما فى
الرحم وعلم ما فى صلب من فى صلب ما فى الرحم وعلم ما فى صلب
من فى صلب من فى صلب ما فى الرحم الى عدة مراتب نازلة لقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم اذهبى بابى الخلفاء وقوله منهم السفاح
ومنهم المهدى وروى الامام مالك عالم المدينة عن ام المؤمنين
الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت ان ابا بكر رضى الله تعالى عنه
نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفات
قال يا بنية والله ما من الناس احد احب الى غنى منك ولا
اعز على فقرا بعدى منك وانى كنت نحلتك
جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته واحرزته
كان لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اخواك
واختاك فاقتسموه على كتاب الله فقالت يا ابت والله
لو كان كذا وكذا لتركته انما هى اسماء فمن الاخرى
فقال ذو بطن بنت خارجة اراها جارية ولابن سعد
فى الطبقات قال رضى الله تعالى عنه ذات بطن ابنة
خارجة قد القى فى روعى انها جارية فاستوصى بها
خيرا فولدت ام كلثوم وقد صح وثبت فى احاديث
كثيرة ان بالرحم ملكا مؤكلا يصور الولد
ذكرا وانثى وحسنا وقبيحا ويكتب اجله ورزقه

www.waseemziyai.com

کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا کہ جو پیٹ کے بچے کی پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اور وہ جان لیا جو کئی پشت نیچے تک پیٹ کے بچے کے پیٹھ والے کے پیٹھ والے کی پیٹھ میں ہے اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلیفوں کے باپ کو سے جا۔ اور فرمایا کہ انھیں میں سے سفاح ہے انھیں میں سے مہدی ہے اور عالم مدینہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مال جو غابہ میں تھا اس میں سے بیس وسق چھوہارے ام المومنین کو ہبہ فرمائے تھے کہ درختوں پر سے اترو الیں جب صدیق اکبر کے وصال کا وقت آیا ام المومنین نے فرمایا اے پیاری بیٹی خدا کی قسم کسی شخص کی تونگری مجھے تم سے محبوب نہیں اور اپنے بعد کسی کی محتاجی تمھارے برابر مجھ پر دشوار نہیں اور میں نے تم کو بیس وسق چھوہارے ہبہ کئے تھے کہ درختوں پر سے اُترو الو تو اگر تم نے وہ کٹوا کر قبضے میں کر لئے ہوتے تو وہ تمھارے ہوتے اور آج تو وارث کا مال ہے اور وارث تمھارے دو بھائی اور تمھاری بہنیں ہیں تو اسے حسب فرائض اللہ تقسیم کر لینا ام المومنین نے عرض کی اے میرے باپ خدا کی قسم اگر اتنا اور اتنا مال ہوتا میں جب بھی چھوڑ دیتی میری بہن تو ایک اسما ہے دوسری کون ہے فرمایا وہ جو بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے علم میں وہ لڑکی ہے اور ابن سعد نے طبقات میں یوں روایت کی کہ صدیق نے فرمایا کہ وہ بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے میرے دل میں الہام کیا گیا کہ وہ لڑکی ہے تم اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو اس پر ام کلثوم پیدا ہوئیں اور بے شک بکثرت احادیث سے صحیح و ثابت ہوا کہ بچہ دان پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ وہ بچہ کی صورت بناتا ہے نر اور مادہ اور خوبصورت اور بدصورت اور اس کی عمر اور اس کا رزق لکھتا ہے اور یہ کہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت تو وہ جانتا ہے جو کچھ پیٹ میں ہے اور یہ بھی جانتا ہے اس پر کیا گزرے گا اور صحیحین میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خیبر کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ کل ضرور یہ نشان اس مرد کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح کرے وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے

وشقی ام سعید فھو یعلم ما فی الرحم و یعلم ما یجری علیہ وفی الصحیحین عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث خیبر قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاعطاھا علیا کرم اللہ تعالٰی وجھہ فقد ساق مساق القسم مؤکدا باللام والنون فقد علم لہ

وھذا الباب اوسع الابواب فکلما اخبر بہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الملاحم والفتن ونزول سیدنا المسیح جزما مایکسب غدا وقد کان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعلم ان وفاتہ بالمدینۃ وقال للانصاری الکرام رضی اللہ تعالٰی عنھم المحیا محیاکم والممات مماتکم رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وقال لمعاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ لما بعثہ الی الیمن یا معاذ انک عسی ان لاتلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری رواہ الامام احمد فی مسندہ وفی صحیح مسلم عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ ندب رسول اللہ

وظھور سیدنا المھدی وخروج الدجال ویاجوج وماجوج ودابۃ الارض وغیر ذلک مما لایحصی کلہ من ھذا الباب قال الامام العینی فی الایمان فی شرح صحیح البخاری اذا انتفی ذلک عن کل نفس مع کونہ مختصا بھا ولم یقع منہ علی علم کان عدم اطلاعہ علی علم غیرہ لہ من باب الاولی اھ وقال الامام النسفی فی المدارک المعنی انھا لاتعرف

اور اللہ و رسول اسے دوست رکھتے ہیں دوسرے دن وہ نشان حضور نے مولی علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ بات قسم کی روش پر لام تاکید اور نون تاکید سے موکد کرکے بیان فرمائی تو حضور کو یقیناً معلوم تھا۔

کہ میں کل کیا کروں گا اور بے شک حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضور کا وصال اقدس مدینہ طیبہ میں ہوگا تو انصار کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے فرمایا ہماری زندگی وہاں ہے جہاں تمھاری زندگی ہے اور ہمارا انتقال وہاں ہے جہاں تمھاری موت یہ حدیث مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ تو مجھ سے اس سال کے بعد (دنیا میں) نہ ملے گا اور امید ہے کہ تو میری اس مسجد اور میرے مزار پاک پر گذرے یہ حدیث امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو

---

[1] ہذا الباب اوسع الخ یہ باب تمام ابواب سے زیادہ وسیع تر ہے تو ہر وہ چیز جس کی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے خبر دی جنگوں اور فتنوں اور سیدنا مسیح کے اترنے

امام مہدی کے ظاہر ہونے دجال و یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض وغیرہ کے نکلنے سے جو بے شمار ہے اسی باب سے ہیں امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے ایمان میں فرمایا کہ جب وہ مستغنی ہوگیا ہر متنفس سے باوجود ہونے اس کے مختص ساتھ اس کے اور واقع نہ ہوا اس سے علم پر تو ہوگا نہ مطلع ہونا اس کے ماسوا کے علم پر بدرجہ اولیٰ اھ اور امام نسفی نے مدارک میں فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ نہ پہچانا دماریہ (؟) اس چیز کو جو اس کے ساتھ خاص تھی اگرچہ اسے اپنے حمل کا علم ہوا اور کوئی چیز انسان کے ساتھ اس کے کسب سے اور اس کے انجام سے زیادہ خصوصیت رکھنے والی نہیں تو جب اسے ان دونوں کی معرفت کی کوئی راہ نہیں تو ان کے ماسوا کی معرفت کی بعید تر ہوگی۔ میں کہتا ہوں تمھیں کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کیا اس غیب کو بجائے قول الہی "وما تدری نفس ماذا تکسب غدا" (کیا جانے کوئی جان کہ کل کیا کمائے گا) اپنے قول "لا یعلم احد ما یکون فی غد" سے (یعنی نہیں جانتا ہے کوئی کہ کیا ہوگا کل) جیسا کہ اسے بخاری میں ہے یا اپنے قول "لا یعلم ما فی غد الا اللہ" سے کہ نہیں جانتا کل کی خبر کو مگر اللہ اگر تفسیر لقمان میں ہے کہ ختمہ مفقط ربہ مدنہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ علیہ وسلم ھذا مصرع فلان ویضع یدہ علی الارض ھھنا وھھنا قال فما ماط ای مازال وماتجاوز احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفی حدیثہ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحدود التی حدھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ مسلم وھذا سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ لما اتت اللیلۃ التی استشھد فی صبیحتھا جعل یکثر من الخروج من البیت والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ماکذبت وماکذبت وانھا اللیلۃ التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوائح والاقرع ابن شفی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وان علمت حبلھا ما یخص بھا ولا شیء اخص بالانسان من کسبہ وعاقبۃ فاذا لم یکن لہ طریق الی معرفتہا کان معرفۃ ماعداھما البعد اقول وحسبک ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبر عن ھذا مکان قولہ عزوجل وماتدری نفس ماذا تکسب غدا بقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایعلم احد مایکون فی غد کما فی استسقاء البخاری اوقولہ لایعلم ما فی غد الا اللہ کما فی تفسیر لقمان منہ اھ منہ حفظہ ربہ ۔ مدنیہ لہ وقال الامام الجلیل الجلال الدین السیوطی فی الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذکر اصحابہ فی الکتب السابقۃ مانصہ اخرج ابن راھویہ فی مسندہ

www.waseemziyai.com

علان دیا تو وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر جگہ جگہ دست اقدس رکھ کر بتایا کہ یہ فلاں کافر کی پچھڑنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں کی، انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا، وہیں اس کی لاش گری اس سے اصلاً تجاوز نہ کی اور انھیں کی حدیث میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا جو حدیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقرر فرمادی تھیں کسی نے اس حد سے خطا نہ کی یہ بھی مسلم کی روایت ہے اور یہ ہیں ہمارے سردار علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ جب وہ رات آئی جس کی صبح انھوں نے شہادت پائی اس رات میں بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف نظر فرماتے اور فرماتے خدا کی قسم نہ میں غلط کہتا ہوں نہ مجھ سے غلط کہا گیا، یہ وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا اور بطیں حضور کی طرف حضور کے مواجہہ میں چلاتی ہوئی آئیں لوگوں نے ان کو ہانکا فرمایا رہنے دو کہ یہ نوحہ کر رہی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی اترعؓ بن شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لہ وقال الامام الجلیل الخ امام جلال سیوطی نے خصائص الکبریٰ کے باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذکر اصحابہ فی کتب سابقہ (یعنی حضور کے خصائص میں سے ہے آپکے صحابہ کا ذکر اگلی کتابوں میں) کہ فرمایا ابن راہویہ نے اپنی مسند میں

www.waseemziyai.com

بحديث حسن عن افلح مولى ابى ايوب الانصارى قال كان عبد الله ابن سلام قبل ان ياتى اهل مصر يدخل على رؤس قريش فيقول لهم لاتقتلوه فوالله ليموتن الى اربعين يوما فابوا فخرج لهم بعد ايام فقال لهم لاتقتلوه فوالله ليموتن الى خمسة عشر ليلة وقد قدمنا ان المذكور من هذا الباب ؛ فى كلام الاصحاب ؛ عن الاولياء الاحباب ؛ نفعنا الله بهم فى الدارين بحر لايدرى قعره ؛ ولاينزف غمره ؛ ولكن اذكر لك حديثا واحدا يقوم مقام عدة احاديث ؛ يخترق به كل صدر منكر ويحترق به كل قلب خبيث

قال الامام الأجل ؛ العارف الأبجل ؛ الولى الاكمل شيخ القراء وعمدة العلماء ؛ وزبدة العرفاء سيدنا الامام ابو الحسن على بن يوسف بن جرير اللخمى الشطنوفى المصرى (الذى قد تلمذ عليه الامام الأجل ابو الخير شمس الدين محمد بن محمد ابن محمد بن الجزرى صاحب حصن الحصين وقد حضر مجلسه امام فن الرجال الشمس الذهبى صاحب ميزان الاعتدال وذكره فى فى طبقات القراء ومدحه وقد وصفه الأمام الأجل العارف بالله عبد الله بن اسعد اليافعى الشافعى رضى الله تعالى عنه فى مرآت الجنان بالامام وبالقاب جليلة عظيمة الاعظام ووصفه الامام الجليل الجلال السيوطى فى

علم ا ے
امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ ۲ منبر عد ا ے
بواسطہ نمرہ کہا بیان ۱۲ منہ
سم قال الشیخ المحقق عبد الحق المحدث
الدہلوی قدس اللہ تعالی فی زبدۃ الآثار
این کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم
و شریف و مشہور است و مصنف
آں از علماء قراءت مشہور و معروف
و احوال شریف وے در کتب مذکور
و مسطور و بیں کہ از مشاہیر و اکابر
علماء حدیث است و او در امکمل
الرجال گویند در طبقات المقرئین
در تعریف مصنف بہجۃ الاسرار
کہ نور الدین علی بن یوسف بن جریر
اللخمی الشطنوفی امام اوحد المقری
نور الدین ابن شیخ القراء بالدیار المصریۃ
۲ تمام مجلس سماعہ
البرابعین
بسبب اربع و اربعین
در سنہ بہ اوقات رسیدہ و مجلس
وے مجلس خوش آمدہ
اقرأ ے و تکلم شد و
ست ے

تحدیث حسن روایت کیا کہ انلح غلام آزاد شدہ سیدنا ایوب انصاری نے کہا کہ تھے عبداللہ بن سلام قبل اس کے کہ مصریوں کے پاس آنے رؤسائے قریش کے یہاں جاتے توان سے کہتے کہ اسےعہ قتل نہ کرو، خدا کی قسم وہ چالیس دن کے اندر مرجائیں گے تو انھوں نے انکار کیا، چند روز کے بعد پھر گئے اور ان سے کہا کہ اسے قتل نہ کرو کہ بخدا وہ پندرہ شب کے اندر مرجائیں گے اور ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ اس بارے میں کلام اصحاب کرام و اولیائے عظام (اللہ انھیں ہمارے لیے دونوں جہاں میں نفع بخش فرمائے) ایک سمندر ہے کہ جس کی تھاہ نہیں ملتی اور اس کے پانی کا سارا انبوہ کھنچتے نہیں کھنچتا لیکن میں" ایک جو قائم مقام بہت سی حدیثوں کے ہے ذکر کرتا ہوں جس سے منکر کا سینہ پھٹ جائے اور ہر خبیث دل جل جائے امام اجل عارف افضل ولی اکمل شیخ القرا عمدۃ العلماء زبدۃ العرفا سیدنا امام ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی مصری وہ ہیں جن کی شاگردیعہ کا شرف امام اجل ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن جزری صاحب حصن حصین نے اختیار کی اور ان کی مجلس میں امام فن رجال شمس ذہبی صاحب میزان الاعتدال نے حاضری دیعہ۔

اور طبقات قرا میں ان کو ذکر کیا اور انھیں سراہا اور امام اجل عارف باللہ عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی رضی اللہ تعالی عنہ (مرآت الجنان میں انھیں امام نے کہا اور بڑے بڑے جلالت عظمت والے القابعہ سے ادا کیا اور امام جلیل القدر جلال سیوطی نے حسن المحاضرہ میں امام لکھا فرمایا) اپنی کتاب مستطاب جمکانے

عہ یعنی امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

عہ یعنی ان کی شاگردی بالواسطہ ۱۲ منہ

عہ جیسا کہ مقصد [illegible] عبد الغنی نابلسی نے [illegible] شیخ عبد الحق [illegible]

عہ علامہ [illegible] بہجۃ الاسرار [illegible] زبدۃ الآثار [illegible] مصنف مشہور و معروف [illegible] علامہ ذہبی [illegible] طبقات القراء [illegible] مصنف بہجۃ الاسرار [illegible] علی بن یوسف [illegible] شطنوفی [illegible] نور الدین [illegible] الحسن [illegible] ۶۴۴ھ [illegible] مجلس تدریس [illegible]

عہ ان کا اجمالاً ترجمہ [illegible] یہ عبارت امام [illegible]

www.waseemziyai.com

حسن المحاضرة بالأمام الاوحد) فى كتابه
المستطاب اللامع الانوار الجامع الاسرار
الحرى ان يكتب على الخناجر ولو بالخناجر
اعنى بهجة الاسرار ومعدن الانوار التى قال
فيها الشيخ عمر بن عبد الوهاب الفرضى الحلبى قد
تتبعتها فلم اجد فيها نقلا الا وله فيه متابعون
وغالب ما اوردها فيها نقله اليافعى فى اسنى
المفاخر وفى نشر المحاسن وروض الرياحين
وشمس الدين الزكى الحلبى ايضا فى كتاب الاشراف
اه كما نقله فى كشف الظنون **اقول** انما
ذكرت هذه اعانة للقاصر نظرا والا فالشمس
لا تحتاج للتعريف فى ذكر سيدى العارف
الامام الجليل مكارم النهر خالصى قدس سره
الذى هو من اجل خلفاء سيدى على بن هيتى
نفعنا الله تعالى ببركاته وقد تشرف
ايضا برؤية ولى الاولياء سيدنا الغوث الاعظم
رضى الله تعالى عنه وكان يقول ما رأيت
عيناى مثل الشيخ محى الدين عبد القادر
رضى الله تعالى عنه وعنهم اجمعين مانصه
اخبرنا الشيخ ابو الفتوح داؤد بن ابى المعالى
نصر بن الشيخ ابى الحسن على ابن الشيخ ابى المجد
المبارك بن احمد البغدادى الحريمى الحنبلى
قال اخبرنا والدى قال سمعت جدى ابا المجد
رحمه الله تعالى يقول كنت يومًا عند الشيخ
مكارم رضى الله تعالى عنه بداره على نهر

والی انوار کی اسرار کی جامع جو اس کے لائق کہ سینوں پر خبروں سے
تحریر کی جائے یعنی بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار وہ کہ جس کے متعلق
شیخ عمر بن عبدالوہاب فرضی حلبی نے فرمایا کہ درحقیقت میں نے اس
میں تلاش کیا تو میں نے کوئی نقل ایسی نہ پائی جس کے متابعت
کرنے والے نہ ہوں اور اکثر نقول اس میں وہ ہیں جنھیں امام
یافعی نے اسنی المفاخر اور نشر المحاسن اور روض الریاحین اور
شمس الدین ترکی حلبی نے بھی کتاب الاشراف میں نقل کیا اھ
یوں ہی نقل کیا کشف الظنون میں ذکر سیدی عارف باللہ
جلیل القدر مکارم النہر خالصی قدس سرہ جو کہ اجل خلفائے سیدی علی
بن ہیتی سے ہیں (اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے) میں کہتا ہوں
کہ میں نے اس کوتاہ بین کی اعانت ہی کے لیے ذکر کیا۔ ورنہ
آفتاب محتاج توصیف نہیں۔

اور یقیناً دیدار فرحت وآثار ولی الاولیاء دستگیر دو
عالم غوث الاعظم والمعظم سے مشرف ہوئے اور کہتے تھے کہ
میری آنکھ نے محی الدین عبدالقادر جیسا پیر نہ دیکھا رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین جس کی عبارت یہ ہے ہمیں خبر دی
شیخ ابوالفتح داؤد ابن ابی المعالی نصر ابن شیخ ابی الحسن
علی ابن شیخ ابی المجد مبارک ابن احمد بغدادی حریمی حنبلی نے
انھوں نے کہا ہمیں خبر دی میرے والد نے کہا میں نے
اپنے دادا ابوالمجد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں
ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے

ابن محمد بن محمد جزری
بزرگ علمائے قرات وحدیث
مصنف حصن حصین ہیں انھوں نے
بہ تذکرہ احوال قرا میں ایک کتاب
مشتمل کلام وہابی تحریر کی
اور کہا کہ میں نے شاہ عبدالقادر
بہجۃ الاسرار بعض اور وہ تین اجزا
دمشق میں پڑھی اور مصر میں
جلیل القدر شیخ سے اھ ملخصاً
اس کی اجازت دی اھ ملخص
اس کے بعد عرب کے محقق شیخ کی عبارت
ناری کی عربی میں نقل کیا ہے
بابت کے ترجمہ کرنے میں
اور شیخ عبدالحق نے ١٣٥٢ھ
اور کہا شیخ عبدالحق ارشاد دانا
الاتانا میں بہجۃ الاسرار نورالدین
ابوالحسن علی فاری یعنی شاہ نعمۃ اللہ شیخ
علی ابن یوسف شافعی لخمی شیخ سیدنا
ان میں اور حضرت شیخ الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں
غوث الاعظم رضی اللہ اور وہ دو واسطے ہیں
دو واسطے ہیں اور حضرت غوث الاعظم
بشارت اشارات حضرت کی ہر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کرتی ہے

الخالص فخطر فی نفسی لو رأیت شیئًا من کراماته
فالتفت الی متبسما وقال سیدخل علینا خمس
نفر احدهم عجمی ابیض اللون احمر بفخذه
الایمن شامة بقی من عمره تسعة اشهر
ثم یفترسه اسد فی البطائح ومن ثم یبعثه
الله تعالی والاخر عراقی ابیض اشقر بعینه
حور وبرجله عرج یمرض عندنا شهرا
ثم یموت والاخر مصری اسمر فی کفه
الایسر ست اصابع وبفخذه الایسر طعنة
رمح اصیب بها منذ ثلثین سنة یموت
بارض الهند تاجرا بعد عشرین سنة
والاخر شامی ادمی اللون شثن الاصابع
یموت بارض الحریم علی باب دارا بعد
سبع سنین وثلاثة اشهر وسبعة
ایام والاخر من ارض الیمن ابیض اللون
هو نصرانی وتحت ثیابه زنار خرج من بلاده
منذ ثلث سنین ولم یعلم به احد یمتحن
المسلمین من یکشف منهم حاله وقد
اشتهی العجمی لحما مشویا وقد اشتهی العراقی
اوزة بارزوا اشتهی المصری عسلا بسمن
واشتهی الشامی تفاحا من فاکهة الشام
واشتهی الیمنی بیضا مسلوقا ولم یعلم احد
بشهوة الاخر وستأتینا ارزاقهم

القاری بشأن کلام الذهبی قال
ان کتاب بهجة الاسرار للشطنوفی
قرأت علی الشیخ عبد القادر
بمصر علی ابیه مصر
وکان من اجلة مشایخ شیخ
واجازنی به اهـ وقال الیمنی الشیخ
عبد الحق فی زبدة الآثار بهجة الاسرار
تصنیف شیخ الامام الاجل الفقیه
من المقری الاوحد البارع نور الدین
العالم علی بن یوسف الشافعی اللخمی وبینه
ابو الحسن الشیخ یعنی سیدنا
وبین الغوث الاعظم رضی الله
تعالی عنه

وسلطان دهره
الکامل فی بشارة قوله رضی الله
تعالی عنه طوبی لمن رآنی ولمن رای
من رآنی الخ قلت فانه رحمه الله تعالی
تلمذ للقاضی الامام الاجل ابی صالح
نصر هبة الله تلمذ علی ابیه اوحد الحفاظ
وسند الائمة والعزة تاج الملة والدین
ابی بکر عبد الرزاق تلمذ علی ابیه قطب الوری
غوث الثقلین شیخ الانس والجن والملائکة
ولی الاولیاء محی الدین سیدنا السید
الشیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی
رضی الله تعالی عنه وعنهم وافاض
علینا فی الدارین من برکاته وبرکاتهم
آمین اهـ منه حفظه ربه جدیک
للعه کما قال فیما روی
الشیخ الامام الفقیه العالم المقری علی بن

گھر نہر خالص پر تھا تو میرے دل میں خطرہ گذرا کہ کاش
میں حضور کی کچھ کرامت دیکھتا تو حضور نے مسکراتے ہوئے
میری طرف التفات فرمایا عنقریب پانچ شخص ہمارے پاس آئیں گے
ان میں سے ایک گورا سرخ رنگ والا اس کے سیدھے رخسار پر تل ہے
اسکی عمر کے ۹ مہینے باقی ہیں پھر اسے بطائح میں شیر پھاڑ ڈالے گا پھر
وہیں اللہ تعالیٰ اٹھائے گا اور دوسرا[۲] عراقی سرخ سفید کا مالنگڑا ہمارے
پاس ایک مہینہ مریض رہے گا پھر مر جائیگا اور ایک[۳] مصری گندم
گوں ہے بائیں ہاتھ میں چھ انگلیاں ہونگی بائیں ران میں نیزہ لگا
کو بچہ ہوگا جو اسے تیس برس سے پہنچا ہوگا۔ ہندوستان میں بحالت تجارت
بعد تیس برس کے مرے گا اور ایک شامی گندمی رنگ انگلیوں پر کتا پڑا ہوا
وہ زمین حریم میں تیرے گھر کے دروازہ پر مرے گا۔ بعد سات برس تین مہینے
سات دن کے۔ اور ایک یمنی[۴] گورا وہ نصرانی ہے۔ اس کے لباس کے نیچے زنار
(جینو) ہے۔ اپنے ملک سے تین برس ہوتے نکلا اور اس نے کسی کو نہ بتایا تاکہ
مسلمانوں کی جانچ کرے کہ کون اس کا اظہار حال کرتا ہے اور یقیناً عجمی نے
بھنا ہوا گوشت چاہا اور عراقی نے بط چاول کے ساتھ اور شامی نے شامی سیب
اور یمنی نے انڈا نیم برشت چاہا اور کسی نے اپنی خواہش دوسرے کو نہ بتائی
اور عنقریب ہمارے پاس ان کے کھانے اور ان کی خواہشات بکثرت

اے جس نے مجھے دیکھا اور اسے جس نے اسے دیکھا اور اسے جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا

میں کہتا ہوں کہ وہ رحمۃ اللہ علیہ قاضی ابوصالح ... نصر رحمۃ اللہ اور وہ شاگرد ہیں اپنے باپ تاج الملۃ والدین ابوبکر عبدالرزاق وحید الحفاظ و سید الائمۃ والعرفاء ... قطب الوریٰ غوث الثقلین شیخ الانس والجن ... الملۃ ...

[illegible]

للعہ تو منجملہ اس کے وہ ہے کہ انھوں نے اس میں کہا روایت کیا استاذ فقیہ
عالم مقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر ابن معضار شافعی لخمی نے مناقب
حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ پانچ طریقوں

ے اھ منہ حفظ ربہ

www.waseemziyai.com

وشهواتهم رغدًا من كل مكان والحمد لله رب العلمين قال ابو المجد رحمه الله تعالى فوالله لم نلبث الا يسيرا حتى دخلوا خمسة كما وصف الشيخ رضى الله تعالى عنه لم يخل من اوصافهم بشئ فسألت المصرى عن طعنة فخذه فتعجب من سوالى فقال هذه طعنة اصبت بها منذ ثلثين سنة ثم جاء رجل ومعه تلك الاصناف التى اشتهوها فوضعها بين يدى الشيخ رضى الله تعالى عنه فامره فوضع بين يدے كل واحد منهم شهوته وقال لهم كلوا ما اشتهيتم فاغمى عليهم فلما افاقوا قال اليمنى للشيخ يا سيدى ما وصف الرجل المطلع على اسرار الخلق قال ان يعلم انك نصرانى وتحت ثيابك زنار فصرخ الرجل وقام الى الشيخ واسلم فقال له يا بنى كل من رآك من المشائخ فقد عرف حالك ولكن عرفوا عن اسلامك على يدى فامسكوا عن كلامك قال ولقد جرت الحال فى وفاتهم كما اخبر الشيخ رضى الله تعالى عنه فى الوقت الذى ذكره والمكان الذى عينه من غير تقديم ولا تأخير ومات العراقى عند الشيخ فى الزاوية بعد ان مرض شهرا وكنت ممن صلى عليه ومات الشامى عندنا بالحريم على باب دارى طريح ولزدى له فخرجت

ص يوسف بن جرير بن معضاد الشافعى اللخمى فى مناقب الشيخ عبد القادر رضى الله تعالى عنه لسنده من خمس طريق اعو منه حفظه ربه حبديك -

ہر جگہ سے ہمارے پاس آئیں گی وللہ الحمد ابوالمجد نے فرمایا کہ خدا کی قسم ذرا دیر نہ ہوئی تھی کہ پانچوں آگئے جیسا کہ شیخ نے بیان کیا تھا اور ان کے حلیوں میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی میں نے مصری سے اس کی ران کے زخم کا حال دریافت کیا تو اُسے میرے پوچھنے سے اچنبھا ہوا اور کہا کہ یہ زخم مجھے تیس برس ہوئے جب پہنچا تھا۔ پھر ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ ان کی خواہشوں کی تمام اقسام تھیں وہ حضرت شیخ کے سامنے رکھ دیں تو شیخ نے اسے حکم دیا اس نے ہر ایک کے سامنے اس کی خواہش کی چیز رکھ دی اور ان سے کہا کہ جو تم چاہتے ہو وہ کھاؤ تو انھیں غشی طاری ہوگئی جب افاقہ ہوا تو یمنی نے شیخ سے عرض کیا کہ اے سردار کیا تعریف ہے اس شخص کی جو مخلوق کے بھیدوں پر آگاہ ہے، فرمایا یہ کہ اس نے جانا کہ تو نصرانی ہے اور تیرے کپڑوں کے نیچے زنار ہے تو وہ شخص چیخ پڑا اور شیخ کی طرف کھڑا ہوا اور اسلام لایا تو شیخ نے فرمایا کہ اے میرے لڑکے ہر وہ شخص جس نے مشائخ سے تجھے دیکھا تو یقیناً تیرا حال جان لیا لیکن وہ جانتے تھے کہ تیرا اسلام میرے ہاتھ پر ہے وہ تیری بات سے رکے، فرمایا اور بلا شبہہ ان کی وفات ویسی ہی ہوئی جیسے شیخ نے خبر دی تھی اسی وقت مذکور پر اور بعینہٖ اسی جگہ بلا تقدیم و تاخیر کے اور عراقی مرا شیخ کے پاس اسی زاویہ میں بعد اس کے کہ مہینہ بھر مریض رہا اور میں اس کے جنازہ کے نمازیوں میں تھا اور شامی مرا ہمارے پاس حریم میں میرے گھر کے دروازہ پر پڑا تھا اور آواز دی گئی تو میں باہر آیا تو ناگاہ وہ ہمارا رفیق شامی تھا اس کی موت میں اور اُس وقت میں کہ میں اس کے ساتھ شیخ سے ملا تھا سات برس تین مہینے سات دن تھے رحمہ اللہ تعالیٰ اھ

تو دیکھو کہ یہ خادمِ خادمانِ خدامِ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انھوں نے ایک جان کے متعلق بہتر غیبوں کی خبر دی جن میں سے راز درونِ سینہ مرنے کی جگہ اور موت کے اوقات اور موت کے اسباب اور وہ کل کیا کرے گا اور اس کے ماسوا اور اگر تجھے شک ہے

فاذا هو صاحبنا الشامی و بین موته و بین الوقت الذی جئت
به عند الشیخ رضی الله تعالی عنه سبع سنین و ثلاثة اشهر
وسبعة ایام رحمه الله تعالی اھ فانظر الی هذا الذی هو
خادم من خدام محمد رسول الله صلی الله تعالی
علیه وسلم قد اخبر فی نفس واحدة باثنین وسبعین
غیبا فیها ما فی الصدور وامکنة الموت وازمنة الموت
واسباب الموت وما یکسب غدا الی غیر ذالک وان
شککت فیما ذکرت من العدد فخذ وعد الاطلاع
علی خطرة ابی المجد والاخبار بانه سید خل علینا
نفر وانهم خمسة وان واحد هم عجمی والثانی عراقی
والثالث مصری والرابع شامی والخامس یمانی فهذه
ثمانیة غیوب ثم المتعلق بالعجمی احد عشر غیبا
انه ابیض وبیاضه مشرب بحمرة وبه شامة وهی علی
خده وذلک الخد ایمن وقد اشتهی لحما وشهوته
فی الشواء دون الطبیخ او القدید ویموت بعد تسعة
اشهر وموته بافتراس الاسد وذلک بالبطائح وهنالک
یدفن ولا ینقل ویبعث من ثمه وکذلک المتعلق بالعراقی
احد عشر غیبا انه ابیض وفیه شقوة وبعینه حور و
برجله عرج وقد اشتهی اورزة وان یاکلها بارز ویتم من
عند الشیخ ویمتد مرضه شهرا وبه یموت والموت هنا وهو
بعد شهر والمتعلق بالمصری خمسة عشر غیبا انه اسمر ذو ست
اصابع وذلک فی کفه الیسری وقد طعن برمح وذلک فی
فخذه وهو یسری وقد اصابتها قدیما وذلک ثلثون
سنة قد اشتهی عسلا لکن لاموتابل مزوجا بسمن ویلتمس
بالتجارة ویتجر بالهند ولایزال یتجر الی آخر عمره ویموت
بالهند وذلک بعد عشرین سنة والمتعلق بالشامی تسعة

www.waseemziyai.com

جو ہیں نے تعداد ذکر کی تو پھر گن اطلاع اوپر خطرہ ابوالمجد کے جوان کا خبر دیا کہ
عنقریب ہمارے پاس آئیں گے پانچ آدمی ایک ان میں کا عجمی ہے دوسرا عراقی
تیسرا مصری اور چوتھا شامی اور پانچواں یمنی۔ یہ آٹھ غیب ہوئے پھر عجمی کے
متعلق گیارہ غیب کہ وہ گورا ہوگا اس کی سپیدی میں سرخی ملی ہوگی اور اس کے تل ہوگا
اور وہ اس کے رخسارہ پر اور یہ رخسارہ سیدھا ہوگا اور گوشت کی خواہش کرے:
اور اس کی خواہش بھنے ہوئے گوشت کی ہوگی نہ پکے یا سوکھے کی اور وہ نو مہینہ بعد مرجائے گا اور
اس کی موت شیر کے پھاڑنے سے ہوگی اور بطائح میں ہوگی اور وہیں دفن کیا جائے گا اور وہاں
سے منتقل نہ ہوگا اور یہیں سے اس کا حشر ہوگا۔ یونہیں متعلق عراقی گیارہ غیب ہیں وہ گورا
ہے اور اس میں سرخی جھلکتی ہے اور اس کی آنکھ میں پھلی ہے اور اس کے پاؤں میں لنگ ہے اور
بط چاہے گا اور یہ کہ اسے چاولوں کے ساتھ کھائے گا اور یہ شخص بیمار ہوگا اور ایک
مہینہ تک مرض میں مبتلا رہے گا اور اسی سے مرجائے گا اور یہاں مرے گا اور ایک
مہینہ بعد مرے گا اور مصری کے متعلق پندرہ غیب ہیں یہ کہ وہ گندم گون چھنگا اور چھٹی
انگلی الٹے ہاتھ میں ہوگی اور اس کے نیزے کا کوچہ ہوگا اور اس کی ران میں ہوگا
وہ الٹی ران ہوگی اور یہ زخم اسے اس کا پورانہ ہوگا اور تیس برس کا ہے اور یہ
شہد کی خواہش کرے گا، صرف شہد خالص نہیں بلکہ گھی سے ملا ہوا، اس کا کسب
تجارت ہوگی اور تجارت گاہ اس کی ہندوستان میں ہوگی اور اپنی آخر عمر تک
تجارت ہی کرتا رہے گا اور وہ ہندوستان میں مرے گا اور اس کی موت بیس برس
کے بعد ہوگی اور شامی کے متعلق نو غیب، وہ گندمی رنگ کا ہوگا جس میں سپیدی
غالب ہوگی موٹے موٹے گٹے پڑی ہوئی انگلیوں والا ہوگا اور سیب کی خواہش
کرے گا اور شامی سیب چاہے گا زمین حریم میں مرے گا اور اس کی موت ابوالمجد کے
گھر کے دروازہ پر ہوگی اور اس کی عمر سے سات برس اور مہینوں میں سے تین اور ایام

غیوب انه اسمر اللون مع ان الغالب على الشوام البیاض
وهو شئ الاما یعم غلیظها وقد اشتهی تفاحا وانما یشتهی
من بلاده و یموت بارض الحریم وذلك على باب دار
ابی المجد وقد بقی من عمره من السنین سبع ومن الشهور
ثلاثة ومن الایام سبعة والمتعلق بالیمنی ثمانیة غیوب
انه ابیض اللون وان الیمانیة سمر وهو نصرانی وتحت ثیابه
زنار وقد خرج من بلاده لامتحان المسلمین ومدة خروجه
ثلاث سنین ولم یخبر احدا بما نوی لا اهل بیته ولا اهل بلدته
وقد اشتهی بیضاوان تکون مسلوقة فهذه اثنان وستون
غیبا وخمسة ان احدهم لم یطلع على شهوة غیره وخمسة
ان شهوة کل منهم سناتینا من الغیب فتمت اثنین
وسبعین غیبا فسبحان الذی اعطی ما شاء من شاء من عباده وله
الحمد اھ منه حفظه ربه مدنیه

کان یعلم یقینا انه بای ارض یموت اخرج عنه
ابن السکن وابن منده وابن عساکر قال دخل النبی
صلی الله تعالى علیه وسلم فی مرض یعودنی فقلت ما
احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتهاجرن
الى ارض الشام وتموت بالربوة من فلسطین فمات فی خلافة
عمر رضی الله تعالى عنه ودفن بالرملة وهذا نبی الله
الصدیق علیه الصلاة والسلام قائلا لاهل مصر

له وقال الامام السیوطی فی خصائص الکبری باب اخباره
صلى الله تعالى علیه وسلم عن السحابة التی مطرت بالیمن اخرج
البیهقی عن ابن عباس قال اصابتنا سحابة فخرج علینا
النبی صلی الله تعالى علیه وسلم فقال ان ملکا موکلا بالسحاب
دخل علی آنفا فسلم علی واخبرنی انه یسوق السحاب الی

میں سے سات باقی ہیں اور یمنی کے متعلق آٹھ یہ کہ وہ[۱] گورا ہوگا اور یمنی[۲] گندم گون رت ہیں وہ نصرانی[۳] ہے اس کے کپڑوں کے نیچے زنار ہے (جینو) اور آپنے[۴] ملک سے مسلمات کے امتحان کے لئے نکلا اور راستے[۵] نکلے ہوئے تنیں[۶] برس ہوئے اور[۷] اس نے اپنی نیت کی کسی کو خبر نہ کی۔ نہ گھر والے نہ اہل شہر کو اور[۸] اس کی خواہش اندھا ہے اور یہ کہا نہ نیم برشت تو یہ باشتھ[۹] غیب ہوئے اور پانچ یہ کہ ان سے کوئی دوسرے کو اپنی خواہش پر مطلع نہ کر سکا اور پانچ یہ کہ ہر ایک کی خواہش کی چیز ہمیں غیب سے ملے گی زیہ بہتر[۱۰] غیب پورے ہوئے تو پاکی اس کے لئے جس نے عطا کیا جو چاہا جسے اپنے رب میں سے اور اسی کے لئے حمد ہے۔ منہ حفظہ ربہ مدنیہ

یقیناً جانتے تھے کہ کس زمین میں ان کا انتقال ہوگا یہ حدیث ان سے ابن سکن اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کی انھوں نے فرمایا میری ایک بیماری میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے پوچھنے کو تشریف لائے، میں نے عرض کی مجھے یہی گمان ہے کہ میں اپنا اس مرض میں مرجاؤں گا ارشاد فرمایا ہرگز نہیں ضرور تو زندہ رہے گا اور شام کی طرف ہجرت کرے گا اور فلسطین میں ایک ٹیلے پر مرے گا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا اور رملہ میں دفن ہوئے اور یہ ہیں[۱] اللہ کے نبی یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ انھوں نے مصریوں سے فرمایا تم سات برس حسب دستور

---

[۱] وقال الامام السیوطی الخ اور امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں فرمایا باب اس کی خبر دینا اس بادل سے کہ برسا یمن میں روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ بادل چھایا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک فرشتہ بادلوں کا موکل میری خدمت میں حاضر ہوا مجھے اس نے سلام کیا اور خبر دی کہ وہ چلائے گا بادلوں کو یمن کے ایک وادی کی طرف جسے ضریح کہا جاتا ہے تو ہمارے پاس اس کے بعد ایک سوار آیا ہم نے اس سے بادل کی کے نسبت دریافت کیا تو اس نے خبر دی کہ اس دن پانی برسا علامہ بیہقی نے فرمایا کہ اس حدیث

www.waseemziyai.com

واد باليمن يقال له ضريح فجاءنا راكب بعد ذلك فسالناه

عن السحابة فاخبر انهم مطروا فى ذلك اليوم قال البيهقى وله شاهد مرسل عن بكر بن عبد الله المزنى ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اخبرنا عن مالك السحاب[عـه] انه يجئ من بلد كذا وانهم مطروا يوم كذا وانه صلى الله تعالى

عـه كذا فى الاصل والصحيح عندى ملك السحاب

تزرعون سبع سنين دابا قال ياتى من بعد ذلك

سبع شداد قال ثم ياتى من بعد ذلك عام فيه

يغاث الناس فقد علم ان المطر يأتيهم سبعة اعوام على حين ثم لا يمطرون سبع سنين ثم فى عام الخامس عشر يمطرون وينبت العنب فيعصرون ؛ مالى اعد الجزئيات ولا حصر لها ؛ وقد ثبت علم جميع الخمس سوى الساعة على خلاف فيها بثبوت لاريب فيه عند اهل النهى فان كل ذلك مثبت فى اللوح المحفوظ قطعا وقد علم اطلاع كثير من الملائكة والاولياء

عليه وسلم سأله عليه السلام متى تمطر بلدنا فقال يوم كذا وعنده ناس من المنافقين فحفظوه ثم سألوا عن ذلك فوجد والتصديقة فامنوا وذكروا ذلك للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال لهم زادكم الله تعالى ايمانا

ام قوله مالك السحاب اقول هكذا فى نسختى الخصائص بالف بعد الميم وهى بحمد الله تعالى نسخة قديمة كتب فى آخرها كان الفراغ عن كتابة النسخة المباركة يوم السبت المبارك سابع عشر شهر شعبان المبارك من شهور سنة اثنتين وثلاثين والف اهـ قد مضت على كتابتها ثلثمائة سنين وانتقصت تسعا اهـ منه عفى عنه

لـه اللهم لك الحمد من رزق اتباع الحق والانصاف والتجنب عن الجزا

www.waseemziyai.com

کھیتی کروگے فرمایا پھر اس کے بعد سات برس کرے آئیں گے فرمایا پھر اس کے بعد دہ سال آئے گا کہ لوگ مینہ دیئے جائیں گے تو انھوں نے یقیناً جانا کہ سات برس مصریوں کو مینہ دقت پر ملے گا پھر سات برس تک نہ برسے گا پھر پندرھویں سال ان پر برسے گا۔ اور انگور اگیں گے تو وہ ان کا شیرہ نکالیں گے۔ مجھے کیا ہوا کہ میں جزئیات گنا رہا ہوں ان کا تو حصر نہیں حالانکہ قیامت کے سوا کہ اس میں تو اختلاف ہے باقی ان پانچوں غیبوں کی سب باتوں کا علم ایسے ثبوت سے ثابت ہے جس میں اہل عقل کے نزدیک مجال شک نہیں اس لئے کہ یقیناً یہ سب غیب لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں اور بے شک معلوم ہوا کہ بکثرت ملائکہ اور اولیا اس پر مطلع ہوتے ہیں۔

لے شاہد مرسل ہے بکر ابن عبد اللہ مزنی سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو خبر دی بادل کے فرشتے سے کہ وہ آ رہا ہے فلاں شہر سے اور بلاشک وہاں اس دن پانی برسا اور بلاشبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ملک علیہ السلام سے دریافت کیا۔
کہ ہمارے شہر میں کب پانی برسے گا تو اس نے کہا فلاں دن اور حضور کے پاس بعض منافق لوگ تھے تو انھوں نے اسے یاد رکھا پھر انھوں نے اس کے متعلق پوچھا تو اس کی تصدیق پائی تو ایمان لائے اور اس کا تذکرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تمھارا ایمان زائد کرے اھ قولہ مالک السحاب اقول یوں ہی ہے میرے نسخہ خصائص میں الف کے ساتھ بعد میم کے اور بحمدہ تعالیٰ پرانا نسخہ ہے جس کے آخر میں تحریر ہے کہ اس نسخہ مبارکہ کی کتابت سے فراغ ہفتہ کے مبارک دن سترہ ماہ شعبان مبارک ۱۰۳۲ھ اس کی کتابت کو تو کم تین سو برس گذرے اھ منہ عفی عنہ مدنیہ
لے اللھم لک الحمد الخ الٰہی تیرے ہی لئے خوبی ہے جسے حق کی پیروی روزی کرے ۲ اور انصاف اور گذاف والے راہی سے بچنے کی توفیق دے
پابند دست دلیل ہو جدھر وہ چلے ادھر چلے اور ٹھہرے جہاں ٹھہرے، ہمیں قرآن کریم نے رہنمائی فرمائی کہ قرآن ہر شے کا روشن بیان اور ہر شے کی تفصیل ہے، نبی کریم

علیہ فضلا عن الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام علما لاینکرہ الا محروم۔ بل قد وصف اللہ تعالیٰ اللوح فی کتابہ الکریم بوصف المبین ؛ والمبین ھو الذی یوضح ویبین ؛ فان کان اللوح مغیبا عن ابصار الخلق جمیعا ؛ فما یبین ولمن یبین ؛ قال تعالیٰ

وکل شیء احصینہ فی امام مبین۔ قال البیضاوی یعنی اللوح المحفوظ وقال تعالیٰ "ومامن غائبۃ فی السماء والارض الا فی کتب مبین" قال الامام البغوی فی معالم التنزیل ای فی اللوح المحفوظ وقال الامام النسفی فی مدارک التنزیل المبین الظاہر المبین من ینظر فیہ من الملائکۃ وقال علی القاری فی امرقاۃ والا عنساف یکون اسیر ید البرھان یسیر حیث یسیر ویقف حیث یقف ارشدنا القران الکریم انہ تبیان کل شیء وتفصیل کل شیء لنبیہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والشیء ھو الموجود واطلاق الموجود علی ماکان وبان اوماھو بعرضۃ ان یکون مجازا والمجاز لا یصار الیہ الا بدلیل فلولا ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ اثبت فی اللوح المحفوظ

کل ماہو وما یکون وھذہ المثبتات فی اللوح موجودۃ فیہ قطعا عند نزول الایات الکریمۃ لما دلت الایات الا علی علم جمیع الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزولھا دون ما وجد وعدم وما لم یوجد بعد لعدم تناول لفظ الشیء لہ حقیقۃ لکن ذلک الاثبات اتی بحمد اللہ تعالیٰ باثبات علم جمیع ماکان وما یکون مما اثبت فی اللوح لکونہ بہ من الاشیاء الموجودۃ فی العالم عند نزول الایات کسائر النقوش والمرسومۃ فی کتاب

www.waseemziyai.com

نہ کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام اور یہ ایسے علم سے معلوم ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر محروم بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب کریم میں لوح کی صفت میں مبین فرمایا ہے اور مبین اسی کو کہتے ہیں جو واضح اور ظاہر کرے تو اگر لوح تمام مخلوق کی نگاہوں سے غائب ہو تو کس بات کے لئے مبین ہے اور کس کے لئے مبین ہے رب عزوجل فرماتا ہے ہر چیز ہم نے ایک مبین پیشوا میں گن دی ہے بیضاوی نے کہا یعنی لوح محفوظ اور رب عزوجل نے فرمایا آسمان وزمین کا کوئی غیب ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو اور امام بغوی نے معالم التنزیل میں فرمایا یعنی لوح محفوظ میں اور امام نسفی نے مدارک التنزیل میں فرمایا لوح مبین ہے یعنی جو ملائکہ اسے دیکھتے ہیں ان کے لئے ظاہر اور روشن ہے، اور علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں کہا۔

پائی گئی بہ سبب نہ شامل ہونے لفظ شئ کے اس کو حقیقتاً لیکن یہ اثبات بحمد اللہ تعالیٰ نے آیا اثبات علم جمیع ما کان وما یکون کو اس چیز سے کہ مثبت ہے لوح میں بہ سبب ہونے اس کے کہ بیچ اس کے اشیاء موجودہ فی العالم کے وقت نزول ہونے آیات کے جیسے نقوش مرسوم کتاب میں موجود ہیں اور یقیناً معلوم ہے کہ لوح متناول نہیں ہر آنے والے کو ابد تک چونکہ متناہی کا احاطہ غیر متناہی کو صحیح نہیں اور لوح میں وہی ثبت ہے جو پہلے دن سے تھا اور قیام قیامت تک ہوگا اور میرے نزدیک کوئی دلیل قاطع اب تک اس پر قائم نہ ہوئی کہ یہ غایت مغیا میں داخل ہے یا خارج تو اگر

علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے اور شے موجود ہے اور اطلاق موجود کا اوپر اس چیز کے کہ تھی اور نہ رہی یا وہ کہ آئندہ ہوگی مجاز ہے اور مجاز کی طرف بلا دلیل مصیر نہیں تو اگر یہ نہ ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوح محفوظ میں ہر ما کان وما یکون ثبت فرمادیا اور یہ تمام مثبتات لوح وقت نزول آیۂ کریمہ یقیناً اس میں موجود ہیں تو البتہ نہ دلالت کریں آیتیں مگر اوپر علم جمیع اشیاء کے جو کہ موجود ہیں عالم میں وقت نزول آیات کے نہ وہ چیز کہ پائی گئی اور معدوم ہوگئی اور نہ وہ کہ اب تک نہ

www.waseemziyai.com

موجود و معلوم قطعا ان اللوح لم يتنا ول كل آت الى الابد لان المتناهى لا يصح ان يحيط بغير المتناهى و انما اثبت فيه ما كان من اول يوم و يكون الى قيام الساعة و لم يقم عندى الى الساعة دليل قاطع على ان هذه الغاية داخلة فى المغيا ام خارجة فان كان الواقع ان تعيين وقت الساعة مثبت فى اللوح فقد علمه نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قطعا لتناول الايات له اذن و ان كان الواقع انه تعالى لم يثبته فيه لم تدل الايات عليه و احتمل الامران معلم قطعا بان علمه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينحصر فيما اثبت فى اللوح و انما هو نهر بل موج من بحار علومه صلى الله تعالى عليه وسلم كما تقدم و عن هذا ترانى قلت سوى الساعة على خلاف فيها نعم كما المراجزم بالعلم لا اجزم بالنفى كهؤلاء و انما اقول كما سأنقل من العلامة التفتازانى فى شرح المقاصد انه لا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل هذا فما سبيله الجزم اما الظن فترى عن الامام القسطلانى ما يفيد ان الله تعالى اطلع عليه صلى الله تعالى عليه وسلم و الاولياء ياخذون عنهم و تقدم الجزم بتعليم الخمس لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم عن العلامة البيجورى و عن العلامة الشنوانى عن السيد الاجل عبد العزيز و سياتى التصريح بانه الحق فى علم الساعة عن العلامة المدابغى و عن الفاضل العارف الحفنى و سأقيم الدليل القاطع على ان المولى تعالى يعلمه ملئكة النفخ قبل وقوعها و اذكر دليلا اخر عليه عن الامام الرازى و قد تقدم ان كل علم لكل احد ممن خلق الله تعالى انما يحصل له بامداد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم و ممد العلم يجب ان يعلم قبل من يلقى عليه فثبت حصول العلم به قبل قيامها له صلى الله تعالى عليه وسلم و اذ لم تناف الايات هذا القدر من التقدم لم تناف ما فوقه ايضا اذ لا فرق و قد رجعت دلالتها الى انها لا تعلم الا باعلامه تعالى فاذن ينقدح فى الذهن القول ظنا بانه صلى الله تعالى عليه وسلم علمها و امر بكتمها فقد اتى

واقعی یہ ہو کہ تعین وقت ساعت لوح میں مثبت ہے تو یقیناً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے جان لیا کہ اب آیات اس کو متناول ہیں اور اگر واقعی یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس میں ثبت نہ فرمایا تو نہ دلالت کریں گی آیتیں اس پر اور دونوں احتمال رہیں گے کیونکہ یقیناً معلوم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مکتوبات لوح محفوظ میں منحصر نہیں بلکہ وہ ایک نہر بلکہ ایک موج ہے سمندروں میں سے حضور کے جیسا کہ گذرا اور اسی سبب سے تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے کہا سوئی لساعۃ علی خلاف فیہا جس طرح میں علم کا جزم نہیں کرتا ان کی طرح نفی کا جزم بھی نہیں کرتا اور میں وہی کہتا ہوں جو علامہ تفتازانی کی شرح عقائد سے عنقریب نقل کروں گا یہ کہ کچھ دور نہیں کہ بعض رسولوں کو اس پر آگاہی دی ہو یہ اس میں ہے جس کی راہ جزم ہے لیکن ظن تو عنقریب تم دیکھو گے کہ امام قسطلانی سے اس کا مفاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا اس پر اپنے رسولوں کو اور اولیاء ان سے لیتے ہیں اور پہلے گذری قطعیت تعلیم خمس کی واسطے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے علامہ بیجوری اور علامہ شنوانی وجلالت والے سردار عبدالعزیز دباغ سے عنقریب تصریح آتی ہے علامہ مدابغی اور علامہ فاضل عارف عشماوی سے اور عنقریب میں دلیل قاطع قائم کروں گا اس بات پر کہ مولیٰ تعالیٰ علم عطا فرمادیتا ہے ملائکہ نفخ صور کو قبل وقوع قیامت کے اور قائم کروں گا دوسری دلیل اس پر امام رازی سے اور پہلے گذرا کہ تمام مخلوق الٰہی کو ہر علم امداد محمدی سے ہی حاصل ہوتا ہے اور علم کی مدد دینے والا واجب ہے کہ جانے اس سے پہلے کہ جس پر القاء کر رہا ہے تو ثابت ہو گیا حاصل ہونا اس کے علم کا حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو قبل قیامت کے اور جب اس قدر تقدم کے آیات منافی نہیں۔ تو اس کے مافوق بھی منافی نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی فرق نہیں اور بلاشبہ رجوع کر گئی ان کی دلالت اس جانب کہ وہ بے اعلام الٰہی معلوم نہیں ہوتی تو اب بطور ظن یہ قول ذہن میں چمک جاتا ہے کہ حضور کو اس کا علم دیا گیا اور اس کے چھپانے کا حکم فرمایا۔ بلاشبہ علمائے کرام سے دونوں قول آئے اور جلیل القدر ائمہ نے اس کے بطلان پر جزم نہ کیا بلکہ امام جلال الدین سیوطی نے اس کے

www.waseemziyai.com

عن العلماء القولان لم يجزم ائمة اجلة على هذا بالبطلان
بل عقد له الامام الجليل السيوطی فصلا فی الخصائص الکبری
فقال فصل ذهب بعضهم الی ان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اوتی علم الخمس ایضا وعلم وقت الساعة والروح وانه
امر بکتم ذلک اھ وسا قھما السید العلامة محمد ابن السید
العلامة عبد الرسول البرزنجی المدنی رحمھما اللہ تعالی
فی کتابه الاشاعة لاشراط الساعة علی حد سواء فقال
لما کان امر الساعة شدیدا وقد استاثر بعلمھا ولم یعلمھا
احدا من خلقه وعلمھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ونھاه
عن الاخبار بھا تھویلا لشانھا وتعظیما لامرھا الخ ھکذا فی النسخة
المطبوعة وعلمھا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالواو فاکانت
الواو بمعناھا وتکون الجملة جاریة مجری الاستثناء فقد اختار
السید العلامة ان اللہ تعالی علمھا محمدا صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم وارتضی ھذا القول وان کانت بمعنی او او سقطت
الالف من الناسخ فقد حکی القولین علی حد سواء ولم یجزم
مثل الرسالة المفتراة ببطلانه ولا جعله مثلھا قول الغلاة
کما فیھا فی ص۲۰ وغیره ولا مجاھرة بالکذب کما فیھا ص۲۸ قولا
مخالفا للحق والصواب الذی لیس فیه شک ولا ارتیاب کما فیھا
ص۳۰ وعلیه تمام الرسالة المفتراة وھذا ایضا من امارات انھا
مفتراة او محرفة بایدی الوھابیة الغلاة والا لم یرض
بنسبتھا ھذه العلامة الی ھذه العظائم اعنی کونه اجاره
اللہ تعالی من الغلاة ومن المجاھرین بالکذب فی الدین
ومن مخالفی ما ثبت قطعا فی الدین المبین او شریک من
من ھو کذلک اذ من نقل قول الغلاة الکذابین المکذبین
القطعیات مع قول العادلین الصادقین المصدقین علی حد سواء
فقد جوز کل ذلک وجعله احد السائغین وخیر المتلقی من کتاب۔

لئے ایک فصل خصائص کبریٰ میں باندھی اور فرمایا کہ یہ فصل ہے اس بیان میں کہ بعض علمار کرام ادھر گئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم خمس بھی دیا گیا اور علم وقت ساعت اور علم روح بھی دیا گیا اور حضور کو اس کے چھپانے کا حکم فرمایا ۵ اور علامہ محمد ابن سید علامہ عبد الرسول برزنجی مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنی کتاب الاشاعہ لاشراط الساعۃ میں دونوں کا ذکر برابر ایک حد پر چلایا اور فرمایا کہ جب امر ساعت سخت تھا اور اس کے علم کو اپنے لئے خاص کر لیا اور مخلوق میں سے کسی کو نہ بتایا اور اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعلیم فرمایا اور دوسروں کو خبر دینے سے منع فرما دیا اس سے ہول دلانے اس کی بزرگی بڑھانے سے لئے الخ یوں ہی ہے نسخہ مطبوعہ میں "وعلمہا النبی" واو" کے ساتھ تو اگر واو اپنے معنی میں ہو اور جملہ قائم مقام استثنا ہو تو یقیناً سید علامہ نے اختیار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور اسی قول کو انھوں نے پسند کیا اور اگر واو بمعنی اَوْ کے یا الف قلم ناسخ سے گر گیا تو انھوں نے دونوں قولوں کو ایک برابر حد پر بیان کیا اور خود ساختہ رسالہ کی طرح اس کے بطلان پر جزم نہ فرمایا اور نہ مثل قول غلاۃ اسے بنایا جیسا کہ اسی رسالہ میں صفحہ ۲۸ وغیرہ پر ہے نہ کھلم کھلا جھوٹ جیسا کہ اسی رسالہ کے صفحہ ۲۸ میں ہے مخالف حق صواب بلا شک وارتیاب دیکھو ص۲۱ اور اسی پر یہ جھوٹا رسالہ تمام ہے یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ رسالہ خود ساختہ یا محرف دست غلاۃ وہابیہ ہے ورنہ نہ راضی ہوتے اپنے دادا کی طرف ان بڑی باتوں کی نسبت پر یعنی ان کا ہونا غلاۃ (اللہ انھیں اس سے محفوظ رکھے) اور مجاہرین فی الکذب سے اور مخالف اس چیز کے کہ جو یقینی طور پر دین مبین سے ثابت ہوئی یا شریک اس کا جو ایسا ہے کیونکہ جس نے نقل کیا قول غلاۃ کا ذبین مکذبین قطعیات ہمراہ قول عادلین صادقین مصدقین برابر ایک حد پر تو بلا شبہ اس نے اس سب کو جائز رکھا اور کر دیا انھیں احد المجوزین اور اختیار دیا ان کی کتاب سے تلقی کرنے والے کو یہ کہ اختیار کرے جسے چاہے جیسے کہ وہ شان ہے ان دو قولوں کی جو نقل کئے جائیں بلا ترجیح کسی جانب کے دونوں جانبوں میں سے اور جب تجھ پر یہ کھل گیا تو تجھے یہ کہنے کا حق ہے کہ مثبت مقدم ہے نافی پر اور جو کچھ بھی ہو جواب ظاہر ہے ہر اس چیز سے جس کا رسالہ نے قیامت کے بارے میں ایراد کیا کہ آیات ص۳ وحدیث مسلم ص۱۸ یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

www.waseemziyai.com

ان يختار ايهما شاء كما هو شان قولين ينقلان بلا ترجيح لاحد الجانبين اذا ظهر لك هذا فلك ان تقول المثبت مقدم على النافی وايا ما كان ظهر الجواب عن كل ما اوردت الرسالت فی الساعة كالايات ٨ و ٩ ومسلم.

ص ١٠ انه صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما المسئول من الساعة قبل وفاته بشهر انما علمها عند ربی وقول ابن كثير ص ٢٠ وقت الساعة لا يعلمه نبی مرسل ولا ملك مقرب وقول اسمعيل حقی ص ٢٣ منه ما استأثر نفسه الى قوله منه علم الساعة وما نقل ص ٢٥ من شقشقة شقية ودندنة دنية عازيا بها الى القاری من سيوطی فی رسالة الكشف عن مجاوزة هذا الامة الالف وهو فرية على الامام الجليل الجلال السيوطی وهذه رسالة الكشف حاضرة ليس فيها لما اثر ولا اثرو فرية على علی القاری فانه لم ينقله عن الامام السيوطی الا الملخص ما نقله عنه الى قوله لا يتجاوز عن الخمسمائة بعد الالف ثم قال اعنی القاری قال وقد جاهر بالكذب الخ والضمير فيه لابن القيم

جب سوال کیا گیا ساعت سے حضور کی وفات سے ایک مہینہ پہلے تو حضور نے فرمایا
کہ علم اس کا میرے رب کو ہے اور قول ابن کثیر ص۲۰ وقت ساعت اسے
نہیں جانتا ہے کوئی نبی مرسل نہ کوئی مقرب فرشتہ اور قول اسمٰعیل حقی ص۲۳
"منہ ما استاثر لنفسہ تا منہ علم الساعہ" وہ کہ نقل کیا ص۲۵ پر منحوس بڑ بڑانا اور
کمینہ بھنبھناہٹ جسے علامہ قاری کی طرف نسبت کیا علامہ سیوطی کے رسالہ
"الکشف عن مجاوزتہ ہذہ الامتہ الالف" سے حالانکہ وہ افترا ہے امام جلیل
جلال سیوطی پر اور یہ رسالہ الکشف موجود ہے نہ اس میں بعینہ وہ نقل
اور نہ اس کا کوئی نشان اور علامہ قاری پر افترا ہے کہ انھوں نے امام جلال
سیوطی سے اسے نقل کیا صرف اس کا خلاصہ کیا ہے ان کے قول کے متجاوز
نہ ہوگی پانچ سو سے بعد ہزار کے ۔ پھر علامہ قاری نے فرمایا کہ
انھوں نے کہا کہ کھلم کھلا جھوٹ بولا ضمیر اس میں راجع ہے ابن قیم کی طرف
سب ہونے والی باتیں جو لوح محفوظ میں ثبت فرمادی ہیں اس میں حکمت
یہ ہے کہ ملائکہ آئندہ باتوں پر مطلع ہوں کہ جب وہ باتیں لکھے ہوتے
کے مطابق واقع ہوں تو ان کا ایمان اور تصدیق بڑھے اور اس لئے
کہ ملائکہ جان لیں کہ کون مدح کا مستحق ہے اور کون مذمت کا تو ہر
ایک کے لئے اس کا مرتبہ پہچانیں انتہیٰ اور شاہ عبدالعزیز نے تفسیر
عزیزی میں ذکر کیا کہ لوح محفوظ پر مطلع ہونے سے یہ مراد ہے کہ جو باتیں،
واقع میں موجود ہونے والی ہیں خارج میں ان کے وقوع سے پہلے
ان کا علم ہو جائے، خواہ لوح کی تحریر دیکھ کر ہو یا بغیر اس کے اور
یہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتا ہے کہا اور لوح محفوظ پر یوں اطلاع
کی کہ اس کے نقوش کا مطالعہ کریں یہ بھی بعض اولیاء سے بتواتر منقول ہے
انتہا مترجما اور بے شک امام شطنوفی وغیرہ ائمہ نے رسول اللہ صلی اللہ

عـہ اس کے بعد اصل میں باقی ورق زائد تھا، افسوس کہ بعد
تلاش کامل دستیاب نہ ہوا ۱۲ م

www.waseemziyai.com

حکمۃ ذلک ای اثبات الکوائن کلہا فی اللوح اطلاع
الملئکۃ علی ماسیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا
وتصدیقا ویعلموا من یستحق المدح والذم فیعرفو
لکل مرتبتہ اھ وقد ذکرالشاہ عبد العزیز فی
تفسیر فتح العزیز ان المراد من الاطلاع علی اللوح المحفوظ
الاطلاع علی الموجودات النفس الامریۃ قبل ظہورہا
فی الخارج سواء کان بمطالعۃ النقوش اوبدونہا
وھذا یحصل لاولیاء اللہ تعالٰی ایضا قال والاطلاع علی اللوح المحفوظ
بمطالعۃ النقوش ایضا منقول عن بعض اولیاء اللہ تعالٰی
بالتواتر اھ مترجما واخرجت الائمۃ کالشطنوفی وغیرہ بسند
صحیح عن ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غوث الثقلین
وغیاث الکونین سیدنا الغوث الاعظم ابی محمد عبدالقادر
الحسنی والحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالٰی
عنہ وارضاہ عنا وافاض علینا فی الدارین
من نورہ الربانی انہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
کان یقول عینی فی اللوح المحفوظ اقول وھذا ربنا
تبارک وتعالٰی یقول فی اللیلۃ المبارکۃ لیلۃ البراءۃ
فیھا یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا فثبت بشہادۃ
اللہ تعالٰی ان مد برات الامر یاتیہا الاعلام الالٰہی بجمیع
افراد الاربع من الخمس اعنی ماسوی الساعۃ قبل وقتہا
اقول وکذالک یجب ان یعلم سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ
والسلام بالتعجیل وقت الساعۃ عینا قبل وقوعہا ولو لحظۃ

تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے سے بہ سند صحیح روایت کی وہ جو انس و جن دونوں
کی فریاد رس اور دونوں جہان میں فریاد کو پہنچنے والے ہیں ہمارے آقا
غوث اعظم ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی اللہ ان سے راضی ہو اور
انھیں ہم سے راضی کرے اور دونوں جہان میں ہم پر ان کے الٰہی نور کا
فیض ڈالے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھ لوح محفوظ میں لگی ہے
اقول اور یہ ہے ہمارا رب تبارک و تعالیٰ کہ برکت والی رات شب برات
کے بارے میں فرماتا ہے، اس رات میں بانٹ دیئے جاتے ہیں سب حکمت
والے کام ہمارے حکم سے تو اللہ عزوجل کی گواہی سے ثابت ہوا کہ ان پانچ
غیبوں میں سے قیامت کے سوا چار کے جمیع افراد ان کے وقوع سے
پہلے اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو بتا دیتا ہے جو کام کی تدبیر کرنے والے ہیں
اقول اور اسی طرح واجب ہے کہ سیدنا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام
بالتجیل قیامت کا خاص وقت تعین کے ساتھ اس کے وقوع سے پہلے جان لیں اگرچہ
ایک لحظہ اور یہ اس دن جب صور پھونکنے کا حکم دیا جائے گا تو وہ اپنا دوسرا پر بھی
گرا دیں گے اور ایک پر تو اس وقت گرا چکے ہیں جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پیدا ہوئے اس کے گراتے ہی فرشتہ نے کہ ان کا ماتحت ہے صور منہ میں اٹھا لیا
اور یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد کہ میں کیونکر چین لوں
حالانکہ صور والے نے صور منہ میں لے لیا ہے اور کان لگائے ہوئے ہے[۱]

[۱] تمام فینفخ الخ ختم حدیث تو پھونکے گا صحابہ نے عرض کی ہم کیا کریں گے ارشاد فرمایا کہو
ہمیں کافی اللہ اور بہتر کام بنانے والا، اس کو روایت کیا امام احمد اور ترمذی نے اور ابن حبان
اور حاکم نے (ابو سعید خدری سے) اور امام احمد اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور
احمد اور طبرانی نے کبیر میں زید ابن ارقم سے اور ابو الشیخ نے عظمت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور ابو نعیم نے حلیہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ضیاء نے مختارہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
۱۲ منہ حفظہ ربہ تعالیٰ حدیدہ۔

www.waseemziyai.com

وذلك یوم یؤمر بالنفخ فیرخی جناحه الآخر وقد ارخی احدهما حین ولد رسول الساعۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فالتقم الملک التابع الصور وقوله صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمه واصغی سمعه وحنا جبهته ینتظر متی یؤمر بالنفخ[1] رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنه والملک جاثٍ علی رکبتیه ناظر الی جناح اسرافیل المبسوط بعد فاذا ارخا نفخ فبین الأذن وقیام الساعۃ ارخاؤہ الجناح وهو حرکۃ والحرکۃ زمانیۃ فلابد من تقدم العلم ولو لمحۃ فاذا وجب[2] هذا الملک مقرب فما المحیل ان یعلمه الحبیب الأعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[1] تمامه فینفخ قالوا کیف تصنع قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الامام احمد و الترمذی وابن حبان والحاکم عن ابی سعید الخدری واحمد والحاکم عن ابن عباس واحمد والطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی هریرہ وابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر والضیاء فی المختارۃ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنهم ۱۲ منه حفظه ربه تعالٰی جل بلدہ

[2] هذا الدلیل المنیر مما استنبطه بفکری وقت هذا التحریر ثم رأیت بعد ایام ما قال فی التفسیر الکبیر تحت قوله تعالٰی علم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا ونصه بتلخیص ای وقت وقوع القیمۃ من الغیب الذی لا یظهرہ اللہ الاحد فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیمۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انه لا یظهر هذا الغیب لاحد من رسله قلنا بل یظهرہ

اور ماتھا جھکائے ہوئے ہے انتظار کر رہا ہے کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جائے یہ حدیث ترمذی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور وہ فرشتہ اپنے دونوں زانوؤں پر کھڑا ہوا اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام کے اس پر کی طرف نگاہ جمائے ہوئے ہے جو ابھی پھیلا ہوا ہے تو جب وہ اس پر کو گرائیں گے تو یہ صور پھونک دے گا تو صور پھونکنے کی اجازت اور قیام قیامت میں ان کے پر گرانے کا فاصلہ ہے اور یہ ایک جنبش ہے اور جنبش زمانہ میں ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ وقوع سے پہلے قیامت کا انھیں علم ہوگا اگرچہ ایک لمحہ تو جب[1] یہ ایک مقرب فرشتہ کے لئے واجب ہوا تو سب سے بڑھ کر پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کون محال کرنے والا ہے کہ قیامت کو اس کے وقوع سے مثلاً دو ہزار برس پہلے جان لیں اور حضور کو حکم ہوا کہ اوروں کو نہ بتائیں لاجرم معتزلہ نے جو کرامات اولیاء کی نفی پر اس آیت سے استدلال کیا کہ اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا کسی کو سوا اپنے پسندیدہ رسولوں کے علامہ نے شرح مقاصد میں اس کے جواب میں فرمایا غیب یہاں عام نہیں بلکہ مطلق ہے یا ایک معین یعنی وقت قیامت اور اس پر اوپر کی آیت قرینہ ہے

---

[1] ہذا الدلیل الخ یہ روشن دلیل اس تحریر کے وقت میری فکر نے استنباط کی تو پھر چند روز کے بعد میں نے دیکھا، تفسیر کبیر میں فرمایا زیر قول الٰہی "عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا" خلاصہ تصریح یہ ہے یعنی وقت وقوع قیامت اس غیب سے ہے کہ ظاہر نہ کرے گا اللہ اس کو کسی پر، اگر کہا جائے کہ جب تم نے اسے قیامت پر محمول کیا تو کیونکر ارشاد فرمایا "الا من ارتضیٰ من رسول" باوجودیکہ ظاہر نہ کیا اس غیب کو کسی پر اپنے رسولوں میں سے ہم کہیں گے بلکہ اسے ظاہر کیا قرب قیامت اور کیوں نہیں کہ بلاشبہ ارشاد فرمایا جس دن کہ آسمان پھٹ جائے گا ابر کے ساتھ اور ملائکہ اتریں گے اترنا اس میں شک نہیں کہ ملائکہ اس وقت جان لیں گے قیامت قائم ہونے کو اھ **اقول** غالباً میرا استنباط زیادہ محکم ہے پھر ہمیں احتجاج میں قول ان کا "قلنا بل نظہرہ" کافی ہے واللہ تعالیٰ اعلم اھ منہ حفظہ ربہ مدینہ

www.waseemziyai.com

قبل وقوعه بالفی سنة مثلا ویؤمر ان لا یخبر لاجرم قال العلامة فی شرح المقاصد جوابا عن تمسک المعتزلة فی نفی الکرامة بقوله تعالیٰ عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه الآیة ما نصه الغیب ههنا لیس علی العموم بل مطلق او معین هو وقوع القیٰمة بقرینة السابق ولا یبعد ان یطلع علیه بعض الرسل من الملٰئکة او البشر اھ ای فیصح الاستثناء فاذن انما ینتفی عن الاولیاء علم وقت الساعة ویثبت هذا ایضا لمن ارتضی من رسول بدلیل الاستثناء بل قال الامام القسطلانی فی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ولا یعلم متی تقوم الساعة احد الا اللّٰه

عند قرب القیٰمة کیف لا وقد قال تعالیٰ یوم تشقق السماء بالغمام وننزل الملٰئکة تنزیلا۔ ولا شک ان الملائکة یعلمون فی ذلک الوقت قیام الساعة اھ اقول ولعل استنباطی احکم ثم یکفینا فی الاحتجاج قوله قلنا بل یظهر واللّٰه تعالیٰ اعلم اھ منه حفظ ربه مکتبه

ثم العجب کل العجب ممن لا یفرق بین العلم بالشیٔ بعد وقوعه والعلم به قبله ولو بزمان قلیل فان الاول علم بالشهادة والثانی من علم الغیب والغیب لا یصیر الشهادة بقرب الوقوع والتجوز بانما قرب من الشیٔ یعطی حکمه لا یغیر الحقائق حتی یجعل الغیب شهادة او المعدوم موجودا وامثال هذه الخطابیات لا تسمع فی باب خصائص الالوهیة ولذا لم یلتفت الیه الامام الرازی کما سمعت فتثبت ولا تصغ الی امثال تلک الاباطیل اھ منه مد ظله

(اس میں قیامت ہی کا ذکر ہے) اور کچھ دور نہیں کہ ملائکہ یا لبشر کے بعض رسولوں کو اس کا علم ہو انتہیٰ یعنی تو رسولوں کا استثنا صحیح ہوا تو اس وقت اولیاء سے صرف علم قیامت کی نفی ہوگی اور اللہ کے پسندیدہ رسولوں کے لئے یہ بھی ثابت ہوگا کہ ان کا استثنا اس پر دلیل ہے بلکہ امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی مگر اس کے پسندیدہ رسول کہ اللہ ان کو اپنے جس غیب پر چاہے مطلع فرما دیتا ہے اور ولی رسول کا تابع ہے اس سے علم حاصل کرتا ہے۔ انتہیٰ

بلکہ[1] شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں خود اپنا حال بیان کیا کہ ان کو بعض واردات میں خاص وہ وقت بتایا گیا، جب قیامت قائم ہوگی اور آسمان پھٹیں گے پھر جب آپے میں آئے تو پورے طور پر محفوظ نہ رہا اور بھولا بھولا خواب ہوگیا تو جب ایسوں کے لئے یہ ثابت ہے

پھر اچنبھا اور پورا اچنبھا اس شخص سے کہ جو فرق نہ کرے درمیان علم بالشیٔ بعد وقوع اور علم بالشیٔ قبل وقوع کے اگرچہ تھوڑے زمانہ کے ساتھ کیونکہ پہلا علم بالشہادت ہے اور دوسرا علم غیب ہے اور غیب شہادت نہیں ہوجاتا قرب وقوع سے اور حکم بالمجاز اس طرح کہ جو قریب ہے شیٔ سے اسے حکم شے کا دیا جاتا ہے حقائق نہیں بدل دیتا تاآنکہ غیب کو شہادت کردے یا معدوم کو موجود اس طرح کے خطابیات دربارۂ خصائص الوہیت مسموع نہیں اسی واسطے امام رازی نے اس طرف التفات نہ کیا جیسا کہ تم نے سُنا تو جے رہو اور اس طرح کا باطل پر کان نہ رکھو اھ منہ مدینہ

www.waseemziyai.com

الامن ارتضی من رسول فانه یطلعه علی ما یشاء من غیبه والولی تابع له یاخذ عنه ام بل ذکرہ[1] الشاه ولی الله الدهلوی والد الشاہ عبد العزیز فی التفهیمات الالهیة عن حال نفسه[عہ] انه اعلم بتعیین وقت الساعة وانشقاق السماء فی بعض وارداته ثم لما افاق لم یضبطه وصار کرؤیا رئیت ونسیت فاذا کان هذا امثال هؤلاء فیا سبحٰن رب المصطفٰی من قدر المصطفٰی وعلم المصطفٰی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فی حاشیة الفتح المبین للعلامة حسن بن علی المدابغی والفتوحات الوهبیة شروح اربعین الامام النوی فی علمه صلی الله تعالٰی علیه وسلم بوقت الساعة الحق کما قال جمع ان الله سبحٰنه وتعالٰی لم یقبض نبینا علیه الصلاة والسلام حتی اطلعه علی کل ما ابهمه عنه الا انه امر بکتم بعض

---

[1] قلت قوله بل ذکرہ الشاہ الخ رأیت فی الکلام العارف الکبیر والولی الشهیر سیدی عبد السلام الاسمر افاض الله علینا فیضه الانور ورضی عنه وعنا به آمین التصریح بان الله تعالٰی اطلعه علی یوم الساعة فرنا وسنة وشهرا وساعة ذکرہ لا فی معرض الامتنان وما ذلک علی الله بعزیز م کتبه الفقیر حمدان الجزائری مدینه حماها الله هذا اواخر الحواشی التی زین بها طرة کتابی بل بیض بها غرة جوانی علامة المغرب حضرة مولینا حمدان حمد مساعیه المنان آمین والحمد لله رب العٰلمین ام منه حفظه ربه

[عہ] عبارت الفیوض هکذا اگر گوئی کہ میدانی بوجدان کہ افلاک کے فنا خواہند شد گویم آرے میدانم اجمالا ونمی دانم تفصیلا مثل کسیکہ می بیند خواب وفراموش می کند آنرا پس ہرگاہ ببیند تعبیر را یاد میکند چیزے کہ فراموش کردہ ۱۲

تو مصطفٰے کے رب کے لئے پاکی ہے کجا قدر مصطفٰی کجا علم مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اربعین امام نووی کی شرح فتوحات الہیہ نیز اس کی دوسری شرح فتح المبین کے حاشیہ میں قیامت کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملنے کے بارے میں ہے حق یہ ہے جیسا ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا، یہاں تک کہ جو کچھ حضور پر پوشیدہ رہ گیا تھا سب حضور کو بتا دیا ہاں یہ ہے کہ بعض باتیں چھپانے کا حضور کو حکم دیا اور بعض باتیں بتانے کا انتہی اسی طرح عشماوی نے صلاۃ حضرت سیدی احمد کبیر بدوی کی شرح میں اسی کو صحیح بتایا **اقول** اور یہ سب ایک چمک ہے اس ارشاد الٰہی

لے قلت تولہ بل ذکرہ الشاہ الخ میں نے کلام میں بڑے عارف اور مشہور ولی میرے سردار عبدالسلام' سمر اللہ تعالیٰ فائز فرمائے ہم پر ان کا فیض اور اللہ راضی ہو اور بوسیلہ ان کے ہم سے الٰہی یوں ہی کر، تصریح اس کی دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے مطلع فرمایا حضور کو قیامت قائم ہونے کے وقت پر صدی اور سال اور مہینہ اور گھڑی اور ذکر کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے معرض امتنان میں اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اسے لکھا فقیر حمدان جزائری نے ۱۲ مدینہ حمدانیہ

یہ سب سے پچھلا ان حواشی میں سے ہے جس سے مزین کیا میری کتاب کی کلغی کو بلکہ چمکا دیا میرے جبین جواب کی سپیدی کو علامہ ملک مغرب حضرت مولانا حمدان نے محمود کرے ان کی سعی ان بڑے احسان والا الٰہی ایسا ہی کر اور سب خوبیاں اللہ پروردگار عالم کے لئے اھ منہ حفظہ ربہ

والاعلام ببعض اهـ وكذلك صححه الحشماوي في شرح
الصلاة احمد به **اقول** وكل ذلك لمحة من انوار
قوله عز وجل ونزلنا عليك الكتب تبيانا لكل
شيء كما الهمنا الله تعالى بتقديره فاشرق الحق
بنور الكتاب ؛ كشمس تجلت عنها السحاب ؛
وبعد ذلك لا حاجة لنا الى سرد جزئيات
من الخمس اخبر بها الاولياء العظام ؛ على
سيدهم وعليهم الصلاة والسلام ؛
فان ذلك بحر لا يدرى قعره فيخرج
الكلام عن النظام ؛ ومن لم يشفه القرآن ؛ فانى تزول
عنه السقام ؛ نسأل الله العفو والعافية
وعلى الحبيب الصلاة والسلام ؛

القسم الثاني

الحمد لله ظهر الحق وزهر الصواب - وانجلى عن شمس الهدى كل سحاب -
ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس
لا يشكرون - ومن نظر في كلام احقر العبيد نظر متدبر
مستفيد - والقى السمع وهو شهيد ظهر له الجواب
السديد عن كل ما يصول به صائل عنيد - ولكن التصريح
اجدى واحرى بالبيان - فلنتكلم على كل سوال بحياله
والله المستعان -

www.waseemziyai.com

کے انوار سے کہ ہم نے تم پر قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان جیسی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقریر ہمیں الہام فرمائی تو حق چمک اٹھا قرآن کے نور سے جیسے سورج سے بادل ہٹ جائے اور اس کے بعد ہمیں حاجت نہیں کہ ان پانچوں غیب کے جزئیات کی تفصیل کریں جو اولیائے کرام نے بتائے ہیں، ان کے سردار اور ان پر درود و سلام کہ یہ وہ سمندر ہے جس کا گہراؤ نہ معلوم ہو تو ان کے گنانے میں کلام انتظام سے نکل جائے گا اور جسے قرآن شفا نہ دے اس کی بیماریاں کہاں جائیں ہم اللہ سے عفو و عافیت مانگتے ہیں اور پیارے پر درود و سلام۔

دوسرا حصّہ

الحمد للہ حق ظاہر ہوا اور صواب چمک اٹھا اور آفتاب ہدایت پر کوئی پردہ نہ رہا۔ یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن بہت لوگ شکر نہیں کرتے اور جو اس حقیر ترین بندگان کے کلام میں ایسے شخص کی طرح نظر کرے جو بات میں غور کرے اور فائدہ لینا چاہے یا قلب حاضر کے ساتھ کان لگائے حملہ آور ہٹ دھرم کے ہر سوال کا صحیح جواب اس پر ظاہر ہو جائے گا مگر تصریح زیادہ نافع اور بیان کے زیادہ لائق ہے تو چاہیے کہ ہم ہر سوال پر جدا جدا کلام کریں اور اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

پہلا سوال اس عبارت سے جو فاضل ابو الذکا سلامت اللہ سلمہ اللہ کے رسالہ اعلام الاذکیا مطبوعہ ہند آخر میں واقع ہوئی اور اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر ظاہر و باطن ہیں اور وہ ہر شے کے

www.waseemziyai.com

السؤال الاوّل عمّا وقع فی آخر النسخة المطبوعة بالہند من رسالۃ اعلام الاذکیاء للفاضل ابی الذکاء سلامۃ اللہ سلمہ اللہ بلفظہ وصلی اللہ علی من ہو الاوّل والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیٔ علیم

اقول الجواب الاول ہذہ رسالۃ ارسلہا الی المصنف حفظہ اللہ تعالیٰ للتقریظ وقلت فیما قرظت علیہ وہو

بمرأی منکم ما ترجمتہ نعم قول زید حق وصحیح وزعم بکر مردود وقبیح فاللہ تعالیٰ عزت عظمتہ اعطی حبیبہ سید العالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علوم جمیع الأولین والآخرین واراہ الشرق والغرب والعرش والفرش وجعلہ شاہد ملکوت السمٰوات و الارض وعلمہ ما کان وما یکون من اول یوم إلی یوم القیٰمۃ کما فصل دلائلہ تفصیلاً کافیا بقدر الحاجۃ مولانا الفاضل الکامل المجیب ؛ سلمہ المولی القریب المجیب وان لم یکن شیٔ فالقرآن العظیم شاہد عدل وحکم فصل ؛ قال تعالیٰ ونزلنا علیک الکتٰب تبیانا لکل شیٔ إلی آخر ما قررت وحررت من الدلیل ؛ علی ذاک المدعی الجلیل ؛ فکل من ترعرع عن العامیۃ ولو قلیلا یعرف انی ما التزمت فی تقریظی ہذا الان الدلائل التی ذکرہا الفاضل المجیب کافیۃ بقدر الحاجۃ فلم یکن اذ ذاک نظری الی کل لفظ لفظ بل ولا الی تصویر المدعی الذی فیہ فانی صورتہا بعبارتی علی حدۃ ومن خدم العلم ومجالس العلماء ولہ

www.waseemziyai.com

جاننے والے ہیں اقول جواب اول یہ رسالہ مصنف حفظہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس تقریظ کے لئے بھیجا تھا اور میں نے اس کی تقریظ میں لکھا اور وہ تمھاری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ جس کی عبارت، یہ ہے :۔

"زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بے شک اللہ تعالیٰ عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انھیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اوّل سے روز آخر تک کا سب ما کان وما یکون انھیں بتایا جیسا کہ مفصل بیان کئے اس کے دلائل کافی تفصیل سے بقدر حاجت مولٰنا فاضل کامل مجیب نے رسالہ المولیٰ القریب المجیب) اگر کچھ نہ ہو تو قرآن عظیم شاہد عدل اور حکم فصل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: "اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے"

اس دلیل کے آخر تک جو میں نے اس مدعائے جلیل پر تحریر وتقریر کی اور ہر ایک جو عامی پنے سے گھٹنے چل کر آگے نکل گیا ہے پہچانے گا کہ میں نے اپنی اس تقریظ میں صرف اتنی بات کا ذمہ لیا ہے کہ جو دلیلیں فاضل مجیب نے ذکر کیں، بقدر حاجت کفایت کرتی ہیں اور اس میں رسالہ کے لفظ لفظ پر نظر نہیں بلکہ جس طرح دعویٰ کی صورت اس میں مذکور ہوئی وہ بھی ملحوظ نہیں اس لئے کہ میں نے صورت دعویٰ اپنی عبارت میں علیحدہ ذکر کی ہے اور جس نے علم کی خدمت کی یا عقل وتمیز کے ساتھ علماء کی صحبت میں بیٹھا تو وہ تقریظ اور تصحیح کرنے والوں کے الفاظ میں تمیز کر لیتا ہے کہ تقریظ والے اگر یوں کہیں کہ ہم نے یہ رسالہ یا فتویٰ اول سے آخر تک غور وتامل کے ساتھ دیکھا جیسا کہ گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تقریظ میں لکھا تو انھوں نے اس رسالہ یا فتویٰ میں جو کچھ ہے اس سب کی صحت کا ذمہ لیا اور اس وقت درست ہے کہ اس میں

ئه اعلام الاذکیا نہ میسر ہونے کے سبب حوالہ عربی کا یاردو ترجمہ ہے۔

www.waseemziyai.com

عقل وتمیز فانه یمیز بین الفاظ المقرظین والمصححین
فانهم ان قالوا نظرنا تلك الرسالة او الفتیا من اولها
الی آخرها نظر تدبر وامعان کما قال الکنکوهی فی تقریظ
البراهین القاطعة فقد التزموا صحة جمیع ما فیها
ویصح حینئذٍ ان ینسب الیهم کل ما تضمنته من المبانی والمعانی
وان قالوا طالعناه من عدة مواضع فوجدناه
نافع فانما حسنوا موضوع الکتاب اما طرق البیان
وسوق البرهان ؛ واللفظ والبیان ؛ فمسکوت عنه
لا انکار ولا اذعان ؛ ومثله قول مصحح الفتوی الحکم
صحیح بل ربما یؤمی بطرف خفی الی شیٔ غیر مرضی فی
الدلیل او الالفاظ حیث خص حکم الصحة بالحکم فان زاد
لفظ النفس کان اشد اشعارا بوجود النقص وان اعادوا
الدعوی بالفاظهم وقالوا فصل المجیب دلائله فمدلول
کلامهم تسلیم الدلائل ویمکن ان احیوا فی
نفس الدعوی تبدیل لفظ او زیادة کلمة او نقص
حرف حتی ذکروها بعبارات انفسهم ویمکن ان
اعادوها لزیادة ایضاح وتاکید وافصاح فلا یحکم علیهم
فی دعوی الأصل بقبول ولا اعتراض واذا کان هذا
فی نفس الدعوی فما ظنك بالالفاظ الخارجة الزائدة
التی لا تعلق لها بدلیل ولا دعوی هذا ما تقتضیه
الصناعة العلمیة وظهر لك منها انی لم الق بالی
حین التقریظ الی الأمور الزوائد ولا یحضرنی الآن ما کان

www.waseemziyai.com

جو کچھ معانی اور عبارات ہیں وہ سب ان تقریظ کرنے والوں کی طرف نسبت کئے جائیں اور اگر یوں کہیں کہ ہم نے اسے جا بجا سے دیکھا اور نافع پایا تو صرف اس کی تحسین کی جس مادہ میں کتاب لکھی گئی، رہے بیان کے طریقے اور دلیل کی روانی اور الفاظ و عبارت ان کے حال سے سکوت ہے نہ انکار ہے نہ اقرار اور اسی طرح فتویٰ کی تصحیح میں مصحح کا کہنا کہ حکم صحیح ہے بلکہ کبھی ایک پوشیدہ نظر سے اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دلیل یا الفاظ میں کچھ ناپسند ہیں جب تو صرف حکم کو صحیح بتایا اور اگر لفظ نفس زیادہ کر دیا (کہ لفظ نفس صحیح ہے) تو یہ نقص پر زیادہ دلیل ہوگا۔ اور اگر مصححین اپنے لفظوں میں دعوی کا اعادہ کریں اور کہیں کہ مجیب نے اس کے دلائل کی تفصیل کی تو ان کے کلام سے دلائل ہی کی تسلیم سمجھی جائے گی اور ممکن ہے کہ انھوں نے نفس دعویٰ میں کسی لفظ کا بدلنا یا بڑھانا یا کسی حرف کا گھٹانا پسند کیا۔ اسی وجہ سے اسے اپنی عبارت میں ذکر کیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ انھوں نے دعوی کا اعادہ زیادت توضیح و تاکید و تصریح کے لئے کیا ہو تو مصححین پر کچھ حکم نہ لگایا جائے گا کہ انھوں نے اصل کا دعویٰ برقرار رکھا اس پر کچھ اعتراض کیا۔

اور جب نفس دعوی میں یہ بات ہے تو تیرا ان خارج و زائد لفظوں پر کیا گمان ہے۔ جنھیں دلیل سے نہ تعلق ہے نہ دعوی سے یہ وہ ہے جو عالمانہ طریقہ کا مقتضی ہے اور اس تقریر سے تجھے ظاہر ہوگیا کہ میں نے تقریظ لکھتے وقت زائد باتوں کی طرف خاص توجہ نہ کی اور اس ذلت

www.waseemziyai.com

فی اصل مسودة اذ ذاك ولكن رأيت فی ترجمته بالعربية للمؤلف بالخط المعروف لدينا فی كل ما يأتينا من رسائله ومسائله للتصديق والتحقيق ما نصه وصلے من هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شی عليم علی مظهر هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شیء عليم وهذا الامتار فيه لوهم الواهم ولاغروان تبدلت علی كاتب المطبع لفظة مظهر بلفظة من هو فانه هو الذی كتب فی تقريظی مكان محمد لفظة مجمعون انظر اخر ص ٢٩ المطبوع خطأ ص ٢٦ فان كان الامر هكذا فيها ونعمت وان فرضنا ان اصل العبارة مثال المطبوع فانا اعرف المجيب انه فاضل سنی سديد الاعتقاد شديد النكاية علی اهل البدع والعناد - وفريضة عين علی كل مسلم ان يحمل كلام اخيه علی احسن مايقدر عليه من محمل وتوجيه ولا يحرم ذلك الا من حرم سلامة القلب كما نص عليه الائمة الاخيار **فالجواب الثانی** ما لكم تقرؤن لفظ مَنْ بسكون النون جاعلين له اسم الموصول لم لا تقرؤنه مَنّ بتشديدها مكسورا مضافا الی الجملة ای صلی الله تعالی علی مَنّة هذه الاية وهو محمد صلی الله تعالی عليه وسلم كما قال تعالی الذين بدلوا نعمة الله قال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما نعمة الله محمد صلی الله تعالی عليه وسلم فهو صلی الله تعالی عليه وسلم نعمة الله ومنة

مجھے یاد نہیں آتا کہ جب ان کے اصل مسودہ میں کیا لفظ تھا، مگر اس رسالہ کا جو عربی ترجمہ مؤلف نے کیا اور وہ اسی معروف خط کا لکھا ہوا ہے جس میں ان کے رسائل و مسائل جو ہمارے پاس تصدیق و تحقیق کے لئے آتے ہیں لکھے ہوتے ہیں اس میں لفظ یوں ہے کہ درود بھیجے وہ جو اول و آخر و ظاہر و باطن اور ہر چیز کا دانا ہے ان پر جو اس آیت کے مظہر ہیں، وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کا دانا ہے۔ اس میں کسی وہم والے کے وہم کی گنجائش نہیں اور کچھ تعجب نہیں ہے کہ مطبع کے کاتب سے مظہر کا لفظ من ہو سے بدل گیا ہو کہ اسی کاتب نے میری تقریظ میں محمد کہ جگہ مجمعون لکھا دیکھو ص۲۹ کا آخر جو غلطی سے ص۲۶ چھپا تو اگر بات ایسی ہی ہے جب تو بہتر بہت خوب اور اگر ہم فرض کرلیں کہ اصل عبارت اسی طرح ہے جیسی چھپی تو میں مجیب کو پہچانتا ہوں کہ وہ عالم سنی صحیح العقیدہ ہیں اور بد مذہبوں معاندوں کو بہت زخم رساں ہیں اور ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اپنے بھائی کا کلام تا حد قدرت بہتر سے بہتر معنی و توجیہ پر حمل کرے اس سے محروم نہ ہوگا مگر وہ جو سلامتِ قلب سے محروم رہا جیسا کہ ائمہ اخیار نے اس پر نص فرمایا پس **جواب دوم** یہ ہے کہ تمہیں کیا ہوا کہ لفظ من کو بسکون نون اسم موصول بنا کر پڑھتے ہوا سے مَنِّ بہ تشدید و کسر نون آیت کریمہ کی طرف مضاف کرکے کیوں نہیں پڑھتے یعنی اللہ تعالےٰ ان پر درود بھیجے جو اس آیہ کریمہ کی نعمت ہیں اور وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو فرمایا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بدل دیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی

www.waseemziyai.com

القران وخص هذه الآية بالذكر لمناسبة المقام فانه صلى الله تعالى عليه وسلم اوّل العلمين خلق نشهد كل الخلائق لوجوده اول منها جميعا و آخر المرسلين بعثا فجمع جميع ما انزلت اليهم من العلوم وظاهر باياته منها باخباره بالغيوب و باطن بحقيقته التى هى المظهر الأتم للذات العلية والصفات الأزلية فهو صلى الله تعالى عليه وسلم عالم باعلام ربه تبارك وتعالى جميع ما كان وما يكون من اول يوم الى آخر الايام فامتن الله تعالى عليه بتجلى هذه الاسماء الخمسة وامتن علينا بارساله فهو منة تلك الآية الكبرى **الجواب الثالث** لاشك انه صلى الله عليه وسلم سمى بكثير من اسماء الله الحسنى عد منها سيدنا الوالد قدس سره الماجد فى كتاب المستطاب سرور القلوب فى ذكر المحبوب سبعة وستين اسماء وزاد الفقير عليه جملة صالحة فى كتابى العروس الاسماء الحسنا فيما لنبينا من الاسماء الحسنى وذكر مخارجها وماخذها ومعلوم ان الاوّل و الاخر والظاهر والباطن ايضا من الاسماء التى اعطاها ربنا تبارك وتعالى نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم انظر المواهب وشرحه للزرقانى وفيها جميعا حديث نفيس عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما فيه ارساله تعالى

له قال العلامة القارى فى شرح الشفاء قد درى التلمسانى

تفسیر میں) فرمایا کہ نعمت الٰہی سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی نعمت قرآن کی منت ہیں اور خاص اس آیت کا ذکر مناسبت مقام کی سبب کیا اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آفرینش میں تمام جہاں سے اوّل ہیں تو تمام مخلوقات الٰہی کو حضور نے دیکھا کہ حضور ان سب سے پہلے موجود ہوئے اور تمام پیغمبروں سے بعثت میں آخر ہیں تو تمام انبیاء پر جتنے علم اترے وہ سب حضور نے جمع فرمالئے اور حضور اپنے معجزوں سے ظاہر ہیں، ان میں سے حضور کا غیب کی خبریں دینا ہے اور حضور اپنی ذات سے باطن ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی ذات اور اس کی قدیم صفات کی مظہر تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز اول سے روز آخر تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اپنے رب کے بتانے سے اس سب کو جانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے حضور پر ان پانچوں ناموں کی تجلی سے منت فرمائی اور ہم پر حضور کے بھیجنے سے احسان فرمایا تو حضور اس آیہ عظمیٰ کی منت ہوئے **جواب سوم** کوئی شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ موسوم ہوئے ان میں سے ہمارے سردار حضرت والد قدس سرہ الماجد نے اپنی کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب میں سڑسٹھ[٦٧] نام شمار فرمائے اور فقیر نے اپنی کتاب العروس الاسماء الحسنیٰ من الاسماء الحسنیٰ میں ایک معقول تعداد ان پر زائد کی اور جن محدثوں نے انھیں روایت کیا اور جہاں جہاں سے وہ نام لئے گئے ان سب کا ذکر کیا اور معلوم کہ اول و آخر ظاہر و باطن بھی انھیں ناموں میں سے ہیں۔ جو ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائے مواہب اور اس کی شرح علامہ زرقانی کی دیکھو اور مجموعہ ان

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام الیہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وتسمیتہ بتلک الأسماء الاربعۃ وبیان وجہ کل ذالک فاجعلوا من موصولۃ وتمت صلتہا الی قولہ والباطن اما قولہ وهو بکل شئ علیم فانا نسأ لکم ہل تصح اضافۃ ہذہ الجملۃ الی النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم ام لا ولیس یصلح لہا فان کان الاول فما ذالنفور وان کان الآخر فلم تجعلون الضمیر فیہ الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم لا تجعلونہ للہ عزوجل وقد تقدم ذکرہ تعالیٰ فیہ فیکون المعنی صلی اللہ تعالیٰ علی من هو الأول والآخر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزل جبریل فسلم علیّ فقال السلام علیک یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا ظاہر السلام علیک یا باطن فانکرت ذلک علیہ وقلت انما ہذہ صفۃ الخالق فقال یا محمد ان اللہ تعالی امرنی ان اسلم بہا علیک لانہ قد فضلک بہذہ الصفۃ وخصک بہا جمیع النبیین والمرسلین فشق لک اسما من اسمہ ووصفا من وصفہ وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا وسماک بالاخر لانک آخر الانبیاء فی العصر وخاتم الانبیاء الی آخر الامم وسماک بالباطن لانہ تعالی کتب اسمک مع اسمہ بالنور الاحمر فی ساق العرش قبل ان یخلق اباک آدم بالفی عام الی ما لا غایۃ لہ ولا نہایۃ فامرنی بالصلاۃ علیک فصلیت علیک الف عام بعد الف عام حتی بعثک اللہ بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وسماک بالظاہر لانہ اظہرک فی عصرک ہذا علی الدین کلہ

چاروں ناموں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک نفیس حدیث[۱] ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور انھوں نے آکر حضور کے یہ چاروں نام لئے اور ہر ایک کی وجہ بیان کی تو من کو موصولہ ہی ٹھہراؤ اور اس کا صلہ والباطن تک تمام ہو گیا۔ رہا یہ قول کہ وہ ہر چیز کا دانا ہے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ اس جملہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور حضور کے لئے نہیں ہو سکتا اگر پہلی شق لیتے ہو تو یہ بدکنا کیسا اور اگر دوسری شق مانتے ہو

---

[۱] قال العلامۃ القاری الخ علامہ قاری نے شرح شفا میں فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل اترے مجھ پر سلام کیا تو اپنے سلام میں کہا سلام تم پر اے اول، سلام تم پر اے آخر، سلام تم پر اے ظاہر، سلام تم پر اے باطن تو

میں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ صفت یقیناً خالق ہی کی ہے تو

انھوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بلاشبہہ مجھے حکم فرمایا کہ میں تم پر ان صفات کے ساتھ سلام کروں کہ اس نے تمھیں ان صفتوں سے فضل عطا فرمایا اور تمام انبیا و مرسلین سے ان صفات کے ساتھ تمھیں خاص کیا اور تمھارے لئے اپنے نام سے نام اپنے صفات سے صفت نکالی اور تمھارا اول نام رکھا، کیونکہ تم اول الانبیا ہو پیدائش کے اعتبار سے اور آخر نام کیونکہ تم زمانہ میں انبیا سے پیچھے اور پچھلی امت کے پچھلے نبی ہو اور تمھارا نام باطن رکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نام کو اپنے نام کے ساتھ سرخ نور سے ساق عرش پر لکھا قبل اس کے کہ تمھارے باپ آدم کو پیدا کرے دو ہزار برس پہلے تا بے نہایت بغایت مجھے تم پر درود کا حکم دیا۔ تو میں نے تم پر درود بھیجا۔ ہزار برس بعد ہزار برس کے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں مبعوث کیا خوشی سنانے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکتا چراغ اور تمھارا نام ظاہر رکھا کیونکہ تمھیں غالب فرمایا تمھارے اس زمانہ میں ہر دین پر اور تمھاری

www.waseemziyai.com

والظاهر والباطن وهو سبحٰنه وتعالیٰ بکل شی علیم ختمه بها
کما ختم الله تعالیٰ عزوجل ولکن رسول الله وخاتم النبیین
بقوله وکان الله بکل شی علیما **فان** زعمتم ان فیه
تفکیک الضمائر **قلت** کلا بل عدم صلوح الجملة له صلی الله تعالیٰ

وعرف شرعك و فضلك اهل السمٰوات والارض فما
منهم من احد الا وقد صلی علیك صلی الله تعالیٰ علیك فربك
محمود وانت محمد وربك الاول والاخر والظاهر و
الباطن فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحمد
لله الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی وفی
درة الغواص وفی الجواهر والدرر کلتاهما لسیدی عبد الوهاب
الشعرانی عن شیخه سیدی علی الخواص قدس سرهما فی
شانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سر جامع ومظهر لامع فهو الاول
والاٰخر والظاهر والباطن الخ اھ منه غفرله **مدینه**

علیه وسلم کما زعمتم اجلی قرینة علی ان الضمیر لیس له۔
الا تسمعون قول الله تبارك وتعالیٰ انا ارسلنك شاهدا
ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه وتسبحوه
بکرة واصیلا فضمائر تعزروه وتوقروه لرسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم وضمیر تسبحوه لله سبحانه وتعالیٰ
ولذا وقف القراء علی توقروه ولم یلزم الانتشار لانه سبحٰن
الذی لا ینبغی التسبیح الا له فعدم صلوحه له صلی الله تعالیٰ

(وہ) کی ضمیر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کیوں ٹھہراتے ہو اللہ عزوجل کے لئے کیوں نہیں قرار دیتے کہ اسی کلام میں اللہ عزوجل کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ اللہ درود بھیجے ان پر جو اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا دانا ہے اس جملہ پر اسے ختم کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد کو کہ ولیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اپنے اس قول سے ختم فرمایا کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے اب اگر تم یہ کہو کہ اس میں انتشار ضمائر ہوگا میں کہوں گا ہرگز نہیں بلکہ علامات کہ پچھلا جملہ حضور کے لائق نہیں جیسا تم گمان کرتے ہو روشن تر قرینہ ہے کہ یہ ضمیر حضور کے لئے نہیں کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں سنتے کہ بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور تعظیم کرو رسول کی اور توقیر کرو رسول کی اور تسبیح کرو اللہ کی صبح و شام تو تعزروہ اور توقروہ کی ضمیریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہیں اور تسبحوہ کی ضمیر اللہ سبحانہ و

شریعت کی تعریف کی اور اہل سموات والارض پر تمہیں تفضیل دی تو ان میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ وہ تم پر درود پڑھتا ہے اللہ آپ پر درود بھیجے کہ آپ کا رب محمود ہے اور آپ محمد اور آپ کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور آپ اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی حتیٰ کہ میرے اسم و صفت میں۔

اور درۃ الغواص میں اور جواہر و درر میں کہ یہ دونوں سیدی عبدالوہاب شعرانی کی ہیں اپنے شیخ سیدی علی خواص قدس سرہما سے شان نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں بے راز ان کا جامع اور مظہر ان کا لامع ہے تو وہی اول و آخر و ظاہر و باطن ہیں اھ منہ غفرلہ مدینہ

www.waseemziyai.com

علیہ وسلم کان اظہر قرینۃ علی ان ھذا الضمیر للہ تعالیٰ فما لکم کیف تحکمون **الجواب الرابع** ھب ان المصنف راجع فی نیتہ الضمائر کلہا للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع انہ لیس لکم الحکم علی قلب احد فانبئونا کیف یقضی بہ علی خروجہ عن التوحید او عن دائرۃ السنۃ والجماعۃ فان کونہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیما مما لا ینکرہ مسلم بل ولا کافر سیر اخبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما کل شیٔ **فاقول** لہ موارد شتی ٭ والکل فی القرآن اتی ٭ قال تعالیٰ

مطلب ان لفظۃ کل تجیٔ لمعان باختلاف المحل

وکان اللہ بکل شیٔ علیما ھذا یشمل جمیع المعلومات والمفہومات من الواجب والممکنات والمحالات وھو العلم المخصوص من قولہم ما من عام الا وقد خص منہ البعض ٭ وقال تعالیٰ ان اللہ علی کل شیٔ قدیر فھذا یشمل الممکنات الموجودات والمعدومات ولا سبیل لہ الی الواجبات والمحالات کما حققتہ فی سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح اذ لو قدر علی الواجب لم یبق الٰہا کما تقدم او علی المحال فمن المحال فناؤہ فیقدر علیہ فیکون فناؤہ ممکنا فلم یکن وجودہ واجبا فلم یکن الٰہا وقال تعالیٰ انہ بکل شیٔ بصیر فھذا یشمل الموجودات جمیعا من الذات والصفات والممکنات دون المحالات والمعدومات لان المعدوم لا یصلح للرؤیۃ کما نص علیہ علمائنا فی اصول الدین منہم سیدی عبد الغنی النابلسی قدس سرہ فی المطالب الوفیہ قلت الا تری ان من یری مالا وجود لہ فی نفس الامر کالدائرۃ

www.waseemziyai.com

تعالیٰ کے لئے ہے اسی واسطے قاریوں نے تُوقروہ پر وقف کیا اور انتشار ضمائر لازم نہ آیا۔ اس لیئے کہ پاکی ہے اسے کہ تسبیح سوا اس کے دوسرے کو لائق نہیں تو اس کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نہ ہو سکنا روشن تر قرینہ ہوا کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کیا ہوا حکم لگاتے ہو۔ **جواب چہارم**۔ ہم نے مانا کہ مصنف نے اپنی نیت میں کل ضمیریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیریں حالانکہ تم کو کسی کے دل پر حکم لگانے کا اختیار نہیں تو اب ہمیں بتاؤ کیونکر اس کے سبب مصنف پر اسلام یا دائرہ اہلِ سنت سے نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علیم ہونے سے کسی مسلمان بلکہ کسی ایسے کافر کو بھی انکار نہیں ہو سکتا جس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال سے واقفیت حاصل کی اب رہا کل کا لفظ **اقول** اس کے متعدد مواقع ہیں اور وہ سب قرآن عظیم میں آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کل شئ کا عالم ہے اور یہ واجب ممکن و محال غرض جملہ مفہومات کو شامل ہے اور یہ وہ عام ہے جو خاص کیا گیا اصولیوں کے اس قول سے کہ کوئی عام ایسا نہیں جس میں کچھ نہ کچھ کوئی تخصیص نہ کی گئی ہو اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شئے پر قادر ہے یہ ممکنات کو شامل ہے موجود ہوں خواہ معدوم واجب اور محال کی طرف اس کو کوئی راہ نہیں جیسا کہ سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح میں ہیں نے اس کی تحقیق بیان کی اس لئے کہ اگر واجب پر قادر ہو تو خدا نہ رہے گا جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر محال پر قادر ہو تو منجملہ محال اس کا فنا ہونا بھی ہے تو اس پر بھی قادر ہو گا تو اس کی فنا ممکن ہو گی تو اس کا وجود واجب نہ ہو گا تو خدا نہ رہے گا اور فرماتا ہے بے شک اللہ کل شئ کو دیکھ رہا ہے تو یہ جملہ موجودات کو شامل ہے۔ جن میں ذات و صفات الٰہی اور ممکنات داخل ہیں نہ محالات و معدومات اس لئے کہ معدوم دکھائی دینے کے

فی الشعلہ الجوالۃ والخط فی القطرۃ النازلۃ ودوران الدار بدوران الراس فانہ یقال لہ اخطأ فی النظر ۞ وتعد تلک المرئیات من اغلاط البصر ۞ واللّٰہ منزہ عن الخطاء والغلط وقال تعالٰی خالق کل شئ فھذا انما یشمل الممکن الموجود فی شئ من الازمنۃ لا الواجب ولا المحال ولا الممکن الذی لم یوجد ولا یوجد الی ابد الابد ۞ وقال تعالٰی کل شئ احصینٰہ فی امام مبین فھذا لا یشمل الا ما وجد و یوجد من الحوادث من اول یوم الی اٰخر الایام لا غیر المتناھی لاستحالۃ ان یحیط بہ المتناھی کما تقدم فانظر ان اللفظۃ فی المواضع الخمسۃ واحدۃ والمراد بھا فی کل مقام العموم لکن انما شملت کل کلمۃ ما فی دائرتھا الا ما ھو خارج عنھا غیر صالح لھا وھذا لا یرتاب فیہ عاقل فضلا عن فاضل ۞ وقد اثبتنا عرش التحقیق ان القراٰن العظیم ۞ وصحاح احادیث الرسول الکریم علیہ وعلٰی اٰلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ۞ ناطقۃ بحصول العلم ما کان و ما یکون من اول یوم الی الیوم الاٰخر اعنی ما کتب فی اللوح المحفوظ لنبینا صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم ونص العلماء منھم العلائی فی الدر المختار انہ یجوز اطلاق الاسماء المشترکۃ کعلی و رشید علی الخلق ویراد فیھم غیر ما یراد فی اللّٰہ تعالٰی۔ فاذن قولہ وھو بکل شئ علیم اذا اضیف الی اللّٰہ تعالٰی علیہ یراد بہ المعنی الاول اذا اضیف الی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم یراد بہ المعنی الخامس فلا محذور ولا محظور

الجواب الخامس سیدنا الشیخ المحقق

وصرح الشیخ عبد الحق المحقق انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن

قابل ہی نہیں جیسے کہ کتب عقائد میں ہمارے علماء نے اس کی تصریح کی ازانجملہ سیدی عبدالغنی نابلسی نے مطالب وفیہ میں اقول کیا نہیں دیکھتا جسے ایسی چیز نظر آئے جو واقع میں موجود نہیں جیسے شعلہ جوالہ میں دائرہ اور مینہ کی اترتی بوندے خط اور سر کے گھومنے سے گھر کا گھومنا، اسے یہ کہا جائے گا کہ اس کی نظر نے خطا کی اور یہ جو چیزیں دکھائی دیں نگاہ کی غلطی سمجھی جائے گی اور اللہ تعالیٰ خطا اور غلط سے پاک ہے اور فرماتا ہے اللہ کل شے کا خالق ہے تو یہ صرف اس ممکن کو شامل ہوگا جس کے لیے کسی زمانہ میں وجود ہونا واجب او محال کو اور نہ اس ممکن کو جو کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ابدالآباد تک کبھی ہو اور فرماتا ہے ہر چیز ہم نے شمار کر دی ہے ایک روشن پیشوا میں تو یہ صرف انھیں حادث چیزوں کو شامل ہے جو روز ازل سے روز آخر تک ہوئیں اور ہوں گی نہ غیر متناہی کو کہ متناہی کا اسے گھیرنا محال ہے جیسا کہ گذرا تو اب دیکھئے کہ پانچوں جگہ لفظ تو ایک ہی ہے اور ہر جگہ اس سے عموم ہی مراد ہے۔ مگر ہر بات نے اتنی ہی چیزوں کا احاطہ کیا جو اس کے دائرہ میں ہیں نہ اسے جو اس سے باہر ہے اور اس کی قابلیت نہیں رکھتا اور اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا چہ جائے فاضل اور بے شک ہم بتحقیق ثابت کر آئے کہ قرآن عظیم اور صحاح احادیث نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ناطق ہیں کہ روز اول سے روز آخر تک کے جمیع ماکان ومایکون یعنی جملہ مکتوبات لوح محفوظ کا علم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور علماء نے تصریح فرمائی ازانجملہ مدقق علاء الدین نے درمختار میں کہ جو نام خالق و مخلوق میں مشترک ہیں مخلوق پر ان کا بولنا جائز ہے اور مخلوق کے لیے ان کے معنی اور لیے جائیں گے ان کے غیر جو اللہ کے واسطے مراد ہوں تو یہ قول کہ وہ کل شی کا عالم ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پہلے

عبد الحق المحدث البخاری الدھلوی ٭ قدس سرہ المغنوی
من اجلۃ العلماء واکابر الاولیاء ملأ ذکرہ الأسماع والبقاع
وطاب بطیب نشرہ البلاد والقاع ٭ ولابد ان ساداتنا
علماء مکۃ ایضا عالمون بجلالۃ شانہ ٭ ورفعۃ مکانہ
لہ قدس سرہ مصنفات جلیلۃ الوقع ٭ جزیلۃ النفع ٭
فی الدین والشرع ٭ منہا لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح
واشعۃ اللمعات فی اربع مجلدات وجذب القلوب و
شرح سفر السعادۃ فی جلدین وفتح المنان فی تائید مذھب
النعمان وشرح فتوح الغیب ومدارج النبوۃ فی سیرہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی مجلدین لطیفین واخبار الاخیار
وآداب الصالحین ومقدمۃ فی اصول الحدیث الی غیر ذلک
مضت علی وفاتہ قدس سرہ ثلثمائۃ سنۃ مزارہ
بدھلی یزار ویتبرک بہ فہذا الامام الجلیل القدر
الجلی الفخر ٭ قد بدء خطبۃ کتابہ مدارج النبوۃ ٭ بتلک
الآیۃ المتلوۃ ٭ وقال تلک الکلمات کما انہا مشتملۃ علی حمد اللہ تعالی

لہ وازیدک اخر الذ واحلی قال سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ
تعالی عنہ فی الباب العاشر من الفتوحات المکیہ ج ۱ ص ۱۲۷ اول
نائب کان لہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وخلیفۃ آدم علیہ الصلاۃ والسلام
ثم ولد واتصل النسل وعین فی کل زمان خلفاء الی ان وصل زمان
نشأۃ الجسم الطاہر المحمدی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نظہر مثل الشمس الباھرۃ
فاندرج کل نور فی نورہ الساطع وغاب کل حکم فی حکمہ وانقادت جمیع شرائعہ

معنی مراد ہوں گے اور جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا جائے تو اس سے پانچویں معنی لئے جائیں گے تو نہ کوئی قباحت نہ کوئی ممانعت **جواب پنجم** ہمارے سردار شیخ محقق عبدالحق محدث بخاری دہلوی قدس سرہ المعنوی جو اجلہ علما اور اکابر اولیا سے ہیں ان کی شہرت سے کان اور مکان بھرے ہوئے ہیں اور ان کی خوشبو کی مہک سے شہر اور میدان مہک اٹھے اور ضرور ہے کہ ہمارے سردار علماء مکہ بھی ان کی جلالت شان اور رفعت مکان سے آگاہ ہیں شیخ قدس سرہ کے لئے تصنیفیں ہیں جن کی ونعت عظیم اور دین وشرع میں نفع کثیر ان میں سے لمعات[۱] التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح اور اشعۃ[۲] اللمعات چار جلدوں میں اور جذب[۳] القلوب اور شرح سفر[۴] السعادۃ دو جلدوں میں اور فتح[۵] المنان فی تائید مذہب النعمان اور شرح[۶] فتوح الغیب در احوال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مدارج[۷] النبوۃ دو جلد لطیف میں اور اخبار[۸] الاخیار اور آداب[۹] الصالحین اور ایک مختصر[۱۰] متن اصول حدیث میں اور ان کے سوا شیخ قدس سرہ کی وفات کو تین سو برس گذرے ان کا مزار دہلی میں ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے اور اس سے برکت حاصل کی جاتی ہے تو ان امام جلیل القدر جلی الفخر نے اپنی کتاب مدارج النبوۃ کا خطبہ اسی[۱۱] آیت سے شروع کیا اور فرمایا جس طرح یہ کلمات حمد وثنا الٰہی پر مشتمل ہیں

---

[۱] وازیدک اخری الخ اور تمہارے لئے دوسری زیادہ کروں جو لذیذ اور شیریں تر ہے۔ فرمایا شیخ سیدنا اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دسویں باب فتوحات مکیہ جلد ایک ص۱۱۱ میں پہلا نائب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور ان کا خلیفہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔ پھر پیدائش ہوئی اور نسل کا اتصال ہوتا رہا۔

وثنائه جمل بها نفسه فی کتابه کذلک تتضمن نعت رسول
الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وسماه وصفه بها ربه تبارک و
تعالٰی وکم من اسماء الله الحسنٰی فی الوحی المتلو وغیر المتلو سمّٰی الله
بها حبیبه صلی الله تعالٰی علیه وسلم کالنور والحق والحلیم والمومن
والمھیمن والولی والھادی والرؤف والرحیم وغیر ذلک و
هذه الاسماء الاربعة الاول والاٰخر والظاهر والباطن ایضًا
ثم اخذ یذکر وجه کل اسم منها ثم قال وهو بکل شیٔ
علیم النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم علیم بجمیع
الاشیاء من شیونات الذات الالٰهیة واحکام صفات
الحق والاسماء والافعال والاثار واحاط بجمیع علوم
الظاهر والباطن والاول والاٰخر وصار مصداق فوق کل
ذی علم علیه من الصلوات افضلها ومن التحیات
انتهاه مترجما فان کان هذا جرما فی الشرع فهذا الامام
الجلیل اشد جرما من المجیب وهو اسلف له فیه فاحکموا علیه
وانبئونی هل هو قدس سره اجاز ربه کافر عندکم او ضال مضل

الیه ظهرت سیادته التی کانت باطنة فهو الاول والاٰخر والظاهر والباطن وهو بکل
شیٔ علیم فانه قال اوتیت بجوامع الکلم وقال عن ربه ضرب بیده بین
کتفی فوجدت بردا انامله بین ثدی فعلمت علم الاولین والاٰخرین فحصل له
التخلق والنسب الالٰهی من قوله تعالٰی عن نفسه هو الاول والاٰخر والظاهر والباطن
وهو بکل شیٔ علیم وجاءت هذه الاٰیة فی سورة الحدید الذی فیه باس شدید
ومنافع للناس فلذلک بعث بالسیف وارسل رحمة للعالمین اھ منه
حفظه ربه

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ان سے اپنی حمد فرمائی۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کو متضمن ہیں ان کے رب نے ان کے یہ نام رکھے اور ان اوصاف سے ان کا یہ وصف کیا اور قرآن مجید اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کے کتنے ہی اسمار حسنیٰ ہیں کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے مسمی کیا جیسے نور اور حق اور حلیم اور حکیم اور مومن اور مہیمن اور ولی اور ہادی اور رؤف اور رحیم اور ان کے سوا اور یہ چاروں نام اول و آخر و ظاہر و باطن بھی انھیں میں سے ہیں۔ پھر ان میں سے ہر نام کی وجہ بیان کرنی شروع کی۔ پھر فرمایا وہ ہر شے کے عالم ہیں۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذات الٰہی کے شانوں اور صفات حق کے احکام اور اسماء و افعال اور آثار غرض جمیع اشیار کا علم ہے اور حضور نے جمیع علوم اول و آخر و ظاہر و باطن کو احاطہ فرمایا۔ اور اس آیت کے مصداق ہوئے کہ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے ان پر سب سے افضل درود اور سب سے اتم و اکمل سلام

اور ہر زمانہ میں خلفا متعین ہوتے رہے تا آنکہ زمانۂ پیدائش جسم طاہر محمدی پہنچا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وہ چمکتے آفتاب کی طرح ظاہر ہوئے کہ مندرج ہوا ہر نور ان کے چمکتے نور میں اور پوشیدہ ہوگیا ہر حکم ان کے حکم میں اور کھنچ آئیں سب شریعتیں انکی جانب اور ان کی سرداری کہ چھپی ہوئی تھی ظاہر ہوگئی تو وہی اول و آخر ظاہر و باطن اور وہی ہر چیز کے جاننے والے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمے دیا گیا اور انھوں نے اپنے رب کا ارشاد فرمایا کہ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے بیچ رکھا تو میں نے اس کی انگلی کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تو میں نے علم اولین و آخرین جان لیا تو حاصل ہوگیا ان کے لیے تخلق باخلاق اللہ اور الٰہی نسبتیں قول الٰہی سے اپنے لئے، وہی اول و آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی ہر چیز کا جاننے والا اور یہ آیت سورۃ حدید میں آئی کہ جس میں شدید سختی ہے اور لوگوں کے لئے فوائد تو اس لیے حضور مبعوث ہوتے تلوار کے ساتھ اور بھیجے گئے [illegible] سارے عالم کے لئے رحمت [illegible]

www.waseemziyai.com

اومسلم سنی من العوام او عالم کبیر عماد الدین ؛ وارث
لسید المرسلین ؛ صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین ؛
الوحی الوحی اسرعوا فی الجواب ؛ ویحذر الصائلون ان یستتروا بنقاب
الاباذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کانہ قیل من ذاالذی یشفع عندہ یوم القیمۃ الاعبدہ محمد صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود بھا
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعلم محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ما بین ایدیہم من اولیات الامر قبل خلق الخلائق
وما خلفہم من احوال القیمۃ ولا یحیطون بشیء من علمہ
وانما ھو شاھد علی احوالھم وسیرھم ومعاملاتھم وقصصھم
وکلا نقص علیک من انباء الرسل ویعلم امور اٰخرتھم واحوال
اھل الجنۃ والنار وھم لا یعلمون شیئا من ذلک الا بما شاء
ان یخبرھم عنہ وسع کرسیہ السموات والارض العرش
مع عظمتہ کحلقۃ ملقاۃ بین السماء والارض بالنسبۃ الی
سعۃ قلب المومن ولا یؤدہ حفظھما لا یثقل الروح
الانسانی حفظ اسرار السموات والارض وعلم اٰدم الاسماء
کلھا اھ فاحکموا علی ھذا اھو کافر عندکم ام انتم فی ضلال
مبین اھ منہ غفرلہ مدنیۃ - اقول والقی فی روعی ان تقریرہ

سلہ وازیدک اخری امر وادھی ان العلامۃ نظام الدین
النیسابوری رحمہ اللہ تعالی فی تفسیرہ غرائب القرآن ورغائب
الفرقان ارجع قولہ تعالی فی آیۃ الکرسی یعلم ما بین ایدیھم
وما خلفھم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء الی محمد صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اذ یقول جز صـ ۲۲ من ذا الذی یشفع عندہ

www.waseemziyai.com

انتہی مترجماً تو یہ کہنا اگر شرع میں جرم ہے تو ان جلیل اماموں کا گناہ مجیب سے بڑھ کر ہے، اور اس میں مجیب کے وہی پیشوا ہیں تو اب ان پر حکم لگاؤ اور مجھے بتاؤ کہ کیا وہ معاذ اللہ تمھارے نزدیک کافر ہیں یا گمراہ یا گمراہ گر یا مسلمان سنی ہیں عام لوگوں میں سے یا بڑے عالم اور دین کے ستون اور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین کے وارث فوراً فوراً جواب دو اور حملہ کرنے والے نقاب میں منہ چھپانے سے بچیں۔

ؔ وازیدک آخری امر بادمی الخ اور میں تیرے لئے زیادہ کروں دوسرا زیادہ کڑوا اور سخت بلا یہ کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر غرائب القرآن و غائب الفرقان میں چھپے دیئے قول الٰہی آیۃ الکرسی میں" یعلم ما بین ایدیہم رتا الا بما شاء" جانب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج ۳ ص ۲۴ جہاں کے لئے ہیں" من ذالذی یشفع عندہٗ الا باذنہ" یہ استفسار اجع ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب

گویا کہ ارشاد ہوا کون ہے وہ کہ شفاعت کرے اس کے پاس قیامت کے دن مگر اس کا بندہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ وہی اجازت یافتہ شفاعت ہے حسب وعدہ صادقہ قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا۔ یعلم" یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں" ما بین ایدیہم" جو ان کے سامنے ہیں ابتدائی کاموں سے قبل پیدائش مخلوق کے" وما خلفہم" یعنی جو ان کے پیچھے ہے حالات قیامت۔ "ولا یحیطون بشیٔ من علمہ" اور نہیں احاطہ کرتے ہیں وہ کسی چیز کا اس کے علم سے اور جزیں نیست کر وہ معائنہ فرمانے والے ہیں ان کے حالات اور ان کی سیرتوں اور ان کے معاملات و حکایات کا اور تم سے ہم سب بیان کریں گے پیغمبروں کی خبریں اور وہ نبی جانتے ہیں آخرت کے سب کام اور جنت و دوزخ کے حالات اور وہ لوگ نہیں جانتے کچھ اس میں سے" الا بما شاء" مگر وہ چیز کہ وہ نبی چاہے کہ اس سے انھیں خبردار کرے" وسع کرسیہ السموات والارض" وسیع ہے اس کی کرسی سمائے ہوئے ہیں آسمان و زمین

علی هذا انه لما اشار قوله عز وجل من ذا الذی یشفع عنده
الا باذنه الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانه هو الماذون
له بالشفاعة الفاتح بابها دون غیره صلی اللہ تعالیٰ علیه
وسلم فکانه سأل سائل عن حکمة تخصیصه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم
بهما فاجیب بان الشفیع عند اللہ تعالیٰ لا بد له ان یطلع
علی کل ما صدر ویصدر عن المشفوع لهم وعن مراتبهم
فی ایمانهم واعمالهم الباطنة والظاهرة لیعلم من یستاهل
الشفاعة وانه الی ای قسم من الشفاعة یحتاج فی نفسه و بابها
ینبغی امداده فی الحضرة فان الشفاعة اقسام وکم لها من
موطن ومقام فمن لا یعلم ذلك لا یکون علی بصیرة مما یفعل و

یقول والیه یشیر قوله تعالیٰ لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن
وقال صوابا و محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم هو المحیط بکل
ذلك من بین العالمین فانه یعلم العالمین وما هم علیه الآن
وما بین ایدیهم مما کان وما خلفهم مما یکون الی آخر الزمان
باعلام ربه العزیز العلام فکانه قبل الاطلاع علی ما کان
وما یکون لا یختص به صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما دل علیه
الحدیث المار جلیا انا من اللہ جلاه لی کما جلاه للنبیین من قبلی فاجیب
بانهم وان علموا فلم یعلموا الا بتعلیمه وامداده صلی اللہ
تعالیٰ علیه وسلم ومع ذلك لم یحیطوا کاحاطته ولا ادرکوا
کادراکه کیف وانهم مع ما لهم الفضل والکمال لا یحیطون بشیٔ
من علمه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الا بما شاء فانه

شمس فضل کواکبها ؛ یظهرن انوارها للناس فی الظلم ؛

فلکونه هو الاصل الاول وعلیه فیه المعول وهو الاتم الاکمل

www.waseemziyai.com

عرش باایں وسعت مثل ایک چھلہ کے پڑا ہے درمیان آسمان و زمین کے بہ نسبت وسعت قلب مومن کے "ولا یؤدہ حفظہما" نہیں گراں ہے روح انسانی کو تحفظ اسرار سموات و الارض" کا اور سکھایا آدم کو سارے نام اھ مختصراً تو حکم کرو ان پر کیا وہ تمہارے نزدیک کافر ہیں؟ فقیر غفرلہ میں کہتا ہوں کہ میرے دل میں القا کیا گیا کہ اس پر ان کی تقریر یہ ہے کہ جب اشارہ کیا قول الٰہی "من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ" نے اس جانب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی ماذون بالشفاعت وہی اس کا دروازہ کھولنے والے ہیں نہ کوئی اور ان کے سوا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو گویا پوچھنے والے نے ان دونوں کے ساتھ تخصیص نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دریافت کیا تو جواب دیا گیا کہ بارگاہ الٰہی میں شفیع کے لئے اس سے چارہ نہیں کہ وہ مطلع ہو اوپر ہر اس چیز کے کہ صادر ہوتی اور صادر ہوگی ان سے کہ جن کی شفاعت کرے اور ان کے ایمانی مراتب اور اعمال باطنہ وظاہرہ پر آگاہی رکھے تاکہ ہر وہ شخص کہ جو شفاعت کئے جانے کا اہل ہو تاکہ جان لے ہر اس شخص کو جو شفاعت کا سزاوار ہے اور یہ کون سی قسم شفاعت کا فی نفسہٖ محتاج ہے اور کون سی شفاعت بارگاہ الٰہی میں کس کے لئے قابلِ امداد ہے۔ کیونکہ شفاعت کی بہت سی قسمیں ہیں اور کتنے اس کے لئے مواقع اور مقامات ہیں تو جو اسے نہ جانے اس کے کام کی بصیرت نہ ہوگی اور وہ کہتے ہیں کہ اس طرف اشارہ کر رہا ہے قول الٰہی "لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا" کوئی بات نہ کرے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور ٹھیک بولا اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہی احاطہ کئے ہوئے ہیں اس سب کو سارے جہانوں میں سے تو بلاشبہ وہ سارے عالم جانتے اور وہ چیز جس پر وہ اس آن میں پہچانتے ہیں "یعلم ما بین ایدیہم" اور جانتے ہیں اس کو جو اس کے سامنے ہیں "ما کان" سے اور جو ان کے پیچھے ہے "ما یکون" سے آخر زمانہ تک اپنے رب غالب بڑے علم والے کے بتانے سے کیونکہ "ما کان و ما یکون" قبل اطلاع خاص تھیں ان کے ساتھ جیسا کہ ان پر گزشتہ حدیث نے روایت کی یعنی روشن کر دینا اللہ سے جس نے میرے لئے روشن کیا جیسا کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاء کے لئے روشن فرمایا تو اس طرح جو آ دیا گیا کہ انھوں نے اگرچہ جانا مگر نہ جانا ہے ان کے سکھائے اور ان کی امداد کے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور باوجود اس کے انھوں نے احاطہ نہ کیا مثل ان کے احاطہ کے اور نہ انھیں ادراک ہوا مثل ان کے ادراک کے اور بلاشبہ باوجود اس کے ان کے لئے فضل و کمال ہے۔ "لا یحیطون بشیٔ من علمہ" اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے

www.waseemziyai.com

خص بها دون غيره صلى الله تعالى عليه وسلم فكانه قيل
فى المشفوع لهم من الاولين والآخرين من الكثرة ما يحسر دونها
العد فاذا لم يكن له الا شفيع واحد وهو صلى الله تعالى عليه وسلم
بشر فلعله قد يضيق صدره ويحصل له بذلك نوع تبرم فتهلك
البقية فاجيب كيف يضيق لهم صدره وقد وسع كرسيه السموات
والارض فما ظنكم بقلبه الكريم الذى ما قبة العرش فيه الا كبقة
تطير فى الفضاء بين الارض والسماء فكانه قيل نعم ولكن نخاف
لعله ينسى بعضهم لما لهم من الكثرة العظيمة فيهلك المنسى
فاجيب كيف ينسى احدا منهم وهو الذى لا يؤده حفظهما
مع ما فيهما من مخلوقات تفضل على المشفوع لهم بكذا اكذا اضعافا
لا يحصيها الا الله تعالى تم الكلام وزالت الاوهام وحصل الهناء
التام لكل من تعلق بطرف من ذيله عليه وعلى آله افضل الصلاة
والسلام واعلم انى لا ادعى ان هذا معنى الكريمة ولا ادعاه
العلامة المفسر رحمه الله تعالى وانما هو من باب الاشارات
المعهودة لاهل الباطن الربانى نفعنا الله تعالى ببركاتهم كقولهم
فى الحديث الصحيح لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ان البيت
القلب والملئكة تجليات الهية والكلب الشهوة ولا ينكرون المعنى
الظاهر كالباطنية حاشاهم من ذلك وصنيعهم هذا محض
الايمان وكمال العرفان كما قاله السعد فى شرح العقائد وربما
يأتون بشئ ابعد واغرب فى نظر اهل الظاهر فيرمونهم بالخطاء
بالمبين وما هو الا من قبيل الخيار بذا نقين والشئ بالشئ يذكر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو گویا کہا گیا مشفوع لہم میں اولین و آخرین سے وہ کثرت ہے کہ عدد اس کے حصر سے تھک رہے تو اگر ان کے لئے نہ ہوں مگر ایک ہی شفیع اور وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بشر ہیں تو شاید ان کا سینہ کبھی تنگی فرمائے اور رہا صل ہو اس سے ایک نوع جدائی۔ باقی ہلاک ہو جائیں تو جواب دیا گیا کہ اس کا سینہ کیسے تنگی کرے گا حالانکہ "وسع کرسیہ السمٰوات والارض" اور یقینی وسعت رکھتی ہے اس کی کرسی سارے آسمان و زمین کو تو تمہارا کیا گمان ہے ان کے قلب کریم کے ساتھ جس میں عرش کا گنبد ایک مچھری کی طرح کہ اڑ رہا ہو فضا میں آسمان و زمین کے درمیان تو گویا کہا گیا ہاں لیکن ہم ڈرتے ہیں شائد بھول جائیں کوئی اس عظیم کثرت کو کہ جو ان کے لئے ہو جائے بھولنے والا تو جواب دیا کیونکر بھول جائے گا کوئی ان میں سے اور وہ وہ ہے کہ اس پر گراں نہیں (ان دونوں آسمان و زمین کی حفاظت) مع اس کے کہ جو ان دونوں میں ہے مخلوقات سے اور فضل فرمایا، سفارش کئے گئوں پر ایسا ایسا ڈھیرا کہ جس کا احصار نہ فرمائے، مگر اللہ برتر یہاں تک کہ انتہائے کلام اور ازالۂ اوہام ہوا اور پوری فرحت حاصل ہوئی اسے جو ان کا وابستۂ کنارۂ دامن ہے ان پر اور ان کی آل پر سب سے افضل صلاۃ وسلام۔ جان لو کہ میں اس کا مدعی نہیں کہ یہ معنی آیہ کریمہ کے ہیں نہ اس کا دعوی علامہ مفسر رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن وہ کہ درحقیقت ان اشارات کے قسم سے ہے جو اہل ربانی اہل باطل

"الا بما شاء" مگر جتنا وہ چاہے۔

(ترجمہ شعر) وہ بزرگی کا آفتاب ہے یہ اس کے ستارے کہ لوگوں کے لئے اپنے انوار ظاہر کرتے ہیں تاریکیوں میں بسبب ان کے اصل اول ہونے کے۔ اور اس میں انھیں پر اعتماد اور وہی اتم و اکمل ہیں تو وہ تو اس کے ساتھ خاص کئے گئے نہ ان کا غیر

والقلب بحرف يتذكر وليس با بعد من ذهاب اذهانهم بسماع التغزل فی لیلی وسلمی وعزة وبثینة الی محبوبهم قال صلے الله تعالیٰ علیه وسلم فی تفسیر الاحسان ان تعبد الله کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك ووقف بعض العارفین قدست اسرارهم علی تراه الثانیة بمعنی انك ان لم تکن اے فنیت عن نفسك فاذن تراه وتصل الی مقام مشاهدته تعالیٰ لان نفسك هی الحجاب بینك وبین شهود مولاك عزوجل واعترضه الامام ابن حجر العسقلانی ان لو کان المراد ما زعم لکان تراه محذوف الالف ولبقی قوله فانه یراك ضائعا لا ارتباط له بما قبله ثم سرد روایات فی لفظ الحدیث لا تحتمل هذا التاویل کروایة کهمس انك ان لا تراه فانه یراك واجاب عنه المولی المحقق الشیخ عبد الحق المحدث الدهلوی رحمه الله تعالیٰ فی لمعات التنقیح شرح مشکوة المصابیح بان اثبات الالف فی المضارع المجزوم لغة شائعة وعلیه روایة قنبل عن ابن کثیر فی قوله تعالیٰ ارسله معنا غدا یرتعی ویلعب و فی قوله تعالیٰ ومن یتقی ویصبر وقال الشاعر الم یأتیك والانباء تنمی علی انه لا یجب جزم الجزاء اذا کان الشرط ماضیا ولو معنی اے کما هنا والارتباط فانه یراك انه لبیان امکان الرویة کما استدل فی الکلام علی امکان رویتنا الله سبحنه برویة ایانا بغیر جهة ومکان وخروج شعاع وغیرها لجواز ان الروایات الأخر بالمعنی بناء علی ما فهم الراوی من معنی الحدیث قال علاه ان ذلك لیس تاویلا للحدیث وبیانا لمعناه المراد عند علماء العربیة وانما ذلك

کے لیے معروف ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی برکتوں سے منتفع کرے مثل ان کے قول کے

زیر حدیث صحیح کہ ملائکہ ان گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو کہ بیت قلب اور ملائکہ

تجلیات الٰہی اور کلب شہوت اور حاشا انکار نہیں کرتے معنی ظاہر کا باطنیہ کی طرح اور

ان کا یہ کام محض ایمان و کمالِ عرفان ہے جیسا کہ کہا علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح

عقائد میں اور لیبا اوقات ایسی شق لاتے ہیں جو بعید و غریب تر ہو اہل ظاہر میں تو وہ ان

پر خطا و جھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں یہ نہیں ہیں مگر از "قبیل الخیار بد النقین" (ککڑی

کھیرا العوض دو دانگ) اور ایک شے دوسری شے کے ساتھ ذکر ہوتی اور قلب ایک حرف سے

نصیحت پاتا ہے اور یہ زیادہ بعید نہیں ان کے اذہان کے منتقل ہونے سے ساتھ سننے

تغزل لیلی اور سلمی اور عزہ اور تبنیہ (معشوقان خیالی شعراء) کہ ان کے محبوب کی طرف فرمایا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تفسیر احسان میں ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ تو اسے

دیکھ رہا ہے تو اگر نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے بعض عارفین قدس سرا ہم دوسرے

"تراہ" پر رک گئے اس معنی پر کہ "انک ان لم تکن" یعنی تو فنا ہو جائے اپنے نفس سے

تو اب تو اسے دیکھے اور تو پہنچ جائے مقام مشاہدہ باری تعالیٰ تک کیونکہ نیز نفس ہی

حجاب ہے تجھ میں اور شہود مولیٰ میں اور اس پر امام ابن حجر عسقلانی نے یہ اعتراض کیا کہ اگر مراد

وہ ہے جو انھوں نے کہا تو البتہ "تراہ" محذوف الالف ہوتا اور یقیناً قول "فانہ یراک"

ضائع ہو جاتا کہ اس کو ماقبل سے کوئی ربط نہیں رہتا، پھر الفاظ حدیث کی روایات

پے در پے لائے کہ محتمل اس تاویل کی نہیں جیسے روایت کھمس "انک ان لا تراہ فانہ یراک"

کہ بلاشبہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے تو اس کا جواب شیخ محقق علامہ

عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح یوں دیا کہ الف کا

مضارع مجزوم میں ایک مرجح لغت میں ہے اور اسی بنا پر ہے روایت قنبل کی ابن کثیر سے

قول الٰہی میں ارسلہ معنا غدا یرتعی و یلعب" اور قول الٰہی "ومن یتقی و یصبر" اور شائع کا

شئ یلوح علی بواطنهم لغلبة ما فیها من حال المحو والفناء ولیس
ذلک الا من هذا اللفظ الوارد فی هذه الروایة وذلک فی الحقیقة من
قبیل شعر تری دار الحیار عشرة بدانق والله تعالیٰ اعلم اھ مختصرا
وکذلک رده العلامہ القاری فی المرقاة غیر انه اوسع المقال
فی الجواب عن الایراد الاول والثالث ولم یلم بجواب الثانی انما حاذ قال
ما قیل من انه لا یساعد الرسم بالالف فمدفوع بحمله علی لغة او علی
اشباع حرکة او علی حذف مبتدء او هو انت وجاز حذف الفاء من
الجملة الاسمیة الواقعة موقع الجزاء قال وقوله فانه یراک متعلق
بالکلام السابق وان کان له تعلق ما ایضا باللاحق قال وانما اطنبت
فی المقام لتخطیئة بعض الشراح فی ذلک الکلام ولا ینافیه ما ورد
فی بعض الروایات فانک ان لا تراه فانه یراک وفی بعضها فان لم تره
فانه یراک فان القائل بما تقدم ما ادعی المراد من الحدیث المروی
بالعبارة بل ذکر معنی یؤخذ من نحوی الکلام بطریق الاشارة اھ ملخصا
اقول ولاح لهذا العبد الضعیف وجوه آخر فی ارتباط فانه یراک
ارجو انها الطف واظرف وتکون الجملة علیها لبیان ثبوت الرویة لا مجرد
امکانها الاول فان لم تکن وفنیت فی طلب شهوده تراه وتبلغ ما ترید
فانه یراک ولا یغفل عنک طرفه عین فاذا راک افنیت نفسک فی طلبه
فانه لا یخیبک لانک بلغت مقام کمال الاحسان وان الله لا یضیع
اجر المحسنین الثانی فان لم تکن فانک تراه لانک قد فنیت وهو
الباقی فاذن هو الرائی نفسه وکیف لا یری فانه یراک وقد فنیت
والباقی الوجود۔ الثالث۔ فان لم تکن فحینئذٍ تراه به لا بک
اذ یصیر هو بصرک الذی تبصره کما فی صحیح البخاری وبصره

قول ہے "الم یاتیک والانباء تنمی" علاوہ ازیں واجب نہیں جزم جزا کا جب شرط ماضی ہو اگرچہ معنی یعنی جیسا کہ یہاں ہے اور ارتباط "فانہ یراک" کا وہ بیان امکان رویت کے لئے ہے جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے، کلام میں امکان دیدار الٰہی پر یعنی ہمارا اس کو دیکھنا بغیر جہت و مکان اور خروج شعاع وغیرہا کے اور ممکن ہے کہ دوسری بالمعنی روایتیں مبنی ہوں اس معنی کرا سے راوی نے سمجھا حدیث سے کیا علاوہ ازیں کہ نہیں ہے یہ تاویل حدیث کی اور بیان معنی کا مثل مراد کے نزدیک علماء عربیت کے جزیں نیست کہ یہ ایک چیز ہے جو ظاہر ہو جاتی ہے ان کے بواطن پر بہ سبب غلبۂ حال محویت وفنا کے ان کے قلوب پر اور نہیں ہے یہ اس لفظ سے بیچ اس روایت کے اور یہ فی الحقیقت از قبیلۂ شتر بری اور دس کھیرے بعوض ایک دانگ کے واللہ تعالیٰ اعلم اھ مختصراً اور یو ہی رد کیا اسے علامہ علی قاری نے مرقاۃ میں مگر انھوں نے ایراد اول وثالث کے جواب میں وسیع کلام کیا اور نہ قریب آئے، جواب ثانی کے نمایاں طور پہ جہاں کہ انھوں نے کہا جو کہا گیا کہ اس کے موافق نہیں ہے الف کے ساتھ رسم خط تو یہ مدفوع ہے اس کے محمول کرنے سے ایک لغت پر یا بربنائے اشباع حرکت یا حذف مبتدا اور وہ انت ہے اور جائز ہے حذف (فا) کا جملہ اسمیہ سے جو واقع ہو جزا کے مقام پر کہا اور قول اس کا "فانہ یراک" کلام سابق سے متعلق ہے اگرچہ اس کا کچھ تعلق لاحق سے بھی ہے اور میں نے اس مقام میں تطویل اس کلام میں بعض شراح کے اظہار خطا ہی کے لئے کی اور اس کے منافی نہیں وہ جو بعض روایات میں وارد ہوا "فانک ان لا تراہ" "فانہ یراک" تو اگر اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے "فان لم تره فانک یراک" کہ یقیناً پہلے کے قائل نے ادعا نہ کیا مراد حدیث وہ ہونے کا جو عبارت نے ادا کیا بلکہ ذکر کیا ایسے معنی کو جو ماخوذ نحواء کلام سے ہیں بطور اشارہ اھ ملخصاً میں کہتا ہوں ظاہر ہوئیں اس عبد ضعیف کے لئے دوسری وجہ ارتباط "فانہ یراک" میں امید کرتا ہوں کہ یہ لطیف و ظریف تر آور ہو گا جملہ واسطے

لا يحجب فانه يراك وانت خيال من بين عكوس و ظلال فكيف
لا يرى اصل الجمال .... هذا وما قوله من
قبيل سعتربري فاشارة الى ما فى رسالة الامام القشيري رضى الله
تعالى عنه بسنده إلى يحيى بن الرضى العلوى قال سمع ابو سليمان
الدمشقى طوافا ينادى ياسعتربرى فسقط مغشيا عليه فلما افاق
فقال حسبته يقول اسع ترى برى اه اى بكسر الباء وهو المعروف
والاحسان وان كان فى قول الطواف بفتحها وفى كتاب المرقى فى مناقب
سيدى محمد الشرقى لحفيده عبد الخالق بن محمد بن احمد بن عبد القادر
ابن سيدى محمد الشرقى كان رجلا فى زقاق مصر يبيع يقول يا سعتربري
ففهم منه ثلثة من العباد الاول من اهل البداية اسع ترى برى
اى اجتهد فى طاعتى ترى مواهب كرامتى والثانى متوسط ففهم
يا سعة برى اى ما اوسع معروفى واحسانى من احبنى واطاعنى
والثالث من اهل النهاية ففهم الساعة ترى برى اى الفتح جاء
فتواجد اه وفى الاحياء العجمى قد يغلب عليه الوجد على الابيات
المنظومة بلغة العرب فان بعض حروفها توازن الحروف
العجمية فيفهم منها معان آخر انشد بعضهم وما زارنى فى
النوم الاخياله ؛ فقالت له اهلا وسهلا ومرحبا فتواجد عليه
العجمى فسئل عن سبب وجده ؛ فقال انه يقول ما زار لم
وهو كما يقول فان لفظ زار يدل فى العجمية على المشرف على
الهلاك فتوهم انه يقول كلنا مشرفون على الهلاك واستشعر
عند ذلك خطر هلاك الآخرة والمحترق فى حب الله تعالى

www.waseemziyai.com

بیان ثبوت رویت کے نہ خالی امکان کے اول "فان لم تکن" پس اگر تو نہ ہوا اور
فنا ہو جائے اس کے شہود کی خواہش میں "تراہ" تو اسے دیکھے گا اور مراد کو
پہنچ جاتے گا "فانہ یراک" کہ بے شبہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تجھ سے ایک لمحہ
غافل نہیں تو جب اس نے تجھے دیکھا کہ تو نے اس کے لئے اپنی جان فنا کر دی تو
وہ کسی کو ناامید نہیں کرتا کیونکہ تو مقام احسان تک رسا ہو گیا اور اللہ ضائع نہیں کرتا
محسنین کا اجر۔ ثانی "فان لم تکن" تو تو اگر نہ ہو تو یقیناً اسے دیکھ رہا ہے کیونکہ تو
فنا ہو گیا اور وہی باقی ہے تو اب وہی اپنی ذات کا دیدار کرنے والا ہے اور کیونکر نہ دیکھے کہ
وہ تجھے دیکھ رہا ہے اور تو یقیناً فنا ہو چکا تو باقی ثالث پس اگر تو نہ ہو گا تو اس
وقت تو اسے دیکھے گا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے اور اس کی آنکھ کا پردہ نہیں
"فانہ یراک" تو وہ بے شک تجھے دیکھ رہا ہے اور تو ایک صورت خیالی خواب میں آنے والی
پر تو تجلی عکسی و ظلی میں سے ہے تو کیسے نہ دیکھے حسن حقیقی اور جمال اصلی یہ ہو لیکن قول ان کا
من قبیلہ ستعتر بری اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو رسالہ امام قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں بسند یحییٰ بن رضی علی ہے کہ انھوں نے کہا، سنا ابو سلیمان دمشقی نے طواف میں ندا یا
ستعتر بری تو غش ہو کر گر پڑے جب افاقہ ہوا دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ
وہ کہتا ہے" استعتر بری" یعنی کسرۂ بار سے اور وہ نیکی اور احسان ہے اگرچہ طواف کرنے والے
اسے فتح رباء سے کہا اور کتاب مرتی نی مناقب سید محمد شرقی نے کہ ان کے نواسہ عبد الخالق
ابن محمد ابن احمد بن عبد القادر کی مصنفہ ہے اس میں ہے کہ ایک شخص مصر کی گلیوں میں
بیچتا اور کہتا یا ستعتر بری تو اسے تین بندگان خدا نے سمجھا پہلے نے جو اہل ہدایت سے
"استعتر بری" یعنی کوشش کر میری اطاعت میں تو دیکھے گا میری کرامت کی عطائیں
دوسرا متوسط تو اس نے سمجھا "یا ستعتر بری" یعنی کس قدر وسیع ہے میری بھلائی اور
احسان اس کے لئے جو مجھ سے محبت اور میری اطاعت کرے اور تیسرا اہل نہایت سے

www.waseemziyai.com

وجده بحسب فهمه الخ وبالجملة فليس تمسكنا هنا بتفسير الكريمة بل بتاويل المفسر واعتقاده بهذه المعانی حتی سوغ اشارة الاية اليها فهو اذن اولی عندكم بالكفر والعياذ بالله تعالی والمقصود بيان انكم محجوبون عن معرفة محمد صلی الله تعالی عليه وسلم قدرما عند علماء الظاهر فضلا عما افصح الاولياء الكرام فالمسلمين تكفرون وما لم تعرفوا تنكرون وتحسبون انكم تحسنون كما قال تعالی بل كذبوا بما لم يحيطوا به ذلك مبلغهم من العلم ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور نسأل الله العفو والعافية اهـ منه جديده

مطلب للازل والابد اطلاقات

السؤال الثانی عن قول المجيب فی حقه صلی الله تعالی عليه وسلم انه يعلم ما كان وما سيكون من الازل الی الابد اقول

الجواب الاول ترجمتم الكلام بما يكثر لمتكلم اثارة الاوهام فان فی لفظكم يحتمل تعلق من بيعلم فيكون المعنی علی حمل الازل علی المصطلح الكلامی انه صلی الله تعالی عليه وسلم يعلم من الازل الذی لابداية له وهذا كفر بواح للزوم قدمه صلی الله تعالی عليه وسلم ولا مساغ لهذا الاحتمال فی قول المجيب فان ترجمة عبارته فی ص٧ ان جملة ما لم تكن تعلم تشمل جميع المغيبات التی تكونت من الازل وستكون الی الابد اهـ اما شمول علمه صلی الله تعالی عليه وسلم لكل ما كان ويكون من الازل الی الابد فاعلم انهما يطلقان و يراد بهما ما اصطلح عليه المتكلمون مما لا بداية لوجوده ولا نهاية لبقائه وشمول العلم لجميع الاشياء بهذا

www.waseemziyai.com

تو اس نے سمجھا "الساعۃ تری بری" پس ان تینوں کو وجد آگیا اھ اور احیاء میں ہے
کہ عجمی پر کبھی وجد کا غلبہ عربی اشعار پر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے بعض حروف بروزن
حروف عجمیہ ہوتے ہیں تو ان سے دوسرے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ کسی کا شعر تھا۔

ما زارنی فی النوم الاخیالہ — فقلت لہ اھلاً وسہلاً ومرحبا

میں نے اس کی صورت خیالی کا خواب میں نظارہ کیا تو میں نے اس سے کہا اہلاً وسہلاً ومرحبا
تو اس پر ایک عجمی کو وجد آگیا تو اس سے سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا "ما زارلم"
کہ مرنے کے قریب ہوں اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ لفظ زار بزبان
فارسی ہلاکت سے قریب والے پر دال ہے تو اسے وہم ہوا کہ ہم سب ہلاکت
کے قریب ہیں۔ اور اس نے اس وقت خطرۂ ہلاکت آخرت سمجھا عشق الٰہی میں جلنے
والا اس کا وجد اس کے حسب فہم ہوتا ہے الخ خلاصہ یہ کہ ہمارا استدلال یہاں تفسیر
آیۂ کریمہ سے نہیں بلکہ تاویل مفسر اور ان معنی پر ان کے اعتقاد سے ہے یہاں تک
کہ اس نے جائز رکھا آیۂ کریمہ کا اس کی جانب اشارہ تو وہ اب تمہارے نزدیک
کفر کے زائد لائق والعیاذ باللہ تعالیٰ اور مقصود اس بات کا بیان ہے کہ تم معرفت
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محجوب ہو اور اتنی معرفت بھی نہیں جتنی علماء سے ظاہر
کو ہے کجا وہ کہ اولیائے کرام کو مرحمت ہوئی تو تم مسلمان کی تکفیر کرتے ہو اور بے
علمی سے انکار کرتے اور اس انکار کو اچھا خیال کرتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے بلکہ انھوں
نے جھٹلایا اسے جسے انھوں نے نہ جانا یہ ہے ان کا مبلغ علم تو جسے اللہ نور نہ دے
اس کے لئے نور نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں عفو و عافیت اھ منہ جدیدہ

www.waseemziyai.com

المعنی قد آذناك فیما سبق انه خاص بالمولی سبحانه و تعالی محال فی العباد عقلا و سمعا لکنهما ربما یطلقان ویراد بهما الأمد المدید فی الماضی والآتی کما صرح به فی معنی[1] الابد القاضی البیضاوی فی تفسیره وقال

[1] وفی الکوکب الانور علی عقد الجوهر نقلا عن الترقیف الازل للقدم لیس له ابتداء ویطلق مجازا علی من طال عمره اھ وفی الجواھر والدرر للعارف بالله الامام العلامة سیدی عبدالوھاب الشعرانی فیما استفاده من شیخه العارف بالله سیدی علی الخواص رضی الله تعالی عنهما مانصه قلت له فما المراد بقولهم کتب الله ذلك فی الازل مع ان الازل لا یتعقل الا انه زمان والزمان مخلوق والکتابة الالھیة قدیمة فقال رضی الله تعالی عنه المراد بالکتابة الازلیة ھی العلم الالھی الذی احصی الاشیاء کلها فیه واما الازل فهو الزمان الذی بین وجود الله ووجود موجودات المعقولة الاُن فیه اخذ العھد علی الوجی والخ فقد ابان الامام السائل فی السؤال ان الازل بمعنی الزمان لیس الا مخلوقا حادثا غیر قدیم وابان السید العارف المجیب فی الجواب انه الزمان الذی اخذ الله فیه المیثاق فانتفی الریبة ورجع الی العائب العیب: قال الامام احمد ابن الخطیب القسطلانی رحمه الله تعالی فی المواھب اللدنیه ج ۲ ص ۳ قد اجاد العلامة ابو محمد الشقراطسی حیث یقول فی قصیدته المشهورة

الملك لله هذا عزمن عقدت — له النبوة فوق العرش فی الأزل

فلو اراد بالأزل القدم فاین کان اذ ذاك العرش اھ منه غفر له

سوال دوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازل سے ابد تک جو کچھ ہوا اور ہوگا سب جانتے ہیں اقول جواب اول تم نے کلام مجیب کا ایسا ترجمہ کیا جو تم جیسوں کے لئے وہم زیادہ ابھارنے کا باعث ہو اس لئے کہ تمھاری عبارت میں "ازل" سے کا تعلق "جانتے ہیں" سے بھی متحمل ہے ازل کو جب اصطلاح کلام پر عمل کیا جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم ازل سے موجود ہے جس کے لئے ابتدا نہیں اور یہ کھلا کفر ہے کہ اس سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدیم ہونا لازم آئے گا اور مجیب کے کلام میں اس احتمال کو راہ نہیں ان کی عبارت یوں ہے ص بے شک جملہ مالم تکن تعلم شامل ہے ان تمام مغیبات کو جو ازل سے ہو گذریں اور ابد تک ہوں گی انتہیٰ۔

رہا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ازل سے ابد تک کے تمام کائنات کو شامل ہونا تو آگاہ ہو کہ ازل وابد بولے جاتے ہیں اور ان سے وہ مراد ہوتی ہے جو متکلمین کی اصطلاح ہے یعنی وہ جس کے وجود کی ابتدا نہیں اور وہ جس کے بقا کی انتہا نہیں۔ اور اس معنی پر جمیع اشیاء کو علم کا شامل ہونا ہم تجھے بتا چکے کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے بندوں کے لئے عقل ونقل دونوں کی رو سے محال ہے مگر بارہا ازل وابد بولتے ہیں اور ان سے گذشتہ و آئندہ کا طویل زمانہ مراد ہوتا ہے جیسا کہ معنی ابد میں قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں تصریح کی۔

قدم ہے کہ جس کی ابتدا نہیں اور اس کا اطلاق مجازاً اس پر آتا ہے جس کی عمر طویل ہوا ھ

۱ درجواہر و درر مصنف عارف باللہ امام علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی میں استفادہ فرمایا اپنے شیخ عارف باللہ سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جس کی عبارت یہ ہے تو میں نے ان سے کہا کیا مراد ان کے قول سے کہ اللہ لکھ لیا اسے ازل میں باوجودیکہ ازل کا تعقل نہیں مگر یہ کہ وہ زمانہ ہے اور زمانہ مخلوق ہے اور اللہ کا لکھنا قدیم ہے تو فرمایا رضی اللہ

ے دنی کواکب الانوار الخ اور کوکب الانوار شرح عقد الجوہر توقیف سے منقول ازل

سیدی العارف باللہ مولانا النظامی قدس سرہ السامی
فی مدحہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالفارسیہ ؎

محمد کازل تا ابد ہرچہ ہست - بآرائش نام او نقش بست

ای کل موجود من الازل الی الابد انما تصور و تکون زینۃ لاسم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای لیکون من خدمہ وحشمہ وینسلک فی موکب جلالہ وکرمہ فماذا تظن انہ اراد ھھنا بالازل ان حملتہ علی المصطلح الکلامی کان معاذ اللہ کفرا صریحا فلم لا تحملون کلام اخیکم علی ما تحملون علیہ کلام ھذا السید لعارف وقد کنت اردت ھذا الایضاح اذا اتیت فی تصویر الدعوی بلفظۃ من اول یوم الی یوم القیمۃ مکان لفظۃ الازل الی الابد ولکن الایلاع بالایراد یتسارع الی محل الفساد **الجواب الثانی** لو نظرتم کلام المجیب نفسہ علی صحیفۃ ۱۶ لعلمتم مرادہ بالازل والابد کما علمنا فانہ یقول

معلوم ان اللوح المحفوظ مرقوم فیہ ومحفوظ جمیع ما کان و یکون من الازل الی الابد ام فھل یتوھم عاقل ان اراد اثبات مالا یتناھی وجودا ولا بقاء فی لوح محدود متناہ انما اراد ما قلنا من اول یوم الی یوم الاخر کما قد صح فی الحدیث عنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لفظۃ الی الابد فی مثبتات اللوح ولیس المراد قطعا الا ما ذکرنا **الجواب الثالث** یا لیتکم راجعتم رسالۃ المجیب نفسہا ملک حیث نقل عن تفسیر روح البیان ما نصہ ما انت بنعمۃ ربک بمجنون بمستور عما

تعالیٰ عنہ اسنے کہ مراد کتاب ازلیہ سے وہ علم الٰہی ہے جس نے احصار کر لیا تمام اشیار کا اس میں لیکن ازل پس وہ زمانہ وہ ہے کہ درمیان وجود الٰہی اور وجود ان موجودات کے معقول ہیں، اب اسی میں لیا گیا عہد وجود پر الخ تو ظاہر فرما دیا سوال کرنے والے امام نے سوال میں یہ کہ ازل بمعنی زمانہ نہیں ہے مگر مخلوق حادث غیر قدیم اور ظاہر کر دیا سردار عارف باللہ مجیب نے جواب میں کہ وہ زمانہ ہے جس میں حق تعالیٰ نے اخذ میثاق فرمایا تو شک منتفی ہو گیا اور عیب عیبی کی طرف پھر گیا۔ امام احمد بن خطیب قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مواہب لدنیہ ج ۲ صفحہ ۳۸ میں فرمایا خوب فرمایا علامہ ابو محمد مشقر شقراطسی نے جہاں اپنے مشہور قصیدہ میں فرمایا ملک اللہ کے لئے ہے یہ عزت جس کے لئے نبوت باندھی گئی ازل میں تو اگر ازل سے قدم مراد ہو تو اس وقت عرش کہاں تھا

اھ منہ غفر لہ مدنیہ

اور یہ سے سردار عارف باللہ مولٰنا نظامی قدس سرہ السامی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں کہا ؎

محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست
بہ آرایش نام او نقش بست

یعنی ازل سے ابد تک جو کچھ موجود ہے اس نے اسی لیے صورت پکڑی اور موجود ہوا کہ نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیبایش بنے یعنی حضور کے خدم و حشم سے ہو اور حضور کے عزت و جلالت کے جلوس میں شامل ہو تو اب تیرا کیا گمان ہے مولینا نے ازل سے یہاں کیا مراد لیا اگر تو اسے اصطلاح کلام پر حمل کرے تو معاذ اللہ کفر ہوگا تو اپنے بھائی کے کلام کو اس معنی پر کیوں نہیں حمل کرتے جس پر ان سید عارف باللہ کا کلام حمل کروگے اور میں نے اسی ایضاح کا قصد کیا کہ "ازل سے ابد تک" کی جگہ "روز اول سے روز قیامت تک" لکھا مگر اعتراض کی لت معنی فساد کی طرف چلے جاتی ہے جواب دوم اگر تم صفحہ ۱۶ پر خود مجیب کا کلام دیکھئے

کان من الأزل وما سیکون الی الابد لان الجن هوا ستر بل انت عالم بما کان خبیر بما سیکون ام فهذا المفسر الفاضل سلف المجیب فی هٰذا اللفظ بل إن کان هٰذا ذنبا فهوا شد ذنبا من المجیب لان هٰذا انما قاله فی مقال نفسه والمفسر فسر به کلام ربه عزوجل۔ فکل ما حکمتم فی هٰذا اللفظ من کفر او ضلال وغیرهما فاحکموا به اولاً علی ذلك العالم الجلیل ؛ ثم اجازوا الی المجیب النبیل السوال الثالث۔ عن قول المجیب ان علمه صلی اللہ تعالی علیه وسلم شامل لجمیع المغیبات هل هٰذا حق ام لا۔ اقول الجواب اما الجمیع بمعنی الأحاطة الحقیقة بکل معلومات اللہ سبحانه وتعالی تفصیلا فقد اخبرنا کم انه محال للخلق یقینا وقطعا ؛ عقلا و شرعا واما بمعنی جمیع ما کان وما یکون من اول یوم الی الیوم الآخر فحق صادق طاعة وسمعا ؛ یالیت شعری اذ یقول اللہ تعالی تبیانا لکل شیٔ ویقول جل وعلا تفصیل کل شیٔ ویقول رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم تجلی لی کل شیٔ ویقول العلماء حصل له صلی اللہ تعالی علیه وسلم جمیع العلوم الجزئیة والکلیة واحاط بها وقالوا بیّن کل شیٔ وقالوا وسع العالمین وقالوا علم ما کان وما یکون وقالوا یری ویسمع الکل کالمشاهد وقالوا هو صلی اللہ علیه وسلم بجمیع الاشیاء وقالوا احاط بجمیع علوم الظاهر والباطن

تو ازل وابد سے ان کی مراد جان لیتے جیسے ہم نے جان لی پس بے شک وہ کہتے ہیں بے شک لوح محفوظ کہ اس میں مرقوم ومحفوظ ہے وہ سب جو ہو گذرا اور ہو گا ازل سے ابد تک تو کیا کوئی وہم کرے گا کہ انھوں نے ایسی چیز کا جس کے نہ وجود کا اول ہے نہ بقا کا آخر ایک محدود ودمتناہی لوح میں منقوش ہونا مانا ہے، بلکہ ان کی مراد وہی ہے جو ہم نے کہا کہ روز اول سے روز آخر تک۔ جس طرح صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد ہوا کہ ابد تک سب چیزوں کا لوح میں ثبت ہونا فرمایا اور وہاں پھر یقیناً وہی مراد ہے جو ہم نے ذکر کی جواب سوم کاش تم خود رسالہ مجیب کا صا دیکھتے جہاں تفسیر روح البیان سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اے نبی تم اپنے رب کے فضل سے پوشیدگی والے نہیں کہ جو کچھ ازل سے ہوا اور جو کچھ ابد تک ہو گا تم پر کچھ چھپا ہو اس لئے کہ جنّ بمعنی پوشیدگی ہے بلکہ تم جانتے ہو جو کچھ ہر گذرا خبردار ہو جو کچھ ہونے والا ہے انتہیٰ تو یہ مفسر فاضل اس لفظ میں مجیب کے پیشوا ہیں بلکہ اگر یہ گناہ ہے تو ان مفسر کا گناہ مجیب سے سخت تر ہے اس لئے کہ مجیب نے تو یہ اپنے کلام میں کہا اور مفسر نے اسے کلام الٰہی کی تفسیر ٹھہرایا تو اس لفظ پر کفر یا گمراہی یا جو حکم لگاؤ پہلے اس عالم جلیل پر لگاؤ پھر مجیب مقبل کی طرف بڑھو سوال سوم مجیب کے اس قول سے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم تمام غیبوں کو شامل ہے یہ حق ہے یا نہیں اقول جواب جمیع اس معنی پر کہ تمام معلومات الٰہیہ کو تفصیل وار احاطہ حقیقیہ سے محیط ہو جائے یہ تو ہم تمھیں بتا چکے کہ یہ مخلوق کے لئے یقیناً قطعاً عقل وشرع دونوں کی رو سے محال ہے اور اس معنی پر کہ جو کچھ روز اول سے ہوا اور روز آخر تک ہو گا اس سب کو محیط ہو یہ حق اور سچا ہے اللہ ورسول کا ارشاد سننے اور ماننے کی رد

www.waseemziyai.com

والاول والآخر وما لو ان العارف يتجلى له كل شئ كما تقدم كل ذلك فاى بدع فى التعبير بجميع المغيبات اترون هذا اشد عموما من كلمات الله تعالى وكلم رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم واقوال الائمة والفاظ العلماء بل ان اخذتم الفطانة بيديكم وجدتموه اقصر عرضا واقل وسعا من اكثر ما مر: انما المراد ما تقرر واستقر ؛ فان كان هذا كفرا اوضلالة اوخطاء اوجهالة ؛ فاولا كلام الله تعالى ورسوله بدلوا والعلماء كفروا او ضلوا او جهلوا: ثم بعد الكل الى المجيب تحولوا: السوال الرابع هل علمه صلى الله تعالى عليه وسلم له ابتداء وانتهاء ومحدود بحد ام ليس كذلك اقول الجواب اما الابتداء فنعم لان علم الخلق لا يمكن الا حادثا واما الانتهاء فان اريد به ان يكون القدر الموجود من علومه صلى الله تعالى عليه وسلم فى كل زمان محدودا لعدد ما فى علم الله تعالى وان لم يستطع احصاره بشر ولا ملك ؛ فهذا ايضا صحيح ولا شك ؛ وان اريد ان يقف علمه صلى الله تعالى عليه وسلم عند حد لا يتعداه ؛ فباطل والله لا يرضاه ؛ بل لا يزال حبيبنا صلى الله تعالى عليه وسلم فى ابد الاباد يترقى فى علمه بربه وصفاته عز وجل ؛ وقد فصلنا القول فى ذلك كله فى النظر الاول السوال الخامس عن قولى فى تقريظى ما عزب به السائل بقوله ما عزب عن علمه مثقال ذرة هل اردتم بذلك انه ما عزب عن علمه

www.waseemziyai.com

سے اسے کاش میں جانوں جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر شے کا روشن بیان اور فرماتا ہے ہر چیز کی تفصیل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر شے مجھ پر روشن ہوگئی اور علمار فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جزئی وکلی علم حاصل ہوگئے اور سب کا احاطہ فرما لیا۔

اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر شے بیان فرمادی اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم نے تمام عالم کو گھیر لیا اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ ہو گذرا اور جو کچھ ہوگا سب جان لیا اور فرماتے ہیں سب کچھ ایسا دیکھتے اور سنتے ہیں جیسا آنکھوں کے سامنے ہے اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اشیار کے عالم ہیں اور فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر کا احاطہ فرما لیا اور فرماتے ہیں کہ عارف پر ہر شے روشن ہوجاتی ہے جیسے کہ یہ عبارات اوپر گذریں تو جمیع غیوب کہنے میں کون سی انوکھی بات ہے۔ کیا اس کا عموم ان کلمات الٰہیہ اور کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقوال ائمہ والفاظ علمار کے عموم سے زیادہ خیال کرتے ہو بلکہ اگر تم عقل کا دامن تھامو تو اکثر ارشادات جو گذرے ان سے اس لفظ کی چوڑان اور وسعت کم پاؤ گے تو مراد وہی ہے جو ٹھہر چکا اور قرار پا گیا تو اگر یہ کفر یا گمراہی یا خطا یا نادانی ہے تو پہلے اللہ و رسول کا کلام بدلو اور عالموں کو کافر یا گمراہ یا جاہل کہو پھر سب کے بعد مجیب کی طرف پلٹو۔ سوال چہارم کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی ابتدا اور انتہا اور کسی حد سے محدود ہے یا ایسا نہیں۔

اقول جواب ابتدا تو ضرور ہے اس لئے کہ مخلوق کا علم حادث ہی ہو کر ممکن ہے انتہی اگر اس سے مراد یہ ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلومات کی نہ آتا

مثقال ذرة عن الازل الى الابد ام غيرذلك اقول
الجواب الاول انما ترجمة لفظی لم تبق ذرة
خارجة عن علمه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو
صریحاً ناظر فی الحدیث بخلاف ترجمة السائل علی انه
زاد لفظة مثقال ولیس فی کلامی کانه یرید ان یستقیم التردد
والتردید المذکور فی سؤاله هل اردتم من الازل الی الابد
ام غیره وذلك لانه لو لم یزد لفظة مثقال وقام یسأل هل
ما عزب من علمه ذرة من الازل ؛ کان دلیلا انه
یقول بوجود الذرات فی الازل فیکون کفرا بواحا اذل ؛
فزاد مثقال ولم یدر ان لیس فی الازل ما یوزن
بالمثاقیل ؛ انما هو الجلیل وصفات الجلیل ؛ فبقی کلامه
وتردده ناظرا الی احتمال الکفر او ظاهرا فیه ؛ وقد
تقرر ان هذا هو مأل من حفر بئر الاخیه ؛ ثم قد
عرفناك الامر مرارا ؛ واعلنا لك بالحق جهارا ؛ ولفظة
الازل لیس فی کلامی ولا هو بالمعنی المتوهم له مرامی ۔
الجواب الثانی هنا ثلاث مراتب الاولی مرتبة
المسلم ؛ الصالح السالم ؛ لا یظن بالمسلم الا الخیر ؛
فان وجد ماله وجد الی الخیر ؛ اول وحول عن
الضر والضیر ؛ الثانیه من لم یوفق لهذا لکن له
نوع دیانة ؛ وفی الدین صیانة ؛ فهو لا یختلق لاخیه
من نفسه محالا ؛ لیجد للظن والریبة مجالا ۔ والثالثة

www.waseemziyai.com

ہیں کوئی گنتی ہے جسے اللہ جانتا ہے اگرچہ کوئی آدمی اور فرشتہ اسے شمار نہ کرسکے تو یہ بھی بلاشبہ صحیح ہے اور اگر یہ مراد ہو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کسی حد پر ٹھہر جائے کہ اس سے آگے نہ بڑھے تو یہ باطل ہے اور اللہ اسے نہیں مانتا بلکہ ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابدالآباد تک ذات وصفات الٰہی کے علم میں ترقی فرماتے رہیں گے اور ان تمام باتوں پر نظر اول میں ہم کلام مفصل کہہ چکے سوال پنجم تقریظ میں میرے اس قول سے جسے سائل نے عربی بنانے میں یوں کردیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے ذرہ بھر غائب نہ ہوا کہ اس سے تمہاری مراد یہ ہے کہ ازل سے ابد تک ذرہ بھر کوئی شے حضور کے علم سے غائب نہیں یا کچھ اور اقول جواب اول میرے کلام کا ترجمہ تو یہ ہے نہیں باقی رہا کوئی ذرہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے خارج ہو اور یہ صاف حدیث کی طرف ناظر ہے بخلاف ترجمہ سائل کے علاوہ بریں سائل نے لفظ مثقال بڑھا دیا اور وہ میرے کلام میں نہیں گویا وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تردید و تردد جو اس کے کلام میں کہ ازل سے ابد تک مراد ہے یا کچھ اور یہ ٹھیک ہو جائے اس لئے کہ اگر وہ مثقال کا لفظ نہ بڑھاتا اور یوں پوچھنے کھڑا ہوتا کہ کیا ازل سے کوئی ذرہ حضور حضور کے علم سے غائب ہوا تو یہ اس پر دلیل ہوتا کہ وہ ازل میں ذروں کا وجود مان رہا ہے تو کھلا ہوا سخت گمراہ کفر ہوتا تو اس نے مثقال بڑھا دیا کہ اور نہ جانا کہ ازل میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مثقالوں سے تولی جائے وہاں تو اللہ ہے اور اس کی صفتیں تو اس کا کمال ذترددد احتمال کفر کی طرف ناظر رہ گیا یا اس میں ظاہر اور ٹھہر چکا ہے کہ یہی انجام ہے اس کا جو اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودے پھر یہاں جو بات ہے ہم بار بار تجھے بتا

من تقاضى فى الحرمان من هذه الآلاء ❊ لكن فى عينه بقية حياء فاذا رأى التصريح ❊ بخلاف ما يفتريه بظن القبيح ❊ فلا يجترئ ولا يتقدم ❊ لان بمراه ما يردو يلجم ❊ اما من حسد وفسد ❊ تعدى الحد ❊ فيرى ويعرض ❊ ويسمع ويعترض ❊ وانا الله الصائل وقد اوردته المناهل وافدته المسائل ❊ واجدت له الدلائل ان لا يكون من اسفل الاسافل ❊ كيف وما كان لكلامى مجرد تجرد عن لفظة الازل ❊ بل قد كان مصرحا فيه بتصريح اجل ❊ ان المراد ما يكون وما كان الى آخر الايام من اليوم الاول ❊ فالتنصيص بذلك اما كان سدّ على الظن المسالك ❊ ولكن الحسد حسك ❊ من تعلق به فسد وهلك ❊ فاياك اياك ❊ وموارد الهلاك ❊ والله يتولى هدانا وهداك ❊ الحمد لله تم الجواب وظهر الصواب ❊ واذ قد خرجت العجالة ❊ فى صورة الرسالة ❊ فاحب ان اسميها

الدولة المكية بالمادة الغيبية

ليكون علما بموضوع التاليف و مكان التصنيف مشعرا معلما وبحساب الجمل على عام التاليف علامة و علما ❊ الحمد لله كان العبد الضعيف اتم القسم الاول فى النهار الاول فى سبع ساعات ثم زاد فيه النظر لساس للافادة ❊ وكتب اليوم مع كثرة الاشتغال القسم الثانى بعد الظهر واتمه فى نحو ساعة وزيادة ❊ فتم بحمد

www.waseemziyai.com

چکے اور صاف کھول کر ظاہر کر چکے اور ازل کا لفظ نہ میرے کلام میں ہے نہ اس معنی پر کہ جو سائل کے وہم میں ہے میری مراد جواب دوم یہاں تین مرتبہ ہیں۔ پہلا مرتبہ مسلمان صالح سلامتی والے کا جو مسلمان بدگمانی نہیں کرتا مگر نیک تو اگر وہ کوئی ایسا لفظ پاتا ہے جس میں دوسرا پہلو ہے اسے تاویل کرکے برائی اور نقصان سے پھیر دیتا ہے۔ دوسرا وہ جسے یہ توفیق تو نہیں مگر ایک طرح کی دیانت رکھتا ہے اور اس کا دین کچھ محفوظ ہے تو وہ اپنے بھائی کے لئے اپنی طرف سے کوئی محال نہیں گڑھتا تاکہ بدگمانی اور تہمت کے لئے مجال پائے، تیسرا وہ جو ان نعمتوں سے محرومی میں حد کو پہنچ گیا مگر اس کی آنکھ میں کچھ حیا باقی ہے تو گمان بد جس کا افترا کرے جب یہ اس کے خلاف کی تصریح پاتا ہے تو جرأت کا اقدام نہیں کرتا، اس لئے کہ اس کے آنکھوں کے سامنے وہ چیز موجود ہے جو اس کے افترا کو رد کر دے گی اور اس کے منھ میں لگام دے دے گی مگر وہ جس نے حسد کیا، اور تباہ ہو گیا اور حد سے گذر گیا۔ وہ دیکھتا اور منھ پھیر لیتا ہے اور سنتا اور اعتراض کرتا ہے اور میں حملہ آور کو متنبہ کرتا ہوں اور میں اسے گھاٹوں پر اتار لایا اور ایسے مسائل کا افادہ کیا اور اس کے سامنے کھرے مسائل بیان کئے کہ ہر لپیٹ سے پست تر نہ بننے پر کیونکر ہو حالانکہ میرے کلام میں اتنا ہی نہ تھا کہ یہ لفظ ازل سے خالی ہے بلکہ اس میں عظیم تصریح کے ساتھ مصرح تھا کہ وہ مراد ہے، جو روز آخر تک روز اول سے ہوگا اور ہوا تو کیا تصریح نے بدگمانی

www.waseemziyai.com

الله تعالى لثلث بقين من ذى الحجة يوم الاربعاء
قبل العصر: وافضل الصلاة واكمل السلام على
المولى المخصوص بطيب النشر: شفيعنا بمنه يوم الحشر
وعلى اله الكرام وصحبه العظام ما دار الفجر
وليالى عشر: والحمد لله رب العلمين

تمت

www.waseemziyai.com

پر راستے بند نہ کر دیتے تھے۔ مگر حسد ایک گوکھرو ہے کہ جسے لپٹ جاتا ہے وہ تباہ و ہلاک ہو جاتا ہے تو بچ اور بچ ہلاکت کی جگہوں سے اور اللہ ہماری اور تیری ہدایت کا والی ہو، الحمد للہ جواب پورا ہوا اور صواب کھل گیا اور جب کہ یہ جلد لکھا ہوا ایک رسالہ کی صورت میں نکلا تو مناسب ہے کہ اس کا نام الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ رکھوں تاکہ یہ نام بھی ہو اور مقصود و تالیف اور مکان تصنیف کا اشعار و اعلام بھی ہو اور ابجد کے حساب سے سال تالیف کی علامت اور نشانی بھی ہو۔

الحمد للہ بندہ ضعیف نے پہلا حصہ پہلے دن سات گھنٹے میں پورا کر دیا تھا پھر اس میں فائدے کے لئے نظر ثانی بڑھائی اور آج باوصف کثرت اشغال کے دوسرا حصہ بعد ظہر کے لکھا۔ اور اسے ایک گھنٹے سے کچھ زائد میں تمام کر دیا تو بحمد اللہ، ۲۷ ذی الحجہ روز چہار شنبہ کو عصر سے پہلے پورا ہو گیا اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام ان مولیٰ پر جو مہکتی خوشبو سے مخصوص اور اپنے احسان سے حشر کے دن ہمارے شفیع ہیں اور ان کی عزت والی آل اور عظمت والے صحابہ پر جب کہ صبح اور دس راتیں دورہ کریں اور سب خوبیاں اللہ کو جو مالک ہے سارے جہان کا۔

www.waseemziyai.com

نذرِ عقیدت

بحضور!

شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند

مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

برہان ملت حضرت مولانا سید برہان الحق صاحب قبلہ

صدر العلماء حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی

دعاؤں کا طالب

● قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی
صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان
فون: ۲۶۲۷۸۹۷ آرام باغ روڈ۔ کراچی
فون: ۲۲۱۶۴۶۴

www.waseemziyai.com

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلبہ:

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION

HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

www.waseemziyai.com

مکتبہ رضویہ

آرام باغ، گاڑی کھاتہ، کراچی

باہتمام: دار العلوم امجدیہ، کراچی

021-32216464,021-32627897